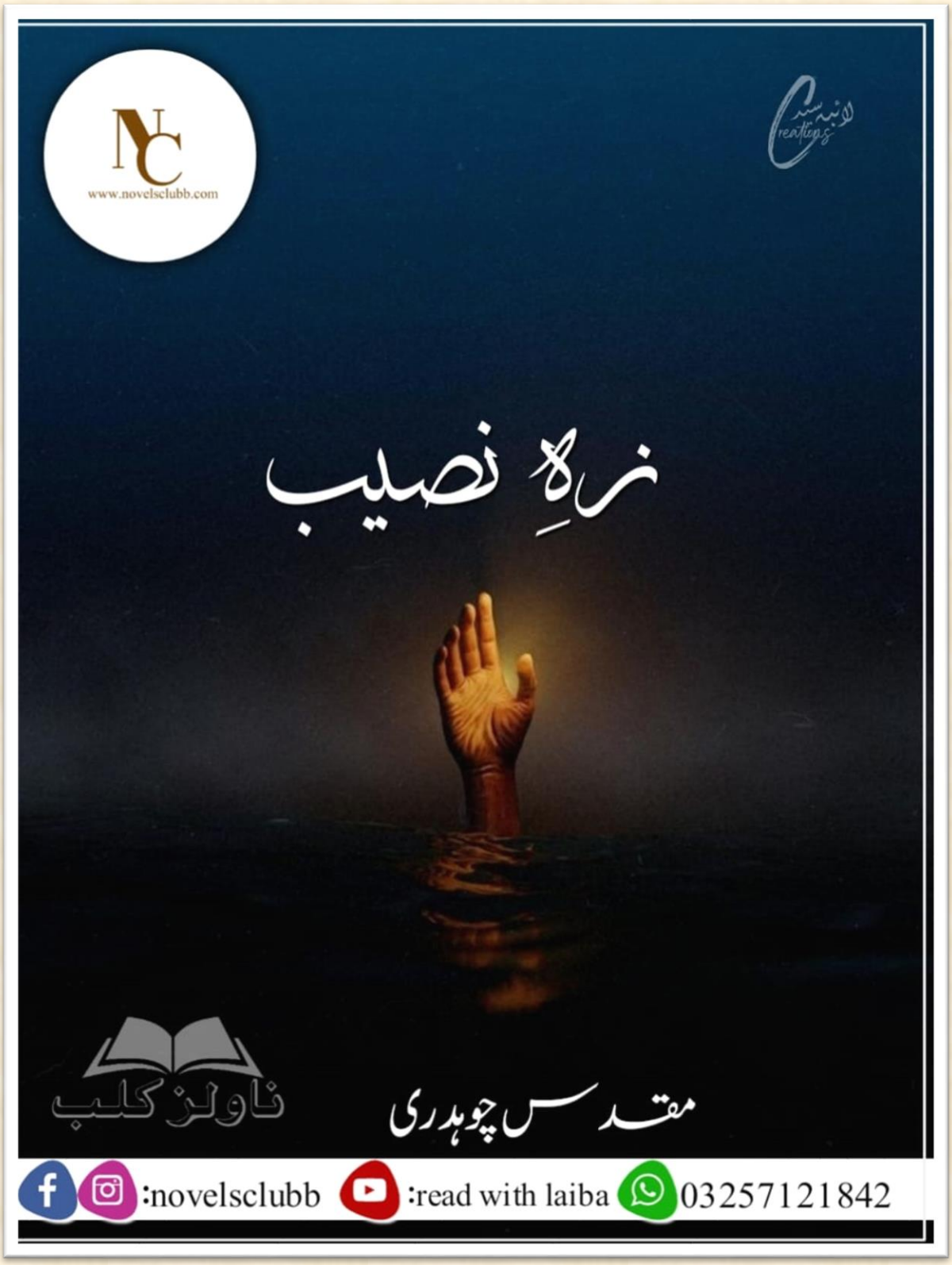
www.novelsclubb.com
زہِ نصیب
ناولز کلب
مقدس چوہدری
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

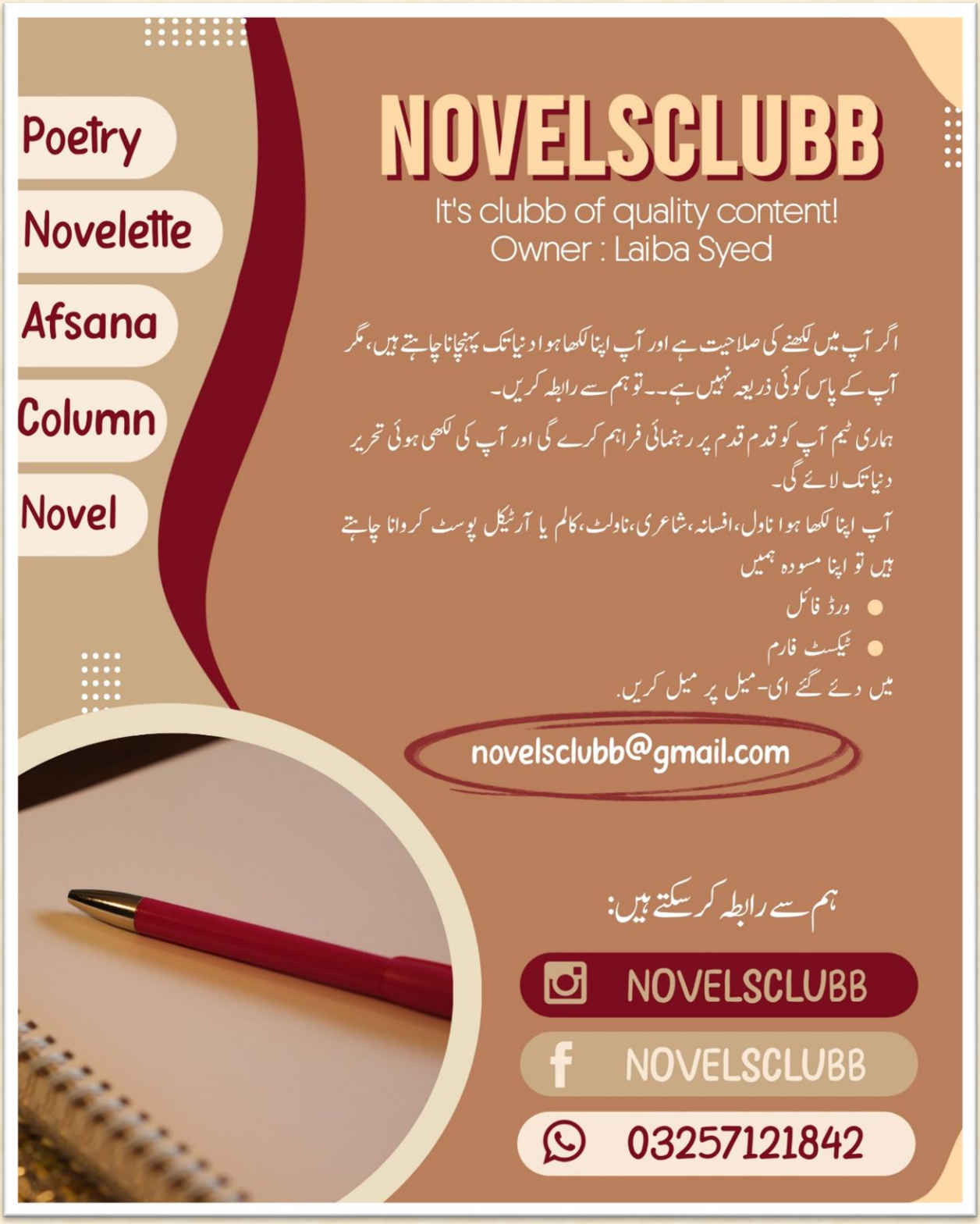
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

زہِ نصیب

از قلم

مقدس چوہدری

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول نام:-زہ نصیب

رائیٹر نام:-مقدس چوہدری

"زہ نصیب"

رات کا وقت تھا۔پشاور کی گلیوں میں روشنی کے دھندلے چراغ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے سنسان سڑکوں پر پڑ رہے تھے۔گاڑیوں کے ہارن کی ہلکی ہلکی گونج اور کہیں دور سے سگریٹ جلنے کی خوشبو ہوا کے ساتھ آ رہی تھی۔

25 سالہ لڑکی چھت پر بیٹھی تھی،اپنی دنیا میں کھوئی ہوئی۔نیلے آسمان کے نیچے شہر کی چمک اور شور کے بیچ،اس کے دل میں خاموشی کی ایک گہری لہریں اٹھ رہی تھیں۔

وہ تھوڑا سا جھکی ہوئی تھی پاؤں پر نیل پولش لگا رہی تھی

دسمبر کی ہوا آب و تاب سے چل رہی تھی ہلکی سی دھند کا سماں بھی تھی اس ہوا میں اسکے بال لہروں کی طرح اڑ رہے تھے

سر پر آسمان تھا——ستاروں سے بھرا،

اور دل میں وہ سوال جو دن کے شور میں دب گیا جایا کرتے تھے

مگر رات میں جاگ اٹھتے تھے۔

"میں کون ہوں؟اور یہ دنیا مجھے کس نگاہ سے دیکھتی ہے؟"

یہ سوال ہر رات اس کے دماغ میں گونجتا۔اور پھر بند ہو جاتا پھر وہ بھی اس سوال کی کتاب کو بند کر دیتی

میرا نام فرشے آرسلان ہے میرے بابا ارسلان خان ہے ہمارا تعلق پشاور پٹھانوں کے خاندان سے ہے میں۔۔۔۔

یہ لو مر جاؤ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!اتنے میں اسکے منہ پر کسی نے ایک چادر ماری وہ کچھ پل ٹھٹھک گئی سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو اسکی پھوپھو ہاجرہ کھڑی تھی

ویسے مر جاؤ تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔۔!!!!!وہ نفرت سے کہتی جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی

فرشے نے ایک نظر انکو جاتے ہوئے دیکھا پھر اس چادر کو جو سردی میں لینے کے قابل تو بلکل بھی نہیں تھی اس نے بغیر کسی تاثر کے ساتھ وہ چادر اٹھا کر ایک طرف رکھ دی

آپکو کیالگامیں یہاں شوق سے بیٹھی تھی نئ نئ۔۔۔۔

وہ روکی پھر زخمی سا مسکرائی

میرے لئے نیچے کمرے میں جگہ نہیں تھی ارے مہمان آئے ہوئے تھے جگہ کم پڑ رہی تھی تو میرے گھر والوں نے مجھے اوپر کھولے آسمان کے نیچے بیھج دیا

وہ مسکرائی اور ایک گہری سانس لو

"اچھا، ہم کہاں تھے...؟ آہاں، ہاں۔"

میرا نام فرشے ارسلان ہے۔

اور مجھے یہ نام گھر والوں نے نہیں میری ایک دوست "مہتاب چوہدری" نے دیا ہے

بابا کا نام ارسلان خان ہے۔

ہم پشاور کے پٹھانوں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں——

ایک ایسا خاندان جہاں غیرت کا وزن محبت سے زیادہ ہوتا ہے،

اور روایت، انسان سے پہلے بولتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے نیل پالش کی بوتل بند کی،

انگلیوں پر نظریں جمائے رکھیں

کہتے ہیں، پٹھانوں کے گھر میں بیٹیاں سر آنکھوں پر ہوتی ہیں۔

یقین کریں میں بھی بیٹی ہی تھی...

بس فرق اتنا تھا کہ

میری پیدائش انسانوں کے بیچ ہوئی تھی لیکن مجھے پلنے والے لوگ شاید انسان نہیں تھے نئ انسان تھے لیکن یہ لوگ انکو انسان سمجھتے نہیں تھے میری پرواش کرنے والی عورت خواجہ سرا تھی اور میری ماں سریہ بیگم

نئ سمجھے نہ میں سمجھاتی ہوں میری پھوپھو شمّو جو ایک مکمل انسان نہیں تھی وہ خواجہ سرا تھی گھر والے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تھے میری پھوپھو نے بہت کچھ برداشت کیا تھا اپنے نامکمل ہونے پر بہت کچھ سہا بہت کچھ برداشت کیا پھر ایک دن میری پیدائش پر وہ مجھے ہسپتال سے لے کر بھاگ گئی ابھی مجھے پیدا ہوئے کچھ بیس منٹ بھی نہیں ہوے تھے جب ہسپتال میں شور مچ گیا کے ارسلان خان کے گھر جو بیٹی پیدا ہوئی تھی وہ مر چکی ہے یا یوں

کہا جائے کی مری ہوئی پیدا ہوئی ہے یہ یقین کرنا سب کے لئے مشکل تھا لیکن بچے کی لاش گھر والوں کے حوالے کر دی گئی اور میں..... میں زندہ تھی لیکن تھی آپنی پھوپھو شمّو کے پاس وہ مجھے بدلے کے تحت لے کر گئی تھی تاکہ میرے باپ سے اپنے اوپر ہوئے ظلم کا بدلہ لے سکے مہینے گزر گئے سال گزر گئے

میں "کوٹھے "پر پالی بڑی تھی وقت بہت تیزی سے گزرا میں دس سال کی ہو گئی جب میری پھوپھو شمّو کی موت ہو گئی یا یوں کہوں انہوں نے بدلا لینے کا سوچا اس لئے خود کو ہی مار دیا

پھوپھو شمّو نے وصیت کی تھی کے میں ارسلان خان کو واپس کر دی جاؤ

جب پھوپھو کے مرنے کی خبر گھر پہنچی تو گھر والے انکی بوڈی لینے کے لئے آئے پتا نہیں کیوں دس سال تو خبر تک نہیں لی کے وہ کہاں ہے لیکن پھوپھو کی لاش لینے وہ آئے تھے جب انکی آخری وصیت میرے گھر والوں کو سنائی گئی تو ان لوگوں نے انکار کر دیا کہاں کے انکے گھر جو بیٹی ہوئی تھی وہ پیدا ہوتے ہی مر گئی تھی لیکن تشویش کرنے سے یہ تو پتا چل گیا کے میں ارسلان خان کی بیٹی ہوں لیکن میرا کردار سب کی نظروں میں مشکوک تھا میرا رہن سہن سب پھوپھو لوگوں جیسا تھا ارسلان خان نے مجھے گھر واپس لے جانے پر انکار کر دیا لیکن

کوٹھے پر آب میری جگہ نہیں تھی کیوں کہ پھوپھو شمّو نے میرا دانہ پانی بس اتنا ہی وہاں لکھوایا ہوا تھا

مجھے واپس گھر لے جانے والی میری ماں سریہ بیگم تھی

شروع میں مجھے ناچنے گانے کا بہت شوق تھا جب محلے میں شادی ہوتی تو میں ڈانس کرتی تھی وہاں جا کر لوگ مجھے بولتے تھے میں پاگل خوش ہوتی کے میرا ڈانس پسند آتا ہے اس لئے شاید بولتے ہے لیکن وہ تو میرے باپ کا مذاق اڑنے کے لئے مجھے بولیا کرتے تھے

گاؤں کے لوگوں نے میرے باپ کو اس دن سے ایک سکھ کا سانس نہیں لینے دیا آتے جاتے یہاں تک انکی ایک ایک سانس پر مذاق اڑاتے تھے

کہتے تھے پہلے بہن آب بیٹی

یہاں تک میرے ابا حضور کو مجھ سے نفرت ہو گئی اور میری پہچان لوگوں کی نظروں میں ادھوری رہ گئی

نیچے کمروں میں قہقہے گونج رہے تھے۔ مہمانوں کی باتیں، چائے کے کپوں کی کھنک،

اور میں؟ میں اوپر آسمان کے نیچے بیٹھی تھی، جہاں نہ چھت تھی نہ پردہ نہ کوئی پوچھنے والا۔

دسمبر کی سرد ہوا اب تیز ہو چکی تھی۔

اس نے ہاتھ بازوؤں میں لپیٹ لیے مگر سردی بدن سے زیادہ

دل میں اتر رہی تھی۔

پھوپھو ہاجرہ کے الفاظ کانوں میں اب بھی گونج رہے تھے:

"مر جاؤ تو بہتر ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہنسی دی... نہیں، ہنسی نہیں تھی

وہ ایک عادت تھی جو اس نے سیکھ لی تھی درد کو چھپانے کی۔

"اگر مرنا ہی حل ہوتا نا،"

اس نے خود سے کہا،

"تو میں کب کی مر چکی ہوتی۔"

اوپر آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا۔میں نے پہلی بار دل سے دعا مانگی۔

اللہ سے نہیں...زندگی سے۔

کہ ایک دن کوئی مجھے میری پھوپھو کے نام نہیں مجھے میرے وجود سے پہچانے

اور شاید...یہ رات

بس اسی دعا کے لیے تھی۔

اسکول بھی گئی۔پہلے دن مجھے یاد ہے استانی نے نام پوچھا۔

"فرشے ارسلان۔"

کلاس ہنسی سے گونج اٹھی۔کوئی بولا:

"نام دیکھوں "فرشے "اور حرکیتں۔۔۔۔؟"

عید کے دن میری عیدی سب سے کم ہوتی۔امی کہتی تھیں:"شکر کرو،ملی تو ہے۔"

اور میں شکر کرتی رہی

ہر اس چیز کا جو مجھے آدھی ملی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بور ہو گئے نہ میں بھی کیا لیں کر بیٹھ گئی چلوں شب بخیر صبح ملاقات ہوتی ہے

****

صبح کی اذان کے ساتھ فرشے کی آنکھ کھلی۔

اسکی آنکھوں کو دیکھ لگ رہا تھا نیند پوری ہوئی تھی

نہ آنکھوں سے رات کا بوجھ اُترا تھا۔

چھت پر اوس جمی ہوئی تھی۔ جسم میں سردی اتر چکی تھی

اور دل میں کل کے لفظ اب بھی زندہ تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتری۔

نیچے گھر جاگ چکا تھا۔ چائے کی خوشبو اور ناشتے کی آوازیں

جیسے سب کچھ بالکل ٹھیک ہو۔

جیسے وہ..... یہاں تھی ہی نہیں۔

وہ آہستہ سے کچن کی طرف بڑھی اس امید سے کہ شاید امی نے اسے دیکھ لیا ہو۔

مگر سامنے چچی زرینہ کھڑی تھیں۔

وہ ایک دم مڑی انہوں نے اوپر سے نیچے تک عجیب سی نظروں کے ساتھ فرشتے کو دیکھا۔

وہی نظر... جس میں انسان نہیں مسئلہ دیکھا جاتا ہے۔

"اوہ، ابھی تک یہاں ہو؟" وہ طنزیہ مسکرائیں۔

"مہمانوں کے سامنے مت آنا، اچھی بات نہیں لگتی۔"

فرشتے نے بس سر ہلایا کچھ کہا نہیں۔

خاموشی اسکی واحد پناہ تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے چائے کا کپ فرشتے کے ہاتھ میں دیا۔

کپ گرم تھا مگر ان کی آواز سرد۔

"یہ مہمانوں کے کمرے میں دے آؤ،

اور سنو..." وہ ذرا قریب آئیں اور آہستہ سے بولیں:

"سر نیچا رکھنا۔ زیادہ نظر نہ آنا۔ لوگ باتیں بناتے ہیں۔"

اس نے سر ہلا دیا۔

جو وہ ہمیشہ ہلا دیتی تھی۔

کمرے میں داخل ہوئی سب نظریں اس پر ٹھہر گئیں۔

کسی نے سلام کا جواب دیا کسی نے نہیں۔

ایک آنٹی نے سرگوشی کی جو اسے صاف سنائی دی:

"یہی ہے ناوہ... جیسے شمّو لے کر بھاگ گئی تھی؟" فرشے نے کپ رکھا

اور پلٹنے ہی والی تھی

کہ چچی زرینہ کی آواز پھر آئی:

"ارے ذرار کو۔ یہ دوپٹہ ٹھیک سے لو۔ ایسے کون آتا ہے لوگوں کے سامنے؟

شرم ہونی چاہیے!"

شرم...

جیسے وہ چیز صرف فرشے ارسلان کے حصے میں آئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرے ہاتھ کانپ گئے۔

کپ ہلکا سا ٹکرایا اور چائے قالین پر گر گئی۔

کمرے میں سناٹا چھا گیا۔

چچی زرینہ کی آواز تیز ہو گئی

"دیکھا! اسی لیے کہتی ہوں ایسے لوگوں کو گھر میں نہیں رکھنا چاہیے!"

ایسے لوگ۔

وہ لفظ فرشتے کے سینے میں گڑ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے نے زمین کی طرف دیکھا۔ اس نے معافی مانگی۔

حالانکہ اسکی غلطی نہیں تھی اس نے قالین صاف کیا اور کمرے سے نکل آئی۔

پیچھے ہنسی نہیں تھی لیکن اطمینان تھا۔

باہر صحن میں بڑا بھائی حیدر خان صوفے پر بیٹھا کوئی حساب کتاب کر رہا تھا دوسرے صوفے پر نرمین بھابھی انکو چائے ڈال کر دیں رہی تھی اسی صوفے پر فرشتے کی چھوٹی 23 سالہ بہن روپا بیٹھی ہوئی تھی جو ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی

لیکن اس صوفے پر میرے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھے نئ نئ جگہ تھی صرف فرشتے ارسلان کے بیٹھنے کے لئے نہیں تھی

وہ ہچکچاتے ہوئے حیدر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئ

لالا۔۔۔۔۔!!!! بہت ہمت کر کے اس نے یہ ایک لفظ ادا کیا تھا

حیدر نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا نرمین نے بھی اسکی طرف دیکھا

ضرور کوئی فرمائیش لائی ہو گئی۔۔۔۔!!!! نرمین بڑبڑائی

بولوں بھی یا پھر یوں ہی بت بن کر کھڑی رہنا ہے۔۔۔۔!!!! حیدر خان نے اسکی طرف دیکھا

وہ.....لالا۔۔

نرمین یہ کچھ حساب ہے ابا حضور آئیں تو انکو دیں دینا اور میں ذرا کھیت جا کر آتا ہوں اور تم چوہدریوں کے گھر چلی جاؤ کام کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!حیدر کہتا وہاں سے نکل گیا

فرشے کی آنکھیں پانی سے بھر گئی اسکی باتوں کو اسے ہی نظر انداز کر دیا جاتا تھا

وہ وہاں سے مڑی

سنو۔۔!!!جب نرمین نے اسے روکا

فرشے نے پیچھے مڑ کر دیکھا

چادر لے کر جانا اسے ہی منہ اٹھا کر نہ چلی جانا۔۔!!!۔نرمین اسکے نزدیک آئی مذاق اڑتی نظروں سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی فرشے نے روپا کی طرف دیکھا جو مست بیٹھی کتاب اور چائے کا لطف لے رہی تھی فرشے نے آنسو صاف کیے چادر اچھے سے اوپر لی اور باہر کی طرف چلی گئی

فرشے حویلی کے باہر کھڑی تھی۔آدھا چہرہ چادر سے چھپا رکھا تھا

یہ وہی حویلی تھی جو گاؤں کے سرداروں کی تھی،

بھاری دروازے، بلند دیواریں، اور ہر طرف چمکتے ہوئے ستون۔

رات کی روشنی یا دن کی دھوپ،

دونوں میں ہی حویلی میں ایک خاص ہلچل تھی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی آنے والا ہو، حویلی میں خاص قسم کی تیاریاں کروائی جا رہی تھی

فرشتے نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں،

دل میں ایک عجیب سا خوف اور حیرت کا ملا جلا احساس۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ حویلی اس کے لیے اجنبی نہیں تھی، وہ ہر روز آتی تھی یہاں کام کرنے لیکن وہ ان لوگوں کے بیچ جانے سے ڈرتی تھی

ہر پھولوں کی خوشبو، تازہ زمین کی خوشبو، اور حویلی کے اندر سے آتی ہلکی موسیقی

فرشتے کے حواس کو بیدار کر رہی تھی۔

وہ آہستہ سے اگے کی طرف بڑھی فرشتے نے گہرے دروازے کے کڑے دھکیل کر اندر قدم رکھا۔

حویلی کے کمرے وسیع اور بلند چھت والے تھے،

دیواروں پر قدیم پٹھان نقش و نگار، بھاری قالین اور دستکاری والے پردے، ہر چیز سنجیدگی اور رعب کا پیغام دے رہی تھی۔

ہر قدم کے ساتھ فرش کی لکڑی کے ہلکے گرجنے کی آواز

اس کے دل کی دھڑکن کے ساتھ گونج رہی تھی۔

ہر کمرے میں جھومر کی نرم روشنی دیواروں پر لگی پٹھان شمشیر اور قدیم تلواروں کو جگا رہی تھی—

یہاں ہر چیز، ہر شے سردارانہ وقار اور خاندان کی تاریخ کی گواہ تھی۔

کمرے کے آخر میں، چودھری صاحب، کی تصویر گاؤں کے سردار، جو فوت ہو چکے تھے

بلند قد، چوڑی چھاتی، اور سخت مگر پروقار انداز میں کھڑے تھے۔۔۔۔

اب مہارانی کی طرح کھڑی رہو گئی یا پھر کوئی کام بھی کرو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!جب طنز سے بھرپور آواز اسکے کانوں میں پڑی

اور وہ ایک لمحے کے لیے رک گئی——اور پیچھے موڑ کر دیکھا جہاں اس حویلی کی شاید کوئی ملازمہ کھڑی تھی

جی.....وہ جا ہی رہی تھی۔۔۔۔۔!!!!فرشتے نے بس اتنا ہی کہا

چوہدری صاحب کا بیٹا آرہا ہے "عالیار چوہدری" کوشش کرنا ہر کام اچھے سے ہو اور انکے سامنے زیادہ مت آنا انکو تم جیسے لوگ۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیا ذہن میں آیا وہ ملازمہ چپ ہو گئی

جی۔۔۔!!!!فرشتے سر ہلاتی اندر کی طرف چلی گئی

وہ حویلی کے ہال میں داخل ہوئی ماحول کافی ہلچل والا تھا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف تھا

ہال کے ایک سائیڈ پر چوہدری صاحب کی بیوی بیگم گلنار چوہدری

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی انکے پیچھے کئی ملازمہ کھڑی تھی جو انکو نیچے سے اٹھا اٹھا کر کپڑے دیکھا رہی تھی جب انکو کپڑے خریدنے ہوتے تھے تو کپڑوں کے تھان حویلی ہی آجایا کرتے تھے انکے بلکل سامنے رخشندہ چوہدری موجود تھی جو چوہدری صاحب کی بہن تھی انکے بلکل ساتھ گلزار چوہدری بیٹھی ہوئی تھی بیگم گلنار بہن کی بیٹی

یہ پکڑو اور چائے چھوٹے صاحب کے کمرے میں دے کر اؤ۔۔۔۔۔۔!!!!!جب ایک ملازمہ نے اسکے ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑیا

چھوٹے صاحب کے کمرے میں جانے کے نام پر فرشتے کے ہاتھ پیر کانپنے لگ گئے

میں۔۔۔۔

شکر ہے فرشتے تو آئی میں کب سے تیرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔!!!!!اس کی سماعتوں سے آواز ٹکرائی اس پوری دنیا میں یہ ایک آواز ہی تھی جو اس کے لئے رحم دل، نرم اور انسانیت سے بھری جو اسکو انسان سمجھتی تھی فرشتے نے سکون کا سانس لیا

یہ آواز "مہتاب چوہدری" کی تھی

مہتاب۔۔۔۔!!!!مہتاب جیسے ہی سڑھیاں اتر کر فرشتے کی طرف بڑھی

بیگم گلنار نے اسے آگ اگلوتی آنکھوں سے دیکھا تھا

فرشے نظریں نیچی کر کے مسکرادی جیسے خود کا مذاق بنا رہی ہو

کیا ہو گیا مورے مجھے کام میں مدد چاہیے اسکی۔۔۔۔۔!!!! مہتاب چڑ کر بولی

اور یہ تم دے کر اؤ لالا کے کمرے میں۔۔۔۔۔!!!! مہتاب نے وہ کپ واپس ملازمہ کو پکڑیا

پر وہ کہہ رہے تھے کے چائے فرشے۔۔۔۔۔

چل چل۔۔۔۔۔!!!!! مہتاب نے فرشے کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے کمرے کی طرف لے گئی

گونگی بن کر کیوں کھڑی تھی اگر نہیں جانا تھا تو صاف اسکے منہ پر منع کرتی

۔۔۔۔۔۔!!!!!! وہ دونوں مہتاب کے روم میں داخل ہوئی

کبھی کبھی چپ رہنا بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔۔!!!!! فرشے نے نظریں جھکائیں کہا دل تھا رونا چاہتا تھا چیخنا چاہتا تھا من بھر اپڑا تھا لیکن بے تاثر کھڑی رہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میری جان کبھی کبھی اچھا لگتا ہے ہر وقت نہیں۔۔۔۔!!!! مہتاب اپنی الماری سے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ رہی تھی

فرشے چپ رہی

اچھا بتاؤ میں کیا پہنو لالا آرہے ہے تو کچھ اچھا سا پہنو گئی۔۔۔۔!!!!!!! مہتاب نے بہت سارے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ دیے تھے

مہتا.....ب۔۔۔۔!!!!! فرشے کی اس آواز میں تکلیف تھی قرب تھا

مہتاب کے ہاتھ روکے اس نے پلٹ کر فرشے کی طرف دیکھا وہ رو رہی تھی

اللہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ وہ تڑپ کر اسکی طرف آئی

وہ۔۔۔۔

الفاظ بھی کہی کھو گئے

اچھا ادھر بیٹھو۔۔۔!!!! مہتاب نے اسے بیڈ پر بیٹھایا

یہ پانی پیو۔۔۔!!! مہتاب نے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا

نئ.....پینا۔۔۔!!!فرشے نے اسکی طرف دیکھا

پھر رو کیوں رہی ہو کسی نے کچھ کہا بتاؤ۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے اسکے آنسو صاف کیے

مجھ..یہاں.... نہیں رہنا..... مجھ....مجھے آپ..آپنی دنیا.....جانا ہے....جہا....ں میرے جیسے.....لوگ رہتے....ہو گئے۔۔۔۔۔!!!!!!فرشے نے اپنی بات کیسے پوری کی یہ وہی جانتی تھی

اہ....میری فرشے۔۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے اسے گلے لگا لیا مہتاب بھی اپنے آنسو پر کنڑول نہیں کر سکی تھی

اور یہاں فرشے کا ضبط ٹوٹا وہ اس کے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ایسا خیال کیوں آیا ذہن میں۔۔۔!!!!مہتاب نے بہت سے اسکے بال سیٹ کیے

تمھ..تمھیں پتا ہے....جب لوگ مجھے وہ....وہ عجیب سی نگاہ....سے دیکھتے ہے....نہ تو.....تو میرا دل پھٹنے لگتا....ہے مجھ.....مجھے ایسا لگتا ہے میں۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ تم سب سے پیاری سب سے خوبصورت اور سب سے نایاب ہو ہے نا

۔۔۔۔۔۔!!!!!!!مہتاب نے اسے اپنے ساتھ لگائے بہت پیار سے کہا

نہیں۔۔۔۔۔!!!!فرشتے نے نفی میں سر ہلایا

فری.....میری طرف دیکھوں۔۔۔۔!!!!مہتاب نے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنی طرف کیا تھا فرشتے نے روتی ہوئی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا وہ سبز آنکھیں اتنی خوبصورت تھی کے وہ روئی ہوئی اچھی نہیں لگ رہی تھی

تم بلکل ہماری طرح انسان ہو لوگ جو کہتے ہے کہنے دوں تم بس اپنی پڑھائی کرو

۔۔۔۔۔۔!!!!!!مہتاب نے پیار سے کہا

لیکن میں چاہتی ہوں میری مورے میرے بابا میرے لالا میری بہن سب مجھ سے پیار کریں

۔۔۔۔۔!!!!فرشتے کی آنکھوں سے ابھی آنسو بہہ رہے تھے جیسے اسکے دل کے حال کو بیان کر رہے ہو ارے دفع کرو ان سب کو مجھے ان سے سخت نفرت ہے جو میری فری کو رولاتے ہے اپنی پہنچان بناؤ ایک کامیاب ڈاکٹر بنو۔۔۔۔۔۔!!!!!!مہتاب نے کہا

ڈاکٹر لیکن اگلے ہفتے پیپر ہے میں کیسے دوں گئی مجھے گھر سے حویلی اور حویلی سے گھر بس یہاں انے جانے کی ازجات ہے پچھلی بار بازار تک گئی تھی تو ابا حضور نے بہت مارا تھا اور پورا دن کچھ کھانے کو بھی نہیں دیا پیپر دینے جاؤ گئی تو ٹانگے توڑ دے گئے۔۔۔۔۔۔!!!!!!وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولی

مہتاب نے نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا وہ کتنی معصوم تھی کتنا کچھ برداشت کرتی تھی لیکن اف تک نہیں کرتی تھی اور لوگ اسے جینے تک نہیں دیتے تھے لوگ بھی عجیب تھے نااعوذ باللہّ خدا بن بیٹھے تھے اسکے

میں ہوں نہ سب سمبھال لوگئی تم بس ادھر بیٹھ کر اپنے پیپر کی تیاری کرو اس لئے تمھیں اوپر لے کر آئی تھی جاؤ وہ ساری کتابیں پڑی ہے آرام سے تیاری کرو۔۔۔۔۔۔!!!!!!مہتاب اسکا ہاتھ پکڑ کر کتابوں کے ٹیبل کی طرف لے گئی

لیکن۔۔۔۔

فرشے۔۔۔؟؟؟؟مہتاب نے ذرا سختی سے پکارا

فرشے اسے دیکھتی کرسی پر بیٹھ گئی چہرے پر ایک الگ ہی خوشی نظر آرہی تھی

مہتاب واپس اپنے کپڑوں کی طرف آگئی

کچھ دیر وہ کپڑے دیکھتی رہی اور فرشے پڑتی رہی

جب دار وازے پر دستک ہوئی فرشے دنیا سے دور بس اپنی پڑھائی کر رہی تھی مہتاب نے آرام سے دار وازہ کھولا سامنے کوئی ملاذمہ تھی

کیا ہے۔۔۔؟؟؟؟ مہتاب نے آہستہ آواز میں پوچھا

وہ بیگم صاحبہ آپکو بولا رہی ہے۔۔۔۔!!! ملاذمہ نے کہا

ہمم ٹھیک ہے آتی ہوں۔۔۔!!! مہتاب نے کہتے دار وازہ بند کر دیا بیڈ کے پاس آئی اپنے ڈوپٹہ لیا اور فرشے کی طرف دیکھا جو کچھ لکھ رہی تھی آرام سے کمرے سے نکل گئی فرشے ویسے ہی بیٹھی رجسٹر پر کچھ لکھ رہی تھی

****

جی مورے آپ نے بولیا۔۔۔!!!!! مہتاب گلنار بیگم کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی جہاں گلزار بیٹھی ہوئی تھی

وہ مانوس ماری کہاں ہے۔۔۔۔۔؟؟؟گلنار بیگم نے پان منہ کے اندر رکھا اور چابتے ہوئے پوچھا

مورے اسکا نام فرشے ارسلان ہے اور وہ میرا کام کر رہی ہے۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے غصے سے کہا

وہ حویلی ہمارا کام کرنے آتی ہے نہ کہ تمہارا جاؤ اسے نیچے بھیجو۔۔۔۔۔!!!!گلنار بیگم نے مہتاب کی طرف دیکھ کر کہا

وہ تھوڑا مصروف ہے تھوڑی دیر تک بھیج دوں گئی۔۔۔۔۔!!!!!مہتاب کہتی کچن کی طرف چلی گئی

Clubb of Quality Content

مجھے سمجھ نہیں آتا یہ اتنی ہمدرد کیوں بنی پھیرتی ہے بچپن سے لے کر آب تک۔۔۔۔۔!!!!گلزار بیزاریت بھرے لہجے میں بولی تھی

گلنار بیگم نے پہلے گلزار کی طرف دیکھا پھر کچن کی طرف جہاں مہتاب گئی تھی

مجھے یاد ہو گیا۔۔۔۔۔!!!!فرشے جیسے ہی پلٹی اسے لگا جیسے زمین اسکے قدموں کے نیچے سے کھینچ لی گئی ہو اسکے بلکل سامنے

دابیر چوہدری کھڑا تھا

فرشتے کی سانس ایک دم سے روک گئی

کیا لگا تم کو تم میرے کمرے میں چائے لے کر نہیں اؤ گئی تو بچ جاؤ گئی.....آہاں.... بلکل بھی نہیں فرشتے ارسلان۔۔۔۔۔!!!!دابیر اسکے قریب تر ہوتا گیا

اور وہ....وہ اپنی جگہ بت بنی کھڑی تھی کیوں کے اسکے پیچھے ٹیبل تھا اور آگے دابیر وہ ہل تک نہیں سکتی تھی

آ.....پ پیچھے۔۔۔۔۔۔

زبان بولنے سے انکاری تھی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے جو ہمشہ نکل اتے تھے

ارے رو کیوں رہی ہو ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔دابیر نے اسکے بالوں کو چھونا چاہا فرشتے نے اسکے ہاتھوں کو دور جھٹکا تھا

کس بات کا نکھرا ہے تم میں.....ہاں۔۔۔۔۔!!!!دابیر غصے سے بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سمجھتی کیا ہو خود کو کیا لگتا ہے تمہارے پاس انے کے لئے مر رہا ہوں۔۔۔ہو کیا تم کچھ بھی نہیں کوٹھے پر پالی ہوئی بس ہاہاہاہا۔۔۔!!!!دابیر نے کہتے ایک زوردار قہقہ لگایا تھا

فرشے کی روح جیسے سمٹ کر رہ گئی۔یہ صرف ایک لمحہ نہیں تھا،یہ اس کی ذات پر لگایا گیا سب سے گہرا زخم تھا۔جو لوگ ہمشہ آسانی سے لگا جاتے تھے

تم جیسیوں کا کام ہی مردوں کو خوش کرنا ہے پھر یہ اتنا پاک بن کر کیوں چلتی پھرتی ہوا گر تم آج کسی کھوٹے پر ہوتی تم پتا نہیں کتنی بار استعمال ہو چکی ہوتی۔۔۔دابیر نے نفرت سے اس کی طرف دیکھا،

اور زہر آلود لہجے میں بولا

ہر لفظ

فرشے کے دل پر کوڑے کی طرح برستا گیا۔وہ چیخ نہیں سکی۔

وہ بھاگ نہیں سکی۔وہ بس کھڑی رہی——اپنی آنکھوں میں آنسو،اور اپنے وجود پر وہ بوجھ جو اس نے کبھی چُنا ہی نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!آواز کمرے میں گونج گئی۔

دابیر کے قہقہے ایک دم رک گئے۔

دابیر نے پیچھے موڑ کر دیکھا مہتاب دہلیز پر کھڑی تھی

"یہ کیابد تمیزی ہے؟"۔۔۔۔!!!!مہتاب ان دونوں کے بیچ آکر کھڑی ہوئی تھی

میں تم سے بات کرنے آیا تھااور یہ۔۔۔۔۔۔

تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے باہر کی طرف اشارہ کیادابیر نے ایک نظر مہتاب کو دیکھااور پھر پیچھے کھڑی فرشے کواور وہاں سے چلا گیامہتاب گئی اور دار وازہ بند کر کے واپس آئی فرشے کی سسکیاں ٹوٹنے لگیں۔

اگراس دنیامیں سب سے زیادہ خاموش رہنے کا کوئی ایوارڈ ہوتاتو مجھے یقین ہے تم اسکو جیت جاتی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے غصے سے کہا

نایاب آب بھی خاموش رہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یار کب تک بس یوں ہی سنتی رہو گئی سامنے والے بندے کے منہ پر رکھ کر دیا کرو تاکہ آئندہ بولتے وقت وہ سوچے۔۔۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے اسے سمجھنا چاہا

فرشے ویسے ہی بے حسو حرکت کھڑی تھی

آہ۔۔۔!!!!مہتاب نے گہری سانس لی

ادھر اؤ۔۔۔۔۔!!!!فرشے کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھایا

فری۔۔۔!!!نرمی سے پکارا

مجھے لگتا ہے میں کچھ بولوں گی تو خود کا مذاق بنواؤ گئی۔۔۔۔۔۔!!!!!!ان سب میں وہ پہلی بار بولی تھی

سہی تو کہہ رہے تھے وہ میرے پاس تو خود کی پہچان تک نہیں کوٹھے پر بڑی ہوئی ہوں بلکل ان عورتوں جیسی ہوں آج وہاں ہوتی تو نہ جانے کہاں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!آواز ٹوٹ گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اللہ کے نزدیک معیار کردار ہے فرشے اور تمہارا کردار پانی کی طرح شفاف ہے۔۔۔۔۔!!!

مہتاب نے اسکی طرف دیکھا اسکا ہاتھ تھاما اور سمجھانے والے انداز میں کہا

لیکن یہ لوگ۔۔۔۔۔۔۔

تو تم لوگوں کی فکر کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟ مہتاب نے آہستہ سے کہا

فرشے نے کوئی جواب نہ دیا۔ بس اس سوال کو اپنے سینے میں اتار لیا—— مہتاب بھی چپ کر گئی **********

رات ہو چکی تھی "عالیار چوہدری" کا استقبال بہت اچھے طریقے سے کیا گیا تھا اس وقت سب حویلی کے اندر تھے

اور فرشے باہر گارڈن میں بیٹھی ہوئی تھی وہ جانتی تھی کے

عالیار چوہدری کو وہ بلکل نہیں پسند اس لئے وہ آج تک کبھی بھی اسکے سامنے نہیں گئی تھی

بچپن میں ایک دفع سامنا ہوا تھا لیکن اسکے بعد اس نے کبھی بھی عالیار کو نہیں دیکھا تھا

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ حیدر کا انتظار کر رہی تھی کہ اسے لینے آئے گا

Clubb of Quality Content

جانتی تو وہ تھی انتظار کرنا فضول ہے لیکن نہ جانے کیا سوچ کر بیٹھی ہوئی تھی اندر سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھی لوگ دنیا سب اپنے اپنے مستی میں تھی سوائے فرشے ارسلان کے

بیٹی ابھی تک یہی بیٹھی ہو۔۔۔۔!!!!جب اسے اپنے برابر سے آواز سنائی دی وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی

جی وہ خان بابا لالا آرہے ہو گئے۔۔۔۔!!!!آواز میں یقین نہیں تھا،بس ایک رسمی سا جملہ تھا۔۔۔جیسا وہ اکثر بول لیا کرتی تھی۔جب جانتی ہو کہ وہ نہیں آئے گا تو کیوں تھکا رہی ہو خود کو کتنی سردی ہو رہی ہے یا تو حویلی کے اندر چلی جاؤ یا میں آپکو گھر چھوڑ دیتا ہوں

۔۔۔۔۔!!!!!!خان بابا نے نرمی سے کہا

فرشے نے حویلی کے داخلی دروازے کی طرف دیکھا جو اس پر ہمشہ کی طرح آج بھی ہنس رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو "پاگل" وہ جلدی سے نظریں چرا گئی

مہتاب بی بی کو بولا لوں۔۔۔۔۔!!!!اسکو خاموش دیکھ خان بابا آہستہ سے بولے

آ۔۔نئ نئ اسکا بھائی آیا ہوا ہے میں اسے تنگ نہیں کرنا چاہتی آپ فکر نہیں کریں میں چلی جاؤ گئی۔۔۔۔۔!!!!فرشے جلدی سے بولی

میں چھوڑ دوں۔۔۔۔!!!!خان بابا نے کہا

شکریا خان بابا میں چلی جاؤ گئی۔۔۔۔۔!!!فرشے نے رسمی مسکرا کر کہا

خان بابا وہاں سے چلے گئے فرشے آہستہ سے چلتی ہوئی حویلی کے دار وازہ تک آئی پھر زخمی سا مسکرائی

جب جانتی ہو کسی کو تیرے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو کیوں خود کو جھوٹی تسلیاں دیتی ہو۔۔۔۔۔!!!!فرشے کی آواز نہیں تھی یہ ضمیر کی آواز تھی آنکھیں نم ہو گئی کیا سچ میں وہ اتنی بے مول تھی۔۔۔۔۔؟؟وہ صرف سوچ سکی جواب بھی جانتی تھی

رات کی ہوا فرشے کی چادر کو ہلکا سا ہلا گئی،اور انتظار ایک بار پھر

اس کے دل میں بیٹھ گیا۔

آہستہ سے دار وازہ کھولا اور باہر نکل گئی ہر طرف ایک انجان سی خاموشی تھی سڑک بھی سنسان ہو چکی تھی اس نے آس پاس دیکھا آندھرے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا ہمشہ کی طرح کمزور دل اندر خوف سے دھڑک رہا تھا آہستہ آہستہ چلتی سڑک پر آ گئی

اندھیرا اس کے ہر قدم کو لپیٹ رہا تھا۔

اتنے میں، دور سے کچھ دھیمی ہنسی کی آوازیں سنائی دیں۔

فرشے نے ہلکی سی گردن گھما کر پیچھے دیکھا——

کوئی پانچ سے چھ لڑکوں کا گروپ گلی کی نکر پر کھڑا تھا اپنے میں ہی کوئی باتیں کر رہے تھے

یااللّٰہ۔۔۔۔۔۔!!!!دل کی دھڑکن تیز کے ساتھ پاؤں خود بخود تیز ہو گئے۔

میں اس طرف کیسے جاؤ۔۔۔۔۔؟؟؟اس نے خود سے کہا شاید وہ وہی کھڑے تھے جہاں سے اس نے جانا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارے وہ دیکھوں۔۔۔۔۔!!!!ایک آواز

فرشے کا جسم سن ہو گیا فرشے کے پاؤں زمین کو چھو کر دوڑ رہے تھے

ارے کدھر بھاگ رہی ہو سنو ہم کچھ نہیں کہے گئے تمھیں گھر چھوڑ دیں گئے

۔۔۔۔۔۔!!!!آواز سے لگ رہا تھا کے وہ لڑکے نشے میں ہے

ان میں سے کچھ لڑکوں نے اپنے قدم بڑھائے۔

ان کی ہنسی اور چیخیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں۔

فرشے بھاگتی ہوئی ایک چھوٹے سے درخت کے پیچھے چھپ گئی،

سانس تھم گئی،دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

ان کے قدم آواز دے رہے تھے——

ہر لمحہ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے پکڑ لیں گے۔

کدھر گئی۔۔۔۔؟؟؟؟وہ بلکل درخت کے سامنے کھڑے تھے فرشے نے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے

وہ رہی۔۔۔۔۔!!!!وہ لڑکے اچانک درخت کی طرف موڑے

اور فرشے نے ہمت کرتے وہاں سے دوڑ لگائی۔

رات کی تنہائی،سنسان سڑک،

اور خوف کے بیچ

پکڑو۔۔۔۔۔۔۔!!!!!وہ لڑکے لڑکھڑاتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے روکی نہیں وہ بھاگتی رہی وہ لڑکے نشے میں تھے جس وجہ سے ان سے بھاگا تک نہیں جا رہا تھا کوئی پندرہ منٹ مزید بھاگنے کے بعد وہ اپنے گھر کے دار وازے تک آئی کھڑی ہوئی سانس پھولا ہوا تھا پیچھے موڑ کر دیکھا کوئی بھی نہیں تھا آب وہاں یااللہ شکر ہے۔۔۔۔۔!!!!

فرشے نے تیز تیز سانسیں لی اور دار وازہ کی طرف بڑھی دار وازہ چابی نکلی دار وازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی

کہاں رہ گئی تھی تو۔۔۔۔۔؟؟جب اسکی ماں دوڑتے ہوئے اسکے پاس آئی

وہ ماں میرے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا جا آب جا کے سو جا تمہارے ابو انے والے ہو گئے تمھیں دیکھ انکا موڈ خراب

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتی کہتی رک گئی

۔۔۔۔۔۔

فرشے کچھ نہ بولی اور اندر کی طرف بڑھ گئی

اچھا سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!جب اسے اپنی ماں کی آواز سنائی دی

وہ رک گئی اور انکی طرف دیکھا

وہ۔۔۔۔۔۔۔

جانتی ہوں چھت پر جا کر سونا ہے پھوپھو ابھی ادھر ہی ہے۔۔۔۔۔۔!!!!!فرشتے نے مسکراتے ہوئے کہا

نئ صوفے۔۔۔۔۔

مجھے صوفے پر نیند نہیں آتی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!فرشتے نے کہا اور وہاں سے چلی گئ

سریہ بیگم نظریں جھکا گئ آنکھوں سے آنسو نکل آئے انہیں نے اجازت نہیں تھی فرشتے سے پیار کرنے کی شاید وہ بے بس تھی اور فرشتے اس چیز کو سمجھتی تھی اس لئے کبھی ضد نہیں کی چلتی ہوئی کچن تک آئی کچن کے اندر داخل ہوئی آب بھوک لگی ہوئی تھی فریج کھولی کچھ اور تو نہیں ملا کچھ سیب ہی نظر آئے دو سیب اٹھائے ایک پلیٹ اور ایک چاقو اٹھا کر چھت کی طرف چلی گئ چھت پر آئی ٹھنڈی ہوا نے اسکا آستقبال کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنی چارپائی کی طرف دیکھا وہ ویسے ہی پڑھی ہوئی تھی جیسے کل رات وہ چھوڑ کر گئی تھی وہ جو چادر پھوپھودے کر گئی تھی وہ بھی ویسے ہی پڑی ہوئی تھی نہ ایک انچ آگے نہ ایک انچ پیچھے بلکل وہی جہاں اس نے رکھی تھی

دل بھاری سا ہو گیا آہستہ سے چلتی ہوئی چارپائی کے پاس آئی ہائے میرے ساتھ تجھے بھی یہ تکلیف سہنی پڑ رہی ہے۔۔۔۔۔!!!!!فرشتے نے ایک ٹھنڈی "آہ" بھری اور اوپر بیٹھ گئی سیب کاٹنے چاہے پر دل بھاری سا لگنے لگ گیا جیسے رونا چاہتا ہو

بھوک ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!پلیٹ اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھ دی اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لی اور اوپر آسمان کی طرف دیکھنے لگ گئی تارے آب و تاب کے ساتھ چمک رہے تھے کوئی کم تو کوئی زیادہ وہ بہت غور سے انہوں دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس سے بھی پار دیکھنا چاہتی ہو

میری نانی یاد آ دی ہوتی تو وہ ان حالات میں مجھ سے کہتی

"بیٹی فکر نہیں کروں تمہارے لئے شہزادہ آئے گا شہزادہ" فرشتے نے سوچتے ہوئے کہا

آ.... ہمم وہ اس لئے نہیں ہے کیوں کہ مجھ جیسیوں کے لئے شہزادے نہیں آتے بلکے دابیر جیسے حیوان آتے ہے۔۔۔۔۔!!!!!وہ پھر خود ہی کہہ کر خود ہی ہنس دی

"دنیا" ہاہاہاہا؟؟۔۔۔۔۔!!!!وہ کہتی زور سے ہنس دی

شش۔۔۔آہا سن لے گئے۔۔۔۔۔!!!!پھر ایک دم خود ہی منہ پر ہاتھ رک لیا

بہت ظالم ہے تیری دنیا۔۔۔۔۔۔!!!!آسمان کی طرف دیکھا اور انگلی اٹھا کر کہا جیسے اللہ کو شکایت کر رہی ہو

آسمان کی طرف منہ کر کے لیٹ گئی

ان سب کو لگتا ہے میں ان سب کے بیچ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔!!!!وہ خود سے باتیں کر رہی تھی نئ شاید "اللہ" سے "ارے نئ آب دل نہیں کرتا سب کے بیچ رہنے کو ڈر لگا رہتا ہے کے کون کب زہر اگلے گا اور دل ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔۔۔!!!!!آواز میں بھاری پن تھا نمی تھی لیکن آنسو کو وہ روکے بیٹھی تھی آب تنہا رہنے کو دل کرتا ہے بلکل تنہا۔۔۔۔۔۔!!!! نظریں آسمان پر ہی تھی ان میں سے کسی تارے سے پار دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی——

آسمان سے ایک تارہ ٹوٹا۔۔۔۔۔۔!!!!!!

ایک سا تھی دیں دے بس ایک۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!یہ لفظ بے آختیار اسکے ہونٹوں سے ادا ہوئے تھے

ارے پھر بھول گئی میری جیسی کے لئے ساتھی نہیں آیا کرتے "پاگل"۔۔۔۔!!!خود پر ہنسی

اور آرام سے آنکھیں بند کر لی

فرشے کی آنکھ فجر کی اذان کی آواز سے کھولی آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی اٹھ کر بیٹھنا چاہا لیکن جسم نے ساتھ نہیں دیا

آ۔۔۔آوچ۔۔۔۔!!!!فرشے نے زور سے اپنا سر پکڑ لیا ایسا محسوس ہو رہا تھا کے درد کے مارے پھٹ جائے گا

بہت ہمت کر کے اٹھی پاؤں چارپائی سے نیچے رکھے برف جیسا ٹھنڈہ فرش لیکن فرشے کو محسوس نہیں ہوا جسم سن ہوا پڑا تھا سردی کی وجہ سے چھت پر بنے چھوٹے سے باتھ روم کی طرف بڑھی جسم ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا

ٹھنڈے پانی سے وضو کیا پانی کے قطرے چہرے پر گرے

تو آنکھوں میں ایک لمحے کو ہوش سا لوٹ آیا۔

آہستہ سے باہر آئی جائے نماز تو نہیں تھا اوپر وہ جو چادر پڑی تھی وہی زمین پر بیچھائی اور نرمی سے اوپر کھڑی ہو گئی ڈوپٹے کو حجاب کی صورت اپنے چہرے کی گرد اچھے طریقے سے لیا

فرشتے نے تکبیر کہی۔

"اللہ اکبر"

آواز لبوں سے نکلی، مگر دل تک پہنچتے پہنچتے لرز گئی۔

ہر لفظ بوجھل تھا،

ہر آیت میں اس کی اپنی کہانی چھپی ہوئی تھی۔

وہ پڑھ رہی تھی، آنسو تکلیف بن کر بہتے گئے—خاموشی کے ساتھ۔

جب سجدے میں گئی تو جیسے ساری طاقت ختم ہو گئی۔ پیشانی زمین سے لگی۔ اور دل ٹوٹ کر بکھر گیا۔

آنکھوں سے آنسو شدت سے بہنے لگے—بے آواز، بے اختیار۔ بھول گئی کے وہ فجر ادا کرنے کھڑی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یااللہ..."

لفظ پورا نہ ہو سکا۔ سانس اٹک گئی، گلا بھر آیا۔

"میں... میں بہت تھک گئی ہوں..."

وہ سرگوشی تھی،

یا شکوہ—خود فرشتے بھی نہیں جانتی تھی۔

سجدے کی ٹھنڈی زمین آج اسے واحد محفوظ جگہ لگ رہی تھی۔

"یااللہ... اگر سب مجھے کچھ بھی نہیں سمجھتے۔۔۔ تو تُو تو مجھے جانتا ہے نا؟"

آنکھوں سے آنسو سجدے کو بھگو رہے تھے۔

دل کا بوجھ ہر آنسو کے ساتھ باہر آ رہا تھا۔

"میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ میں نے تو بس جینا چاہا ہے... عزت کے ساتھ، سکون کے ساتھ..."۔۔۔۔!!! اس کی آواز ٹوٹ گئی۔ لفظ بکھر گئے۔

"یااللہ... اگر میرے نصیب میں انسانوں کی محبت نہیں تو مجھے اپنا قرب دے دے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر سب مجھے دھتکارتے ہیں تو مجھے اپنے در سے مت ہٹانا..."

سجدہ طویل ہوتا گیا۔ وقت جیسے رک گیا ہو۔ فرشتے نے پیشانی زمین پر رکھے رکھے ہی آخری التجا کی:

"بس اتنا کر دے مولا... کہ میرا دل سخت نہ ہو۔ میں لوگوں جیسی نہ بن جاؤں۔"

جب وہ سجدے سے اٹھی تو آنکھیں سوجی ہوئی تھیں،

دل خالی... مگر عجیب سا ہلکا۔

جیسے رب نے اس کی بات سن لی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس دن سے ڈرنا چاہیے جب ایک انسان اپنے رب سے اسکے بندے کی شکایت لگائے کیوں کہ انسان تو شکایت لگا کر چپ ہو جاتا تھا مگر اسکی لاٹھی بے آواز ہے

وہ نہ شور مچاتی ہے، نہ اعلان کرتی ہے، مگر جب پڑتی ہے

تو تخت سے فرش،اور غرور سے خاک تک لے آتی ہے۔رب مظلوم کی آہ کو لفظوں کی محتاج نہیں بناتا،وہ آنکھوں کے آنسو اور ٹوٹے دل کی خاموشی بھی سن لیتا ہے۔

اس لیے کسی کے صبر کو کمزوری نہ سمجھو،اور کسی کی خاموشی کو بے بسی نہیں—کیونکہ جب معاملہ رب کے سپرد ہو جائے

تو فیصلہ صرف "عدل" کا ہوتا ہے۔

اور وہ انجانے انجانے میں ہی سہی لیکن شاید اپنا معاملہ اپنے رب کے سپرد کر چکی تھی

نماز ادا کی

اٹھی اور چارپائی پر بیٹھ گئی

"ماں"۔۔۔۔۔؟؟؟؟ جسم بے جان سا محسوس ہو رہا تھا لگ رہا تھا جیسے بخار ہو پھر چارپائی پر لیٹ گئی کھڑے ہونے یہ کہی جانے کی ہمت نہیں تھی

****

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی تھی ہر ایک انسان اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہو گیا کوئی رزق تلاش کرنے تو کوئی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے

چرند پرند بھی اپنی روزی روٹی کے لئے آسمان کی بلندیوں میں اڑ رہے تھے

یہ لو اندر چائے دیں کراؤ پتا نہیں محترمہ کہاں رہ گئی۔۔۔۔۔!!!!نرمین نے چائے کی پلیٹ روپا کو پکڑائی اور ساتھ ہی سڑھیوں کی طرف دیکھا

بھابھی میں نئی جاتی خود چلی جائے۔۔۔۔۔!!!!روپا منہ بسورتے ہوئے ایک طرف چلی گئی

لاؤ میں دے آتی ہوں۔۔۔۔!!!!سریہ بیگم نے چائے پکڑی اپکی نواب زادی ابھی تک نیچے نہیں آئی۔۔۔۔!!!!نرمین نے زہر آلودہ لہجے میں کہا

میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔!!!!وہ چائے لیتی کمرے کی طرف چلی گئی اندر سب کو چائے دی اور سڑھیوں کی طرف بڑھ گئی دروازہ کھول کر چھت پر داخل ہوئی

فرشے۔۔۔۔!!!!وہ بلکل سامنے چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ کیا طریقہ ہے صبح کے 9:00 بج۔۔۔۔۔

فرشے۔۔۔۔!!!! انکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب انہوں نے فرشے کے جسم کو ہاتھ لگایا جو برف بنا پڑا تھا

...حیدر...حیدر...حیدر...!!! سریہ بیگم کی چیخ پوری حویلی میں گونج گئی۔

ہاتھ فرشے کے کندھوں پر تھے،

مگر لمس...زندگی کا نہیں تھا۔ جسم برف کی طرح ٹھنڈا، سانس کا نام و نشان نہیں۔

"فرشے...آنکھیں کھولو بیٹا..."۔۔۔۔!!!! وہ کانپتی آواز میں بولیں،

ہاتھ اس کے گالوں پر پھیرے، مگر وہاں کوئی جنبش نہیں تھی۔

چادر ایک طرف سرک گئی، اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا،

ہونٹ نیلے، اور آنکھیں بند — جیسے کسی طویل نیند میں چلی گئی ہو۔

سریہ بیگم کے ہاتھ کانپنے لگے۔

"یااللہ...حیدر۔۔۔۔!!!! وہ چارپائی کے ساتھ بیٹھ گئیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نایاب کا سر اپنی گود میں رکھا،

اور پہلی بار ماں بن کر روئیں—— کھل کر، بے خوف۔اسی لمحے قدموں کی آہٹ آئی۔

"کیا ہوا اماں...؟"۔۔۔۔۔حیدر دوڑتا ہوا آیا،

مگر منظر دیکھتے ہی وہیں رک گیا۔چارپائی، فرشے،

"اسے اٹھاؤ حیدر...یہ سو نہیں رہی...یہ بہت ٹھنڈی ہے...!!!"

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟اتنے میں نرمین بھی اوپر آگئی فرشے کی طرف دیکھا

بیٹا اسے ہسپتال لے کر جانا ہے۔۔۔!!!! سر یہ بیگم رو رہی تھی حیدر وہی کھڑا تھا

ارے کچھ نہیں ہوا ڈرامہ ہے کام نہ کرنے کا۔۔۔۔!!!!! نرمین نے پتھریلے لہجے میں کہا

پتا نہیں حیدر کے دل میں کیا آئی اپنی گود میں اٹھایا اور باہر کی طرف لے گیا

کوئی آدھے گھنٹے کے بعد وہ لوگ ہسپتال پہنچے

فرشے کو اسٹریچر پر لٹایا گیا۔آکسیجن ماسک چہرے پر رکھا گیا،

بازو میں کینولا لگائی گئی۔اس کا جسم ابھی بھی ٹھنڈا تھا،

Clubb of Quality Content

مگر مانیٹر پر دل کی ہلکی سی حرکت زندگی کی گواہی دے رہی تھی۔

Hypothermia" ہے....۔رات بھر سردی میں رہی ہے،

جسم شاک میں چلا گیا تھا۔"۔۔۔۔۔!!!!!ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

سریہ بیگم کی ٹانگوں میں جان نہ رہی۔وہ وہیں کرسی پر بیٹھ گئیں،

ہاتھ دعا میں اٹھے ہوئے۔

"یااللہ...میں کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑوں گی..."۔۔۔۔۔!!!!!یہ وہ وعدہ تھا

جو برسوں کی خاموشی توڑ رہا تھا۔

کچھ گھنٹوں بعد...مونیٹر کی آواز ذرا مضبوط ہوئی۔فرشتے کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش آئی۔

"سانس لے رہی ہے..."۔۔۔۔!!!!نرس نے کہا۔

سریہ بیگم دوڑ کر قریب آئیں۔

"فرشتے....میری بچی..."

آنکھیں آہستہ آہستہ کھلیں۔دھندلی نظر،سفید چھت،اور کسی کا کانپتا ہوا چہرہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اماں...؟"آواز کمزور تھی،

سریہ بیگم نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا، جیسے اب چھوڑ دیں گی تو زندگی پھر پھسل جائے گی۔

"ہاں بیٹا...میں ہوں...اب کہیں نہیں جا رہی..."

فرشے کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا۔وہ تین گھنٹے ہسپتال ہی رہی حیدر کو ئی پندرہ سے بیس منٹ ہسپتال رہا تھا نرمین نے اسے فون پے فون کر کے واپس بولا لیا ہسپتال میں صرف فرشے کی ماں تھی کوئی تین گھنٹے کے بعد فرشے کو ڈسچارج کیا گیا

****

آرام سے بیٹا۔۔۔!!!! سریہ بیگم نے اسے نرمی سے بیڈ پر لٹایا

آگئی کہاں تھا نہ کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔؟؟؟نرمین کمرے میں داخل ہوئی پیچھے ہے ہاجرہ بھی آگئی

بس کرو نرمین بیمار کا تو خیال کرلو۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!! حیدر نے اسے ٹوکا تھا وہ منہ بسورتی ہوئی باہر چلی گئی

بس ڈرامہ کرالو اس سے۔۔۔۔۔!!!! ہاجرہ بھی بولتی ہوئی کمرے سے نکل گئی البتہ روپا تو کمرے میں آئی تک نہ اور ارسلان صاحب وہ گھر پر ہی نہیں تھے فرشے خاموشی سے لیٹ گئی

سریہ بیگم اسکے پاس ہی بیٹھ گئی بہت دیر تک وہ بیٹھی اسے دیکھتی رہی جو چپ چھت کو دیکھ رہی تھی

اماں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ انداز بلکل کھویا ہوا سا تھا

ہمم۔۔۔۔!!!! سریہ بیگم نے اسے دیکھا

وہ پھر کچھ سیکنڈ خاموش رہی جیسے کچھ سوچ رہی ہو

یہ معاشرہ مجھ جیسی لوگوں کی عزت کیوں نہیں کرتا۔۔۔۔؟؟؟؟ وہ کچھ پل کر خاموشی کے بعد بولی

سریہ بیگم کو اس سوال کا جواب سوچنے میں وقت لگا

یہ صدیوں سے چلا آرہا ہے انسان نوچ کر کھا جاتا ہے۔۔۔۔۔!!!!!!!وہ بھی کچھ پل کی خاموشی کے بعد بولی

ضروری تو نہیں جو صدیوں سے چلتا آرہا ہو وہ ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔!!!!!آنکھیں ابھی بھی کمرے کی چھت پر جمی ہوئی تھی

کیا یہ کبھی بھی نہیں بدلے گا کیا مجھ جیسے لوگوں کو عزت کبھی نہیں ملے گئی....؟؟کیا مجھ جیسے لوگ اپنی ایک عمر زلیل ہوتے ہوئے گزر دیں گئے.....؟؟کیا معاشرہ ہمیں کبھی بھی قبول نہیں کریں گا.....؟؟لہجہ نم ہو گیا آواز میں بھاری پن اتر آیا

سریہ بیگم چپ رہی جواب نہیں تھا انکے پاس

غلطی..... قصور کیا ہے ہمارا....؟؟اتنا ہی کے میری پرواش کرنے والی ایک خواجہ سرا تھی بس.... یہ تو قصور نہیں ہے یہ تو غلطی نہیں ہے..... کیوں کہ جس نے بنایا ہے وہ تو کبھی غلطی نہیں کرتا تو کیا لوگ اسکی بنائی ہوئی چیز پر غلطیاں نکالتے ہے۔۔۔ہاں نعوذ باللہ اسکی بنائی ہوئی چیز کو غلط کہتے ہے۔۔۔۔۔!!!!! سریہ بیگم تو دھڑکتے دل کے ساتھ اسے سن رہی تھی وہ

بھی تو ایسا ہی سوچتی تھی انہوں نے بھی تو شمو کو کبھی نہیں اپنایا تھا اور وہ تو فرشے کو بھی ان جیسا ہی سمجھتی تھی

وہ میں.... کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔!!!!!انکی آواز ٹوٹ گئی وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

فرشے مسکرادی

جب لوگوں کو انکی حیقیقت بتائی جاتی ہے تو سچ سے بھاگ کیوں جاتے ہے۔۔۔؟؟؟سوال اتنے تھے کے جواب ایک بھی نہیں تھا فرشے سکون سے آنکھیں بند کر گئی لیکن یہ سکون زیادہ وقت تک قائم نہیں رہا

سریہ..... سریہ۔۔۔۔۔!!!!!!ایک غصے سے بھری آواز یہ آواز اتنی بلند تھی کے فرشے نیند میں ڈر گئی اور بے آختیار اسکی آنکھیں کھول گئی سامنے دار وازہ کی طرف دیکھا جہاں

ارسلان صاحب غصے سے لال ہوئے پڑے تھے

ابا حضور۔۔۔۔!!!!فرشے جلدی سے بیڈ سے اتر کر نیچے کھڑی ہو گئی آپنا ڈوپٹہ سر پر اچھے سے لیا

جی۔۔۔۔جی۔۔۔!!!!!اتنے میں سریہ بیگم اندر آ گئی

یہ میرے کمرے میں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔!!!!لہجہ تلخ تھا آواز میں غصہ تھا

فرشے نظریں جھکائیں کھڑی تھی ہمشہ کی طرح

وہ خان یہ۔۔۔۔۔۔

اسے کہوں جائے یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔!!!!آواز میں بیزاریت تھی

سریہ بیگم نے بے بسی کے ساتھ فرشے کی طرف دیکھا جو نیچے فرش کو دیکھ رہی تھی بغیر کچھ کہے کمزور قدموں کے ساتھ کمرے سے نکل گئی

وہ بیمار تھی خان۔۔۔۔۔۔۔!!!!سریہ بیگم نے نم لہجے میں کہا بیمار تھی مری نہیں تھی جو تم اسے اٹھا کر میرے کمرے میں لے آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!یہ الفاظ فرشے کے جسم سے روح کھینچ لینے والے تھے جو اسکے کانوں نے سن لئے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج کے بعد یہ مجھے اپنے آس پاس دوبارہ نظر آئی تو تمھیں دربدر کے دھکے کھانے پڑ جائے گئے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!وہ بولتے وہاں سے چلے گئے اور یہی الفاظ سریہ بیگم کو اجازت نہیں دیتے تھے کے وہ فرشے سے پیار کر سکے

فرشے نے منہ پر ہاتھ کر ہچکیوں کو روکنا چاہا وہ بے جان سے قدموں کے ساتھ وہاں سے چلی گئی

"دنیا ظالم ہو لیکن ایک باپ کو آپنی اولاد کے لیے ظالم نہیں ہو چاہیے باپ ظالم ہو تو یہ دنیا سچ میں نوچ کھاتی ہے اور یہاں فرشے کا باپ ظالم تھا اور شاید اس لئے دنیا اسکے ساتھ اسی تھی"

Clubb of Quality Content

سریہ بیگم وہی کھڑی تھی بے بس

لیکن ایک ماں بے بس نہیں ہوتی اپنی اولاد کے لئے تو کبھی بھی نہیں

شاید فرشے کے لئے یہ ساری دنیا ہی ظالم تھی

فرشتے گھر کے پچھلے حصے میں کھڑی تھی سٹور روم کے پاس وہ گھر کا پچھلا حصہ تھا جہاں کوئی بھی آتا جاتا نہیں تھا اس نے جب دل کھول کر رونا ہوتا تھا وہ وہاں آجاتی تھی

بیمار ہوئی تھی مری نہیں تھی۔۔۔۔۔۔!!! زہر آلودہ جملے اسکے دل کو چیر رہے تھے

وہ وہی نیچے بیٹھ گئی آنکھوں سے آنسو بے دردی کے ساتھ نکل رہے تھے ہونٹوں پر ہاتھ مظبوطی سے جذب تھے یوہی ہی کچھ وقت روتے روتے گزر گیا

پھر ہمشہ کی طرح فرشتے اٹھی آنسو صاف کیے اور آہستہ آہستہ گھر کی طرف گئی آس پاس دیکھا کوئی نظر نہیں آیا اور پھر چھت کی طرف چل پڑی سڑھیاں چڑتی ہوئی اوپر آئی جسم میں کمزوری تھی جسم جیسے کچھ پل کی نیند مانگ رہا تھا وہ سونا چاہتی تھی شاید ہمشہ کے لئے

اس نے آپنے چارپائی پر تکیا نہیں ایک چادر جو وہ اپنے سر کے نیچے رکھتی تھی اسے اٹھایا اس چادر کے نیچے ایک کانچ کی چھوٹی سی بوتل پڑی ہوئی تھی وہ اٹھائی اس میں سے ایک ساتھ تین چار گولیاں منہ کے اندر رکھ لی اور بوتل واپس وہاں رکھ دی وہ شاید نیند کی گولیاں تھی جب اسے سونا ہوتا تھا تو وہ یاد نیا سے کچھ پل کے لئے دور جانا ہوتا تھا تو وہ کھا لیتی تھی تھوڑی دیر بعد اسکے قدم لڑکھڑائے اور چارپائی پر بے سود لیٹ گئی اور نیند کی گہری وادیوں میں اتر گئی

****

دو دن بعد:-

لیکن۔۔۔۔۔۔۔

فرشے نے کچھ کہنا چاہا

چپ ایک دم چپ جیسا کہہ رہی ہوں ویسا کرو۔۔۔۔۔۔!!!! مہتاب نے اسے ڈانٹا

آج تمہارا پیپر ہے فرشے جیسے تمھیں ہر حال میں دینا ہے یہ میرے کپڑے پہنو اور اپنے اتار کر مجھے دو آج سارا دن میں حویلی میں فرشے ارسلان بن کر رہوں گی چہرے پر نقاب ہو گا اور آنکھوں میں یا گرین لینز لگا لو گئی سمجھی میری بات کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!! مہتاب نے پوری بات کہی

نئی مہتاب اس میں بہت خطرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!! فرشے کو واقعی ہی ڈر لگ رہا تھا

ارے میری پاگل فری کوئی خطرہ نہیں ہے مہتاب چوہدری تمہارے ساتھ ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! مہتاب نے اسے اپنے کپڑے دیا

جو فرشے نے کچھ سوچتے ہوئے پکڑ لئے اور باتھ روم میں بند ہو گئی کچھ سیکنڈ کے بعد وہ باہر آئی

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔!!!! مہتاب نے مسکراتے ہوئے اسکی تعریف کی فرشے ہلکہ سا مسکرادی

اچھا جیسے جیسے میں کہوں ویسے ویسے کرتی جانا۔۔۔۔۔!!!!! مہتاب نے اسکے اوپر اچھے سے چادر دی جیسے خود وہ لیتی تھی اسکا چہرہ اچھے طریقے سے ڈھانپا

ہمم اب بلکل بھی نہیں پتا چل رہا کے تم ہو کے میں۔۔۔۔۔۔!!!!! مہتاب نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا

یہ پکڑو انٹری کارڈ اور کچھ پیسے میری جان اچھے سے پیپر دینا۔۔۔۔۔۔!!!!! مہتاب نے کچھ پیسے اسے دیے

نئ پیسے نئ۔۔۔۔۔۔۔

فرشے پیپر دینے جا رہی ہو کبھی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے اور فکر نہیں کرو جب تم ڈاکٹر بنو گئی تو تب لے لو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!! مہتاب نے اسے ایک آنکھ ونک کی فرشے نے سر ہلا دیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آب جاؤڈرئیور چھوڑدے گا۔۔۔۔۔۔!!!!!مہتاب نے کہا لیکن تمہارا پیپر۔۔۔۔۔۔

!!!!فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

میں پھر دے دوں گئی تمہارا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔!!!!مہتاب اسکا ہاتھ پکڑ کر دار وازہ تک لے آئی

وہ کمرے سے نکلی مہتاب واپس آ گئی تا کہ اسکے کپڑے پہن سکے فرشتے چلتی ہوئی کمرے سے تھوڑا دور آئی

مہتاب میں تمھیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔!!!!اس آواز نے اسکے قدم جکڑے تھے وہ کھڑی ہو گئی دابیر چلتا ہوا اسکے پاس آیا تیاری کیسی ہے۔۔۔۔۔؟؟دابیر نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا فرشتے نے ہمت کر کے سر ہلا دیا لیکن نظریں ایک سائیڈ پر ہی رکھی

دابیر۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!جب ایک اور آواز فرشتے کی سماعتوں سے ٹکرائی جسم حولے حولے کانپنے لگ گیا

یہ آواز عالیار چوہدری کی تھی

مہتاب کو میں چھوڑ دوں گا تم ابا حضور کے طرف جاؤ انکو تم سے کام ہے۔۔۔۔۔۔!!!!

عالیار کی اس بات پر فرشے کی روح فنا ہو گئی اسے دابیر کے ساتھ جانا منظور تھا لیکن اس کے ساتھ کبھی بھی نہیں

وہ بلکل ویسے ہی نظریں جھکائیں کھڑی تھی

ہمم جاؤ اور۔۔۔۔۔۔

ابھی عالیار کچھ کہتا جب نظر اس جگہ پر پڑی جہاں فرشے کھڑی تھی آب وہاں کوئی نہیں تھا

یہ کہاں گئی۔۔۔۔؟؟ دابیر اور عالیار نے اپنے آس پاس دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا

دابیر تو دیکھتا وہاں سے چلا گیا عالیار نے اپنے آرد گرد دیکھا لیکن وہاں اسکے علاوہ کوئی دوسرا نہیں تھا اتنے میں اسکے موبائل پر رینگ ہوئی وہ فون اٹھاتا ایک سائیڈ پر چلا گیا

بچ گئے آج تو۔۔۔۔۔۔۔!!!! مہتاب نے گہری سانس لی فرشے نے پیچھے موڑ کر دیکھا جہاں عالیار اسکی طرف پیٹ کر کے کھڑا فون پر بات کر رہا تھا

(جب دابیر اور عالیار آپس میں باتیں کر رہے تھے تب مہتاب فرشے کا بازوں پکڑتی ایک سائیڈ لے گئی تھی)

آب پیچھے کے دار وازے سے نکل جاؤ میں یہی کھڑی ہوں۔۔۔۔۔۔!!!!!!! مہتاب نے کہا

ہمم۔۔۔۔۔!!!! فرشے وہاں سے چلی گئی

وقت کافی گزر گیا مہتاب کو بھی بہت مشکل پیش ہوئی حویلی والوں کے سامنے آب دوپہر کے 2 بجنے والے تھے مہتاب کی نظریں بار بار دار وازہ کی طرف جا رہی تھی اور کچھ ٹائم بعد اسے گاڑی کی آواز سنائی دی

شکر۔۔۔۔!!!! ایک گہری سانس لی اور حویلی والوں کی نظروں سے بچتی ہوئی وہ پچھلے دار وازے کی طرف بڑھی

کیسا ہوا پیپر۔۔۔۔۔؟؟؟؟ مہتاب نے جاتے ہی پوچھا

بہت بہت بہت اچھا۔۔۔۔۔!!!!! فرشے زور سے اسکے گلے لگ گئی

اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔۔!!!! مہتاب بھی مسکرادی

اسے کئی دن گزر گئے فرشتے کے پیپر ختم ہو گئے

مجھے بے صبری تمہارے رزلٹ کا انتظار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!! مہتاب سیب کھاتے ہوئے بولی

ایک بات پوچھوں مہتاب۔۔۔۔۔۔۔!!!! فرشتے بھی اسکے پاس بیٹھی تھی

ہم ایک کیا دو پوچھوں۔۔۔۔۔۔!!!! مہتاب اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

تم یہ سب میرے لیے کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟ فرشتے نے سوچتے ہوئے پوچھا

کیوں کہ تم میری دوست ہو۔۔۔۔۔۔۔!!!! مہتاب کی طرف سے سیدھا سا جواب آیا تھا

دوست۔۔۔۔ نئی مہتاب پھر بھی بتاؤ نہ کے تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

"دوست..."۔۔۔۔۔۔!!! فرشتے نے لفظ کو دہرایا،

جیسے اس کے معنی سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"نہیں مہتاب... صرف دوست ہونے سے کوئی اتنا نہیں کرتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر بھی بتاؤ نا تم یہ سب میرے لیے کیوں کر رہی ہو؟"

مہتاب مسکرائی

کیوں کہ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!! مہتاب نے نرمی سے کہا

کس سے۔۔۔۔۔۔؟؟ فرشے نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

اللّٰہ سے۔۔۔۔ کہی مجھ سے اسکے بندوں پر ظلم نہ جائے۔۔۔۔۔۔!!!! آواز میں خوف تھا

فرشے اسے دیکھے بغیر نہ رہ سکی

اور تم جانتی ہوں قسم خدا کی میں نے تمھیں ہمشہ اپنا ایک بہترین دوست مانا اور دوستی کا لفظ کسی مقصد کا محتاج نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! مہتاب نے مسکراتے ہوئے کہا

فرشے بس اسے دیکھ رہی تھی

مہتاب بی بی بیگم صاحبہ فرشے کو بولا رہی ہے۔۔۔۔۔!!!! جب اپنے پاس سے یہ آواز سنائی دی

فرشے مہتاب کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی وہ ملازمہ بھی فرشے کے پیچھے ہی چل دی مہتاب اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

بیگم صاحبہ چھوٹے صاحب کر کمرے میں ہے۔۔۔۔۔۔!!!!!جب ملازمہ نے اس سے کہا

فرشے روک گئی

لیکن.....وہاں کیوں۔۔۔۔؟؟؟فرشے کی آواز لڑکھڑائی

انہوں نے آپ سے چھوٹے صاحب کا کمرہ صاف کروانا ہے۔۔۔۔۔!!!!!ملازمہ نے کہا

صبح کر دوں گئی ابھی میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔!!!!!ایک آخری امید سے کہا

یہ تو تم بیگم صاحبہ سے ہی کہنا۔۔۔۔!!!!ملازمہ نے کہا

فرشے نے پیچھے موڑ کر دیکھا جہاں وہ اور مہتاب بیٹھی ہوئی تھی لیکن آب وہاں مہتاب نہیں تھی دل خوف سے کانپ رہا تھا آہستہ آہستہ قدم لیتی دابیر کے کمرے میں آگئی آہستہ آہستہ رات ہو رہی تھی دار وازے کو ہاتھ لگایا تو وہ خود باخود کھل گیا اس نے پیچھے موڑ کر دیکھا وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملازمہ وہی کھڑی تھی جو فرشے کے لئے تسلی کا باعث تھی وہ اندر داخل ہوئی جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی دار وازہ باہر سے بند ہو گیا اسکا دل تھم گیا جیسے اندر کچھ دھڑک ہی نہ رہا ہو

بانو باجی۔۔۔۔۔

فرشے نے آواز لگائی لیکن دابیر کے ہاتھوں نے اسکے آواز کو ہلق میں ہی دبا دیا

اسے کہتے ہے دابیر چوہدری مس فرشے ارسلان۔۔۔۔۔۔۔!!!!!دابیر نے اسکا روخ اپنی طرف کیا

فرشے سانس روکے کھڑی تھی

دابیر.... مجھ..ے جانے....دوں۔۔۔۔۔!!!!!فرشے نے ہاتھ جوڑے تھے اسکے سامنے

آ..ہاں۔۔۔اسے کیسے۔۔۔۔۔!!!!!دابیر نے اسکا ہاتھ پکڑا

کون کہے گا کے تم ایک کوٹھے پر پالی بڑی ہو۔۔۔۔۔۔!!!!دابیر نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا

فرشے خود میں سمت گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھے جانے دوں خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔۔!!!!فرشتے نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا جس پر گرفت مظبوط تھی

اتنی مشکل سے ہاتھ لگی ہو کیسے جانے دوں۔۔۔۔۔۔!!!!دابیر کہتے ہوئے ہنسا تھا فرشتے کی سیسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی وہ رو ہی سکتی تھی جو اسے آتا تھا

چپ ایک دم چپ۔۔۔۔۔۔!!!!!!دابیر نے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی سیسیکوں کو اندر ہی دبا دیا جیسے رونے کا حق بھی اس سے چھین لیا گیا ہو

اتنے میں کمرے کا دار وازہ کھولا اور گلنار بیگم اندر داخل ہوئی دیکھو فرشتے میں تمہاری بات نہیں مان سکتا پلیز۔۔۔۔۔!!!!!اور یہاں فرشتے حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔۔!!!!!گلنار بیگم انکی طرف آئی مورے آپ۔۔۔۔؟؟دابیر نا سمجھی سے گلنار بیگم کی طرف بڑھا فرشتے وہی بت بنی کھڑی تھی

میں نے پوچھا کیا ہو رہا تھا یہاں پر۔۔۔۔۔۔۔!!!!اتنے میں گلزار اور حویلی کے باقی لوگ بھی کمرے میں آ گئے سوائے مہتاب اور عالیار کے

بیگم صاحبہ یہ۔۔۔۔۔۔

مورے یہ میرے کمرے میں آئی اور مجھ سے کہتی اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو یہ ابا حضور کو بتادیں گئی کہ میں نے کل شراب *پی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!دابیر معصومیت بھرے انداز میں بولا

فرشے شوکڈ کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی

کون سی بات۔۔۔۔۔۔۔!!!!!گلزار نے پوچھا

یہ کہہ رہی تھی کہ۔۔۔۔مجھے کہتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!دابیر نظریں جھکا گیا گلزار نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا وہاں کھڑے باقی لوگوں کا بھی یہی ریکشن تھا گلنار بیگم چلتی ہوئی فرشے کی طرف آئی

نئ بیگم صاحبہ یہ جھو.....ٹ۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

جب ایک زوردار تھپڑ فرشے کے گال کی ذینت بنا تھا دابیر ایک سیکنڈ کے لئے حیران ہوا لیکن اگلے ہی پل وہ حیرانی مکار سی ہنسی میں بدل گئی فرشے اپنی جگہ پر سن کھڑی تھی اپنی گال پر ہاتھ رکھے

اتنا تو میں جانتی تھی کے تم جیسی کوٹھے پر پالی لڑکیوں کے چال ڈال یہی ہوتے ہے لیکن تم اس حد تک گر جاؤ گئی اس بات کا اندازہ مجھے نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!!! گلنار بیگم نے سختی سے اسے بازو سے پکڑا اور باہر کی طرف بڑھ گئی

ارسلان خان کو پیغام بھیجو۔۔۔۔۔!!!! اور جاتے جاتے ایک حکم صدر کر گئی فرشے کو لا کر حویلی کے ہال میں پٹک دیا گیا گلنار بیگم نے اسے پھینکنے والے انداز میں چھوڑا تو بے آختیار فرش پر گر گئی

نئی بیگم صاحب یہ جھوٹ بول رہے ہے۔۔۔۔۔۔!!!!! فرشے نے اپنے حق میں بولنا چاہا

بد چلن ایک تو اسی گھٹیاں حرکت کرتی ہو اور دوسرا میرے بیٹے کو جھوٹا کہتی ہو

۔۔۔۔۔۔!!!!!! گلنار بیگم نے اسے بالوں سے پکڑا تھا

اہ۔۔۔۔۔!!!! گرفت اتنی سخت تھی کے اسے اپنے سر میں ٹھیس اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی

آنے دیں تیرے باپ کو تجھ جیسے انسانوں کے بیچ نہیں بلکہ وہی کوٹھوں میں رہنے کے لئے پیدا ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!وہ پھنکاری تھی فرشتے تکلیف سے رو رہی تھی اور حویلی کے لوگ یہاں تک حویلی کی دیوارے یہ تماشا دیکھ رہی تھی

کچھ دیر بعد ارسلان خان حویلی میں موجود تھے انکو ساری بات بتائی گئی

نئ بابا یہ جھوٹ۔۔۔۔۔فرشتے کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھی جب ایک زوردار تھپڑ اور فرشتے منہ کے بل نیچے گری تھی

تو اسی دن سچ میں مر جاتی تو آج مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!ارسلان خان اسے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے حویلی سے لے گئے اور پیچھے کھڑے لوگ واپس اپنی دنیا میں مگن ہو گئے ایک زندگی برباد کر کے

دروازہ کھولو میں کہتی ہوں دروازہ کھولوں۔۔۔۔۔۔!!!!مہتاب زور زور سے اپنے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی شاید وہ باہر سے لوک تھا

باہر کیا ہو رہا ہے فرشے۔۔۔۔۔۔!!!! وہ مسلسل فرشے کو آوازیں دے رہی تھی جب اچانک اسکے کمرے کا دروازہ کھول گیا فرشے۔۔۔ فرشے کہاں۔۔۔؟؟ مہتاب نے اس ملازمہ سے پوچھا جس نے دروازہ کھولا تھا

جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔!!!! گلنار بیگم نے کہا مورے فرشے کہاں ہے ۔۔۔۔۔۔؟؟؟ مہتاب نے سختی سے کہا گلنار بیگم نے اسے ساری بات بتائی مہتاب حیرت سے انہوں سن رہی تھی

مورے اسے آپ نے بولیاں تھا۔۔۔۔۔!!!! مہتاب نے کہا میں نے کسی کو نہیں بولیاں تھا مہتاب آب تم چپ کر کے اندر جاؤ۔۔۔۔۔۔!!!! گلنار بیگم نے حکمیان انداز میں کہا

فرشے۔۔۔۔۔!!! جیسے ہی مہتاب وہاں سے جانے لگی گلنار بیگم نے اسے پکڑ کر دوبارہ کمرے میں بند کر دیا

مورے۔۔۔۔۔!!!! مہتاب کو کچھ سمجھ ہی نہ آیا

جب تک میں نہ کہوں یہ دار وازہ مت کھولنا۔۔۔۔۔۔!!!! وہ اس ملازمہ کو کہتی وہاں سے چلی گی مہتاب دار وازہ بجاتی رہی لیکن کسی نے دار وازہ نہیں کھولا

****

ار سلان صاحب نے اسے گھر اکر چھوڑا تھا ورنہ وہ پورے راستے اسے ہی اسے بالوں سے پکڑ کر لائے تھے

خان۔۔۔۔۔۔!!!! سریہ بیگم فرشے کی طرف بڑھی تھی

آب پتا نہیں کیا کیا ہو گا اس نے۔۔۔۔۔۔!!!! آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کی چھتیوں پر کھڑے تھے

منہ تو پہلے بھی کسی کو دیکھانے کے قابل نہیں تھے لیکن رہی سہی کثر آج پوری کر دی اس مانوس نے۔۔۔۔۔۔!!!! ار سلان خان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا فرشے کسی لاش کی طرح گھر کے در میان پڑی تھی

سریہ بیگم کو حیدر نے روک لیا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا آب ہم اسے لوگوں کے ساتھ رہے گئے جنکی بیٹیاں یوں کھولے عام بے شر میاں کرتی پھر رہی ہے ارسلان باہر اؤ۔۔۔۔۔۔!!!!! محلے کے کچھ آدمی اس وقت گھر کے باہر کھڑے تھے فرشے کا دل کسی ٹوٹے پتے کی طرح دھڑک رہا تھا

تم نے جیتے جی مار دیا ہم سب کو۔۔۔۔۔۔۔!!!!! باپ کم تھا جو بھائی بھی میدان میں اتر آیا تھا یہ آواز حیدر کی تھی

ارسلان باہر اؤ۔۔۔۔۔۔!!!!!! اتنے میں گھر کا دار وازہ زور زور سے بجنے لگ گیا

دل کر رہا ہے تمھیں آگ لگا دوں۔۔۔۔!!!!! ارسلان خان نے فرشے کی طرف دیکھا شور اتنا تھا کے ارسلان خان نے دار وازہ کھول دیا

ارسلان خان تم ہمارے گاؤں میں نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔!!!! وہ لوگ ایک ساتھ بولے تھے

میری۔۔۔۔۔۔

یا تو اس لڑکی کو یہاں سے نکال دوں یا تم خود اپنے پورے کنبے کو لے کر یہاں سے چلے جاؤں ۔۔۔۔۔۔!!!! ایک فیصلہ تھا جو سنا دیا گیا تھا

فرشے اپنے باپ کا اگلا قدم جانتی تھی کیا مطلب اسکی یہ چھت بھی چھن جانے والی تھی

ارسلان خان بے رحمی کے ساتھ فرشے کی طرف بڑھے اور اسے بازوں سے پکڑ کر اپنے گھر سے نکال دیا کچھ سیکنڈ کچھ پل کچھ لمحہ وہ سب کچھ روک گیا ہو کیا مطلب اسکی یہ چھت بھی چھن گئی تھی فرشے گاؤں والوں کے بیچ کھڑی تھی

بابا۔۔۔۔۔!!! وہ دار وازے کی طرف بڑھی جو اسکے منہ پر بند کر دیا گیا

آج کے بعد یہ ہمارے لئے مر گئی۔۔۔۔۔!!!!! ارسلان خان کہتے وہاں سے چلے گئے

فرشے۔۔۔۔۔۔!!!!! سر یہ بیگم وہی نیچے بیٹھ گئی

بابارات بہت ہے دار وازہ کھول دیں۔۔۔۔۔۔!!!!!! اس نے بہت نرمی سے کہا شاید دار وازہ کھل جائے لوگ اس کی طرف دیکھتے اور ہستے ہوئے وہاں سے چلے گئے

بابا ٹھنڈ بھی ہے بہت زیادہ ہے۔۔۔۔۔!!!!! آواز میں بھاری پن تھا

مورے آپ سن رہی ہے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔!!!!!! وہ دار وازے کے ساتھ لگی بیٹھی تھی کوئی حرکت نہیں وہ یوں لاوارثوں کی طرح اپنے گھر کی چوکٹ پر بیٹھی تھی

بابا میں کہاں جاؤں گئی۔۔۔۔۔۔۔؟؟آنکھوں سے آنسو نکل کر بے مول ہو جاتے

ایک رات کی مہلت دے دیں صبح چلی جاؤ گئی۔۔۔۔۔۔!!!!وہ اپنے باپ کے گھر رہنے کی مہلت مانگ رہی تھی

وہ یوں ہی بیٹھی رہی لیکن کسی کو اس پے رحم نہیں آیا جب اچانک دار وازہ کھولا اور جیسے فرشتے کے جسم میں روح واپس آئی ہو وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی

روپا۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!دار وازے پر روپا کھڑی تھی

مجھے پتا تھا کے تم ضرور اؤ گئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!!فرشتے نے اگے بڑھ کر اسکے گلے لگنا چاہا جب اس نے اپنے قدم پیچھے لے لئے فرشتے روک گئی اور اسکی طرف دیکھنے لگی

دیکھوں ایک تو رات بہت ہے دوسرا تمہارا یہ شور میری نیند خراب کر رہا ہے یا تو چپ کر جاؤ یا یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!!اسکے یہ الفاظ تیر کی طرح اسکے دل پر لگے تھے وہ اسکی بہن تھی

"بہن" بہنیں تو اسی نہیں ہوتی

بہتر ہے یہاں سے چلی جاؤ کسی کو تمہاری ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔!!!!!جب روپا کے پیچھے سے نرمین کی آواز سنائی دی اور آج کے بعد یہاں نظر مت آنا۔۔۔۔۔۔!!!!!یہ الفاظ اور دار وازہ بند ہو گیا وہ ویسے ہی کھڑی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کے واقعی یہ دنیا اتنی ظالم ہے وہ بے جان سے قدموں کے ساتھ وہاں سے آگے بڑھ گئی کیوں کہ اسکا آب یہاں کچھ بھی نہیں تھا تھا تو پہلے بھی کچھ نہیں لیکن خود کو جھوٹی تسلیاں دیتی آرہی تھی جو آج ٹوٹ گئی تھی وہ سڑک پر بلکل اکیلے چل رہی تھی پاؤں میں جوتی تک نہیں تھی وہ شاید حویلی ہی رہ گئی تھی یا پھر جب ارسلان صاحب اسے گھسیٹتے ہوئے گھر لائے تو کہی باہر ہی رہ گئی وہ سنسان سڑک پر چل رہی تھی نہ اگے کوئی نہ پیچھے کوئی اسے سننے والا نہیں تھا کوئی بھی تو نہیں تھا

فیض احمد فیض نے کہا تھا:-

کوئی میری بات کیوں سنے گا؟

کوئی میرے ساتھ کیوں چلے گا؟

میں ایک پل ہوں....اور....جب یہ پل بھی گزر چک گا

تو کوئی مجھے یاد کیوں کریں گا؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اندھیرا اس کے ہر قدم کو لپیٹ رہا تھا۔

ارے سنو چھوٹے صاحب کی کمرے میں گئی تھی ہمارے ساتھ بھی آجاؤ

۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!ابھی کچھ باقی تھا جو یہ آوازیں بھی سننے کو ملی اس نے پیچھے دیکھا جہاں تین لڑکے کوئی بائیس سال عمر تھی اسکے پیچھے کھڑے تھے وہ الٹے قدم آگے کی طرف بھاگی تھی

یہ کیا بات ہوئی اس کے کمرے میں جاسکتی ہوں ہمارے ساتھ نہیں آسکتی ہاہاہاہا

۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!! پیچھے انکی باتیں اور قہقہے رہ گئے وہ سڑک پر بھاگ رہی تھی کہاں جانا تھا وہ نہیں جانتی تھی بس وہ بھاگ رہی تھی اسے ہی سڑک پر بھاگتی رہی ہر طرف اندھیرا تھا بلکل خاموشی آواز صرف اسکے بھاگنے کی تھی وہ بھاگتے بھاگتے بہت دور نکل آئی جب وہ اس اندھیرے میں ایک گاڑی سے ٹکرائی وہ اس گاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے ہوئے بچی تھی وہ گاڑی ایک دم روک گئی

آئے لڑکی مرنا ہے تو کہی اور جاکر مر۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!جب اس گاڑی سے ایک ساتھ چار عورتیں باہر نکلی فرشتے نے خود کو سمبھالتے ہوئے انکی طرف دیکھا

بھاری بھاری سا میک اپ ہاتھ چوڑیوں سے بھرے پڑے تھے انکو دیکھ اسے بے آختیار اپنی پھوپھو شمو یاد آئی تھی وہ دو تین قدم دور ہوئی

ارے روکوں۔۔۔!!!! جب گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا ان جیسی ہی ایک عورت باہر آئی آنکھوں میں کالا چشمہ لگایا ہوا تھا چہرے پر حد سے زیادہ میک اپ تھا ہاتھوں کی انگلیوں میں رنگ برنگ انگوٹھیاں ناخنوں پر نیل پولیش وہ چلتی ہوئی ان عورتوں کے درمیان میں اکر کھڑی ہو گئی

ارے شمّو تو کیوں باہر نکلی آئی ہم دیکھ لیتے اسے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! مینا نامی عورت نے کہا

شمّو نام پر فرشے کی دل کی دھڑکنے تیز ہوئی

خاک دیکھ لیتی تم لوگ دیکھ نہیں رہی وہ کتنا روئی ہوئی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! وہ شمّو چلتی ہوئی فرشے کی طرف آئی

فرشے اس سے دور ہوتی گئی

ارے بیٹا ڈرو نہیں۔۔۔۔۔۔!!!! شمو وہی روک گئی پیچھے موڑ کر اشارہ کیا تو رانی نامی عورت گاڑی کی طرف بڑھی ایک پانی کی بوتل لا کر شمو کو پکڑا دی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ لولاڈو پانی پی لو اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔!!!!! شمو نے پانی کی بوتل فرشے کی طرف بڑھادی

فرشے نے وہ پانی کی بوتل جلدی سے پکڑلی اور ایک سانس میں وہ پانی کی بوتل ختم کر گئی وہ

چاروں اس کی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھی بوتل بڑی تھی جیسے وہ ختم کر چکی تھی

کیسا لگ رہا چندہ۔۔۔۔۔؟؟ شمو نے اسکے ہاتھ سے وہ خالی بوتل لی فرشے تو بس انکی طرف

دیکھ رہی تھی

گھبراؤ نہیں شمو باجی کو جب کسی کا نام نہیں آتا تو وہ اسے ہی ناموں سے پکارتی ہے

۔۔۔۔۔۔!!!! آب یہ گڈی نامی لڑکی کی آواز تھی

یہ میری جوتی پہن لو زمین بہت ٹھنڈی ہے۔۔۔۔!!!! شمو نے اپنے جوتے اتار کر فرشے

کے پاؤں کے پاس رکھ دیے فرشے نے وہ جوتے پہن لئے اسکے پاؤں برف بنے پڑے تھے

آب بتاؤ کے اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو گڑیا۔۔۔۔۔۔!!!! شمو نے پوچھا

میرا نام فرشے ہے۔۔۔۔!!!!! فرشے نے اپنا نام بتانا مناسب سمجھا

ماشاءاللہ فرشے کتنا پیارا نام ہے۔۔۔۔۔!!!!! مینا نے کہا

آب بتاؤ کے یہاں کیا کر رہی ہو کتنی رات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔!!!!! گڈی نے پوچھا

بابا نے گھر سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔۔!!!!! فرشے زخمی سا مسکرائی کیا۔۔۔۔۔۔؟؟ انہوں نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا

بابا نے ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔!!!!! فرشے رو دی وہ چاروں پریشان ہوئی تھی

اچھا اچھا چپ کر وادھر بیٹھو۔۔۔۔۔۔!!!!! شمو نے پاس پڑا پتھر ہاتھ سے صاف کیا اور گڈی نے اسے پتھر پر بیٹھایا وہ بیٹھ گئی آب بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔۔!!!!! شمو اسکے پاس نیچے ہی بیٹھ گئی اور وہ تینوں پیچھے کھڑی تھی

فرشے نے ہچکیوں میں انکو سب کچھ بتایا

تم شمو باجی کی بھتیجی ہو۔۔۔۔۔!!!!! رانی نے حیرت سے پوچھا ہاں۔۔۔۔۔!!!!! فرشے نے سر ہلایا

مطلب تم فرشے ارسلان ہو۔۔۔۔۔!!!!! شمو نے پوچھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہمم۔۔۔۔!!!!فرشے نے زور سے سر ہلایا

یاد ہے تم نے دس سال ہمارے ساتھ گزارے تھے۔۔۔۔۔!!!!مینا بھی اسکے پاس بیٹھ گئی

فرشے بس انکو دیکھ رہی تھی

شمو باجی کے جانے کے بعد ہماری شمو یہ ہے آب۔۔۔!!!!رانی نے شمو کی طرف دیکھ کر کہافرشے نے شمو کی طرف دیکھا

آب کہاں جاؤ گئی۔۔۔؟؟؟شمو نے نرمی سے پوچھا

پتا نہیں۔۔۔۔۔!!!!!فرشے کندھے اچکا گئی

ہمارے ساتھ چلو گئی۔۔۔۔؟؟مینا نے کہافرشے نے اسکی طرف دیکھا

فکر نہیں کرو تم ہمارے ساتھ محفوظ رہو گئی۔۔۔۔!!!!شمو نے کہافرشے ایک گہری سوچ میں چلی گئی

پھر جانا چاہوں تو چلی جانا لیکن رات کافی گہری ہو گئی ہے۔۔۔۔!!!!شمو نے نرمی سے کہا

فرشے کچھ سوچتی ہوئی انکی گاڑی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی وہ بھی گاڑی کی طرف بڑھی شمو نے گاڑی کا دار وازہ کھولا تو فرشے اندر بیٹھ گئی خود کو اپنے رب کے سپرد کر دیا اور وہ گاڑی وہاں سے چلی گئی

ویسے ہم نوشہرہ رہتے ہے۔۔۔۔۔!!!!!رانی نے کہا گاڑی میں خاموشی چھا گئی

کوئی دو گھنٹے کے بعد نوشہرہ کر راستے میں آئے

رات آہستہ آہستہ نوشہرہ پر گہری ہو رہی تھی۔

سڑک کے کنارے لگے بلبوں کی زرد روشنی تاریکی سے ہلکی سی جنگ کر رہی تھی۔

دور کہیں دریائے کابل کی مدھم سی سرگوشی سنائی دیتی تھی،

جیسے رات کے سناٹے میں کوئی پرانی کہانی دہرا رہا ہو۔

ٹھنڈی ہوا میں مٹی اور پانی کی ملی جلی خوشبو تھی،

جو دل کو عجیب سا سکون دیتی تھی۔

کبھی کبھار کوئی گاڑی گزرتی تو اس کی ہیڈ لائٹس چند لمحوں کے لیے سڑک کو جگمگا دیتیں، پھر سب کچھ دوبارہ خاموشی میں ڈوب جاتا۔

آسمان پر بکھرے ستارے، اور ان کے بیچ چاند — جیسے نوشہرہ کی رات کا خاموش نگہبان ہو۔

کوئی بیس منٹ کے بعد گاڑی ایک جگہ پر روکی وہ چاروں گاڑی سے اتری فرشے بھی اتر گئی

انکے سامنے ایک بڑا سا گھر تھا فرشے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

شمو باجی اج ملکوں کے ہاں شادی ہے محفل کے لئے آجانا۔۔۔۔!!!!! پاس سے گزرتی ہوئی کچھ عورتوں نے کہا فرشے نے شمو کی طرف دیکھا

یہ تو ہمارا کام ہے۔۔۔۔۔!!! شمو نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ یہ بات جانتی تھی

آجاؤ۔۔۔۔۔!!! وہ اندر کی طرف بڑھ گئی دروازہ کھولا وہ گھر نہ زیادہ بڑھا تھا نہ زیادہ چھوٹا اتنا تھا کے وہاں آسانی سے رہا جا سکتا تھا صاف ستھرا وہ اندر داخل ہوئی

گھبراؤ نئ۔۔۔۔!!! گڈی نے اسے پر سکون کرنا چاہا فرشے ہلکا سا مسکرا دی تین کمرے تھے جن میں ایک کچن تھا اور دو دوسرے کمرے ایک برامدہ تھا جس میں ایک چارپائی رکھی

ہوئی تھی جس پر سلیقے کے ساتھ چادر اور تکیہ لگایا گیا تھا ایک طرف سڑھیاں تھی جو چھت کو جاتی تھی

جاؤ کچھ کھانے کے لیے لے کر اؤ۔۔۔۔!!!! شمو نے کہا رانی اور منیا کچن کی طرف چلی گئی

آجاؤ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔!!!! فرشے ابھی بھی برامدے کے باہر ہی کھڑی تھی شمو نے نرمی سے کہا تو فرشے اندر آگئی بیٹھ جاؤ۔۔۔۔!!!!!! وہ یوں ہی کھڑی رہی جب شمو نے پھر کہا

تو وہ چارپائی کی ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی اور شمو بھی کچن کی طرف چلی گئی کچھ دیر اسے ہی خاموشی رہی جب رانی اور گڈی نے کھانے کے لئے ایک مناسب سا میز چارپائی کے سامنے رکھا اور دو تین پکوان اس میز پر رکھ دیے جس میں روٹی سلن کھیر اور پکوڑے بھی تھے

ویسے تو اس وقت ہمارے گھر میں ایک پکوان ہی بنتا ہے لیکن تم آج ہمارے گھر مہمان ہو تو یہ سب تمہارے لئے۔۔۔۔۔!!!! شمو چارپائی کی ایک دوسری طرف بیٹھ گئی

آج بھی ایک بنا لیتے بہت تھا۔۔۔۔۔!!!! فرشے کو برا لگ رہا تھا اسکی وجہ سے انکو اتنی محنت کرنی پڑی اور اوپر سے خرچہ

چاہے ہم جیسے بھی ہے مہمان نوازی دل کھول کر کرتے ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!!رانی نے کہا

فرشے چپ رہی رانی مینا اور گڈی نے اپنی اپنی پلیٹ میں روٹی رکھی اور سلن ڈالا اور کھانے لگ گئی شمو نے فرشے کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلا اور دو روٹیاں نکال کر اسکی پلیٹ میں رکھی کافی مقدار میں اسکی پلیٹ میں سلن ڈالا

بسمہ اللہ کرو محترمہ۔۔۔۔۔۔!!!!!شمو نے رسمی کہا

فرشے کی آنکھیں نم ہو گئ

آخری بار کس نے اس سے کھانے کا پوچھا تھا کس نے اسکی پلیٹ میں اسے کھانا لگایا تھا اسے یاد نہیں وہ اسے کھانے کی میز پر بیٹھی ہوتی تھی تو کسی کو پتا بھی نہیں ہوتا تھا

آب تم چاہتی ہے کہ شمو اپنے ہاتھوں سے کھلائے۔۔۔۔۔۔!!!!!شمو نے پلیٹ اس کے اگے کی

فرشے نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ لقمہ توڑا اور منہ میں رکھا اور جیسے ہی وہ لقمہ ہلق میں اترا تو سکون کا احساس ہوا اسکا پیٹ بلکل خالی تھا اس نے اگلے پانچ منٹ میں دو روٹیاں ختم کر دی شمو نے ایک روٹی اٹھا کر اور اسکی پلیٹ میں رکھ دی وہ رکھ رہی تھی اور فرشے سکون سے کھا رہی

تھی رانی، گڈی اور مینا آنکھیں کھولے فرشے کو دیکھ رہی تھی وہ تقریبا پانچ روٹیاں کھا چکی تھی الحمد للہ۔۔۔۔۔!!!!فرشے نے پانی پیا اور ان کی طرف دیکھا شمو نے اسکی پلیٹ میں کھیر ڈالی پھر کیا تھا فرشے نے اس کھیر کے ساتھ بھی انصاف کیا تھا یہاں تک کے جو اس برتن میں کھیر تھی وہ فرشے نے ہی کھائی تھی

پکوڑے۔۔۔۔۔!!!!رانی نے پکوڑوں کی طرف اشارہ کیا فرشے نے پکوڑوں کی طرف دیکھا شمو نے وہ پکوڑوں والا برتن فرشے کے اگے رکھ دیا اگر وہ روٹی اور کھیر کے ساتھ انصاف کر سکتی تھی تو پکوڑوں پیچھے کیوں رہتے ایک ایک کر کے پکوڑے ختم کر گئی شمو نے پانی کے ذریعے اسکے ہاتھ دھلوائے

کھانا بہت مزے کا تھا۔۔۔۔۔!!!!بلآخر بات تعریف تک پہنچ ہی گئی

ہاں وہ تو لگ ہی رہا ہے۔۔۔۔۔!!!!مینا نے برتنوں کی طرف دیکھا جو خالی پڑے ہوئے تھے اور رونی سی آواز میں کہا

فرشے بس ہلکا سا مسکرا دی

Clubb of Quality Content

آب نیند آرہی ہو گئی۔۔۔۔۔۔!!!! شمو نے ان تینوں کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی فرشے نے سر ہلا دیا شمو چارپائی سے اٹھ گئی اور فرشے کا چہرہ مرجھا گیا کیا پھر اسے ٹھنڈ میں سونا پڑے گا فرشے نے اپنی چپل اتاری اور چارپائی پر بیٹھ گئی تم اتنی ٹھنڈ میں

باہر سردی میں سو گئی۔۔۔۔۔۔!!!! گڈی نے نا سمجھی اسکی طرف دیکھا

میرے لئے آخر میں یہی جگہ بچتی ہے۔۔۔۔۔!!!! فرشے کہتی تلخی سے مسکرادی

تم اس وقت شمو باجی کے گھر پر ہو اور شمو باجی کے گھر آئیں مہمان بہت اونچا مقام رکھتے ہے ۔۔۔۔۔۔!!!! رانی نے ایک مان سے کہا

شمو نے ایک نظر رانی کو دیکھا اور پھر فرشے کو

اندر آجاؤ جہاں تم رہتی تھی وہاں آخری جگہ بچتی ہو گئی تمہارے لئے لیکن اس وقت جہاں تم بیٹھی ہو وہاں پہلی جگہ مہمانوں کو دی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔!!!!! شمو نے نہایت پر سکون انداز میں کہا وہ ایک کمرے میں داخل ہوئی جہاں ایک بیڈ تھا ایک طرف دو کرسیاں پڑی ہوئی تھی ایک میز پر ٹی وی پڑا ہوا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم یہاں سو جانا ہم دوسرے کمرے میں سو جائے گئی۔۔۔۔۔!!!! شمو نے کمرے میں ہلکی سی روشنی کر دی فرشے آہستہ سے چلتی ہوئی اس بیڈ کے پاس گئی وہ اس پر سونے والی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا اس نے پیچھے موڑ کر دیکھا دروازے کے پاس کوئی نہیں تھا

لوگ کیسے ان لوگوں سے خار کھاتے تھے یہ لوگ تو ادھورے ہو کر بھی مکمل تھے فرشے ہنس دی شاید لوگوں کی سوچ پر

اور آرام سے بیڈ پر لیٹ گئی جیسے ہی لیٹی جسم نے تھکن محسوس کی اور سکون کے لئے نیند کی وادیوں میں اتر گیا

رانی ان خالی برتنوں کے پاس آئی انگلی کے ذریعے پلیٹ سے کھیر لی

واقعی ہی مزے کی تھی۔۔۔۔۔!!!!! رانی اس کھیر کے خالی برتن کو ترسی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

اچھا برتن سمیت کر لیٹ جاؤ میں ذرا شادی والے گھر ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔۔!!!!! شمو نے کہا اور وہاں سے چلی گئی

کوئی صبح فجر کے وقت فرشے کی آنکھ کھولی کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی آس پاس دیکھا رات کی ساری کہانی کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگی جب اپنے اوپر اڑا ہوا کمبل دیکھا تو ایک سیکنڈ کے لئے حیران رہ گئی اتنا ملائم کمبل اسکے اوپر اسے یاد تھا کے رات کو بغیر کمبل کے سوئی تھی وہ آہستہ سے اٹھ کر باہر آئی

باہر ابھی بھی اندھیرا تھا جب بے دیہانی میں نظر چارپائی پر پڑی جس میں کوئی لیٹا ہوا تھا غور سے دیکھنے پر احساس ہوا کے وہ شمو تھی اوپر کمبل لئے وہ باہر برامدے میں سو رہی تھی فرشے کافی حیران ہوئی

تھوڑا سا آگے کی طرف گئی جہاں دوسرا کمرہ تھا اندر دیکھا رانی، گڈی اور مینا اس چھوٹے سے بیڈ پر لیٹیں ہوئیں تھیں فرشے کو بہت شرمندگی ہوئی اسکی وجہ سے ان چاروں کو اسے پریشان ہونا پڑا وہ پلٹی تو کسی جسم سے ٹکرائی تھی

آہہ۔۔۔۔!!! ہوا میں ایک ہلکی سی چیخ بلند ہوئی

کیا رے اتنی رات کو ادھر کیا رہی ہے۔۔۔۔۔۔!!!!! آواز شمو کی تھی فرشے نے اسکی طرف دیکھا اور سکھ کا سانس لیا

وہ.....وہ میں نماز پڑھنے اٹھی تھی۔۔۔۔۔!!!!فرشتے نے ہر بڑاتے ہوئے کہا

ہمم تو باتھ ادھر ہے کمرے میں نہیں۔۔۔۔۔!!!!!شمو نے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا

جی۔۔۔!!!!فرشتے اسے دیکھتی باتھ روم کی طرف چلی گئی شمو نے ایک نظر اسے دیکھا پھر

اندر کمرے میں داخل ہوئی ان تینوں پر کمبل اچھے سے سیٹ کیا اور آہستہ سے باہر آ گئی

یوں رات گزر گئی صبح کا وقت ہوا

ہوا میں ہلکی ہلکی نمی تھی شاید سردی کی ماحول پر سکون تھا شمو کے کچن سے برتنوں کی آوازیں

آ رہی تھی فرشتے آہستہ سے کچن میں داخل ہوئی

صبح بخیر۔۔۔۔۔!!!!رانی نے مسکراتے ہوئے کہا

صبح بخیر۔۔۔۔!!!فرشتے بھی ہلکا سا مسکرا دی

میں کچھ مدد کروں۔۔۔۔۔!!!!!فرشتے انکے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

ارے نئ نئ تم باہر جا کر صبح کی ہوا سے لطف اندوز ہو ہم کر لے گئے۔۔۔۔۔۔!!!!!گڈی

نرمی سے بولی

نئ میں کچھ مدد کروادیتی ہوں ورنہ میں باہر بور ہو جاؤ گئ۔۔۔۔!!!!فرشے باضد لہجے میں بولی

اچھا یہ چولھے پر چائے چڑھائی ہوئی ہے اسے دیکھ لو۔۔۔۔۔۔۔!!!!مینا نے کہا

فرشے چائے کی طرف چلی گئ

کچھ دیر خاموشی رہی پھر رانی آہستہ سر بولی

جانتی ہو فرشے ہم دو،دو، تین، تین سال کی تھی جب اس جگہ پر آئیں تھی شمو باجی

۔۔۔۔۔۔۔

رانی کچھ دیر رو کی اور ہلکہ سا مسکرائی فرشے اس کی طرف متوجہ تھی

شمو باجی نے ہم تینوں کو بلکل ایک ماں جیسا پیار کیا کبھی بھی کوٹھے کی اس گندگی میں نہیں جانے دیا۔۔۔۔۔۔۔!!!!اسکی بات گڈی نے مکمل کی

فرشے نے مسکراتے ہوئے ان تینوں کی طرف دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ چھت دی تین وقت کا کھانے کو دیا اور کبھی اف تک نہیں کیا۔۔۔۔۔۔!!!! مینا کا انداز کھویا ہوا تھا

ہمم سچ میں تم لوگوں شمو باجی بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔۔!!!!! فرشے کافی آپریس ہوئی تھی شمو سے

اور تمھیں ایسا کیوں لگا۔۔۔۔۔؟؟ گڈی نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

آج تک کبھی بھی کسی نے میرے لئے خود کا گرم بستر قربان نہیں کیا بلکے میرا بستر ہی مجھ سے چھین لیا گیا لیکن.....

فرشے کو رات کو وہ منظر یاد آیا جب شمو باہر سردی میں سو رہی تھی

لیکن تم لوگوں کی شمو باجی نے میرے لئے آپنا بستر قربان کر دیا اور ساری رات باہر سردی میں سوئی۔۔۔۔۔۔!!!! فرشے نظریں جھکا گئی آنکھیں نم ہو گئی

تم یہاں کیا کر رہی ہو رانوں۔۔۔۔۔۔؟؟ جب انکو اپنے پیچھے سے شمو کی آواز آئی انہوں نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا

فرشے نا سمجھی کے ساتھ اسکی طرف دیکھ رہی تھی

رانوں مطلب رانی.....رانی سے رانو۔۔۔۔!!!!!گڈی نے نا سمجھی کی وجہ سمجھ گئی تھی

تم باہر آجاؤاور تم لوگ جلدی سے ناشتہ بناؤ۔۔۔۔!!!!شمو فرشے کو لیتی باہر نکل گئی

تھوڑی دیر میں ناشتہ لگ گیا

آب آگے کیا کرنا ہے مطلب کیا سوچا ہے۔۔۔۔؟؟ناشتے کے دوران رانی نے پوچھا

فرشے کچھ سیکنڈ خاموش رہی پھر آہستہ سے بولی

نہیں جانتی کیا کروگئی جب تک میرا رزلٹ نہیں آجاتا میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔

!!!!!!فرشے کا لہجہ اداس سا تھا رزلٹ۔۔۔۔؟؟؟گڈی نے سوالیہ نظروں سے اسکی

طرف دیکھا میں نے کچھ دن پہلے آپنے آمتحان دیے تھے ڈاکٹر بننے کے لئے بس اسکا رزلٹ

آئے گا تب ہی میں کسی جاب کے بارے میں سوچوگئی۔۔۔۔۔۔!!!!!!

اچھا اچھا یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔۔۔۔!!!!وہ آپس میں باتیں کر رہی تھی اور شمو

صرف انکو سن رہی تھی

آپ بس مجھے کسی اچھے ہوٹل کا بتادیں۔۔۔۔۔!!!!فرشے نے ہاتھ دھوئے

کیوں۔۔۔۔۔۔۔؟؟مینا جلدی سے بولی

تاکہ میں وہاں رہ سکو۔۔۔۔۔!!!

پیسے ہے۔۔۔۔؟؟ان سب میں شمو پہلی بار بولی

فرشے نے کچھ سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا

تو ہوٹل ارسلان خان کا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟فرشے نے شمو کی طرف دیکھ پھر نہ میں سر ہلایا

اسکا مطلب جب تک کچھ ہو نہیں جاتا وہ تمہارا رزلٹ نہیں آجاتا تب تک تو شمو کے پاس رہو گئی۔۔۔۔۔۔۔!!!!شمو نے مصروف سے انداز میں کہا

لیکن۔۔۔۔۔

ناشتہ کرو۔۔۔۔!!!!فرشے نے کچھ کہنا چاہا لیکن شمو نے جیسے بات ختم کی ہو

فرشے چپ کر گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر ناشتہ اطمینان بھرے ماحول میں ہوا

****

ایک مہینہ آنکھ جھپکتے گزرا فرشے ان لوگوں کے پاس ہی رہی مجھے بہت فکر ہو رہی ہے ۔۔۔۔۔!!!!فرشے ہاتھ میں موبائل پکڑے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی

فکر کیوں کر رہی تمہارا رزلٹ اچھا ہی آئے گا لاڈو۔۔۔۔۔۔۔!!!!!شمو نے اسے پر سکون کرنا چاہا

10:00 بج گئے۔۔۔۔۔!!!رانی نے بلند آواز میں کہا فرشے کا دل زور وسے دھڑکا اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل جو شمو نے لے کر دیا تھا

موبائل کی طرف دیکھا کانپتے ہاتھوں کے ساتھ گوگل وبسیٹ کھولی اپنا رولنمبر ڈالا اور آنکھیں بند کر لی دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا پھر دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں کھولی اور آنکھیں اس رزلٹ کارڈ پر جم گئی

کیا ہوا۔۔۔۔۔!!!!!منیا نے پر جوشی کے ساتھ پوچھا

وہ۔۔۔۔98%ہے۔۔۔۔!!!!!وہ اٹھی اور بے آختیار شمو کے گلے لگ گئی وہ تینوں حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی شمو کا بھی کچھ یہی حال تھا

میں پاس ہو گئی۔۔۔۔۔!!!!فرشے شمو سے دور ہوئی

اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔!!!!وہ چاروں بھی بہت خوش تھیں

جاؤ رانی فریج سے مٹھائی کا ڈبہ لے کر اؤ۔۔۔۔۔!!!!شمو نے مسکراتے ہوئے کہا

جی۔۔۔۔!!!!پھر وہاں مٹھائی کھائی گئی

جانتی ہو پچھلے ایک مہینے سے شمو باجی کسی اچھے سے ہسپتال کا پتا کر رہی ہے تاکہ کے تم رزلٹ کے بعد وہاں نوکری کر سکو۔۔۔۔۔!!!!!گڈی نے کہا فرشے نے نم آنکھوں کے ساتھ شمو کی طرف دیکھا وہ اس عورت کا احسان کبھی نہیں اتار سکتی تھی کوئی فرشتہ ہی تھی اسکے لئے

شکریہ شمو باجی۔۔۔۔۔۔!!!!!وہ صرف یہی کہہ سکتی تھی اللہ خوش رکھے۔۔۔۔۔!!!!

شمو نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

وہ ہسپتال جو مجھے پسند آیا ہے وہ ایک جانامانا ہسپتال ہے وہاں کے ڈاکٹر بہت قابل اور مشہور ہے۔"ڈاکٹر احد مرزا"اور وہ ہسپتال اسلام آباد میں ہے جو یہاں سے تقریبا دو سے تین گھنٹے دور ہے

!!!!!!شمو نے تفصیل سے ساری بات بتائی

اتنی دور۔۔۔۔!!!!شمو کی سوچ کے تحت جواب آیا تھا

دور جاؤ گئی تو خود کی پہچان بناؤ گئی دور جاؤ گئی تو فرشے ارسلان سے "ڈاکٹر فرشے "بن پاؤ گئی ۔۔۔۔!!!!!شمو کی بات پر فرشے ایک گہری سوچ میں چلی گئی

فکر نہیں کرو ہم تمھیں چھوڑ دیں گئے وہاں۔۔۔۔!!!!شموا سکی پریشانی سمجھتی تھی

اور آپ لوگ۔۔۔۔۔؟؟

ہماری یہی دنیا ہے لاڈو رانی ہمیں یہی رہنا ہے۔۔۔۔!!!!!شمو نے گہری سانس لی اور پیچھے دیوار کے ساتھ ٹیک لگالی

اچھا صبح ہمیں نکلنا بھی ہے پریشان نہیں ہو۔۔۔۔!!!!رانی نے پیار سے اسکے بال سہی کیے

اور یوں صبح کا وہ وقت بھی آ گیا جو اسے ایک نئے سفر پر لے کر جا رہا تھا

****

وہ پانچوں اس وقت ہسپتال کی اس بڑی سی بلنڈینگ کے باہر کھڑی تھی اور بہت غور سے ہسپتال کو دیکھ رہی تھی

اور ہمارا سفر یہی ختم ہوا۔۔۔۔۔!!!!! شمو نے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور فرشے کی دیکھا

لیکن آپ لوگ اندر۔۔۔

ہم تمہارے ساتھ اندر جائے تو شاید تمھیں وہ ہماری وجہ سے نوکری نہ ملے اس لئے تم اندر جاؤ۔۔۔!!!!! گڈی نے اسکے کپڑوں کا بھگ اسکے پاس رکھا

پھر مجھے یہ نوکری چاہیے بھی نہیں جہاں آپ لوگوں کی عزت نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

فرشے وہاں سے پیچھے موڑ گئی

ارے میری ''مورکھوں کی مہارانی"۔۔۔۔!!!!! شمو نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکو

یہاں جذبات سے نہیں عقل سے کام لیا جاتا ہے اندر جاؤ اور اپنی پہچان بنا کر باہر نکلنا ۔۔۔۔۔۔!!!!شمو نے اسکا روخ واپس ہسپتال کی طرف کیا

اللہّ حافظ۔۔۔۔!!!!وہ چاروں وہاں سے پلٹ گئی فرشے بس انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی وہ گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی ہوا کی سپیڈ سے وہاں سے غائب ہو گئی فرشے اپنی نظریں ہسپتال کے اوپر لگے بڑے سے بورڈ پر جمالی جہاں لکھا ہوا تھا

"ڈاکٹر احد مرزا"

آس پاس کے لوگ کوئی آرہا تھا تو کوئی جارہا تھا سرگوشیاں ہو رہی تھی لیکن اسکی نظر اسی نام پر روکی ہوئی تھی ایک گہری سانس لی اور آہستہ آہستہ سے قدم اندر کی طرف لے لیے چلتی ہوئی کونٹر کے پاس گئی ایک پیپر نکال کر کونٹر پر کھڑی لڑکی کی طرف بڑھایا فرشے ارسلان ۔۔۔؟؟اس لڑکی نے فرشے کی طرف دیکھا

جی۔۔۔۔۔!!!فرشے نے سر ہلایا

“” you Should go to Dr. Ahad’s cabin.”

“His cabin is on the 3rd floor, on the lift side.”

آپ ڈاکٹر احد کے کیبن میں چلی جائے rd3 فلور سے لفٹ سائیڈ پر انکا کیبن ہے

۔۔۔۔۔!!!!اس لڑکی نے اس ڈکومنٹ پر کچھ لکھتے ہوئے فرشتے کی طرف بڑھا دیا فرشتے نے وہ پیپر لیا اور ایک گہری سانس لی اس وقت وہ تھرڈ فلور پر بلکل احد مرزا کے کیبن کے باہر کھڑی تھی دار وازے پر ایک بڑی سی تختی لگی ہوئی تھی جس پر لکھا ہوا تھا"ڈاکٹر احد مرزا"

وہ کچھ سیکنڈ یوں ہی کھڑی رہی اسکی سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا کہے گئ

کچھ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ دار وازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی اسکے سامنے چار ڈاکٹر موجود تھے جو ایک ساتھ اسے ہی دیکھ رہے تھے اندر شاید کوئی میٹنگ چل رہی تھی فرشتے جیسے ہی اندر داخل ہوئی ان سب نے ایک ساتھ دار وازے کی طرف دیکھا

فرشتے کچھ سیکنڈ گھبرا ہی گئی انکے اس طرح دیکھنے پر

کوئی کام تھا۔۔۔۔۔!!!!!یہ آواز ڈاکٹر حسام محمود کی تھی

وہ میں۔۔۔۔

ابھی میٹنگ چل رہی ہے بعد میں۔۔۔۔۔!!! یہ آواز ڈاکٹر آیاز ملک کی تھی فرشے کی نظریں کسی کو تلاش کر رہی تھی شاید

"ڈاکٹر احد مرزا"

مجھے ڈاکٹر....احد مرزا سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔!!!! فرشے بہت ساری ہمت جمع کی آپنے نام کی پکار پر احد جو سامنے لگے پروجیکٹر کی طرف چہرہ گھوما کر بیٹھا تھا کرسی گھوما کر اس سمیت دیکھا جہاں اسکا نام لیا گیا تھا

اس نے سفید لیب کوٹ پہنا ہوا تھا، جو عموماً ڈاکٹرز کی پیشہ ورانہ پہچان ہوتا ہے۔

گردن میں نیلا اسٹیتھواسکوپ لٹکا ہوا ہے، چہرے پر میڈیکل ماسک لگا ہوا ہے۔ماسک کے اندر سے وہ کالی آنکھیں فرشے پر تھی سفید کوٹ کے اندر ہلکے رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی

ہاتھ میں فائل یا رپورٹس ہیں، جس سے لگتا ہے کہ وہ کسی مریض کا ریکارڈ دیکھ رہا تھا بال ہلکے سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے

اندر آجاؤ۔۔۔۔۔!!!! حسام نے کہا حسام نے اسکے ہاتھ میں پکڑی فائلز احد کی طرف بڑھائے جو اس نے ٹیبل پر رکھنے کا اشارہ کیا حسام نے وہ فائلز ٹیبل پر رکھ دی

فرشے کو اسکی یہ حرکت ناگوارہ گزری تھی

Farishy Arslaan am right ..!!

احد ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

Yes Am Farishy Arslan !!

فرشے کو گردن اٹھا کر اسے دیکھنا پڑ رہا تھا اسکے مطابق وہ کافی لمبا تھا 6 فٹ دو انچ کا قدم تھا اور وہ اسکے سامنے کھڑی کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

It's time for surgery operation put on your coat and let's go !!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے کہا اور وہاں سے نکل گیا

کیا۔۔۔!!!!فرشے تو حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

Your coat !!!

حسام نے ایک سفید کوٹ فرشے کی طرف بڑھایا فرشے شوکڈ کی کیفیت میں وہ کوٹ پکڑا اور انکی طرف دیکھتے ہوئے پہن لیا

Let's go !!!

آیاز ملک کہتا وہاں سے نکل گیا اسکے پیچھے ہی حسام اور پھر ڈاکٹر اسمیرہ باہر نکل گئی فرشے ادھر ادھر دیکھتی انکے پیچھے ہی نکل گئی وہ جس سپیڈ سے جا رہے فرشے کو انکے پیچھے بھاگنا پڑ رہا تھا

تمہاری ٹرینینگ یہی سے سٹارٹ ہے مس فرشے۔۔۔۔۔۔!!!! اسمیرہ نے پیچھے گردن گھوما کر فرشے کی طرف دیکھا

میں یہاں ڈاکٹر بننے آئی ہوں ریس جیتنے نہیں۔۔۔۔!!!! فرشے منہ بسورتے ہوئے بولی

وہ لوگ آپریشن تھٹھر کے باہر آئے دار وازہ کھولا اور اندر داخل ہوئے فرشے نے اندر داخل ہوتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس لی اور کمرے میں دیکھا جہاں کسی پیشین کا نام و نشان نہیں تھا اور نہ ہی ڈاکٹر احد وہاں پر تھے

یہ۔۔۔۔۔۔

بغیر نوک کیے احد کے کمرے میں داخل ہوئی تھی بس یہ اس کے لئے تھا۔۔۔۔!!!!حسام نے افسوردگی سے کہا

کیا۔۔۔۔!!!!فرشے کی آنکھیں پھیل گئ

جی۔۔۔!!!آیاز نے پانی کی بوتل فرشے کی طرف بڑھائی فرشے نے پانی کی بوتل پکڑی اور ایک سانس میں ختم کر گئی وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف منہ کھولے دیکھ رہے تھے

اسے بھی کوئی کرتا ہے۔۔۔۔!!!!فرشے کو احد پر غصہ آرہا تھا آب تم ڈاکٹر احد مرزا کے کیبن میں جا سکتی ہے۔۔۔۔!!!!آیاز نے اسکے ہاتھ سے خالی بوتل پکڑی

کھڑوس۔۔۔۔!!!!فرشے کہتی دوبارہ سے کیبن کی طرف چلی گئ

جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا

دروازے کھولتے کھولتے ہاتھ پیچھے کیا اور دروازہ نوک کیا

Come in !!!

اندر سے سنجیدہ سی آواز آئی فرشے اللہ کا نام لیتی اندر داخل ہوئی احد کھڑکی کے پاس کھڑا تھا

آج کے سبق سے کیا سیکھا۔۔۔۔۔؟؟احد نے چہرہ اسکی طرف کیا فرشے بغیر پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی وہ کتنا پیارا تھا حسین لفظ کم تھا اسکے لئے

میں نے کچھ پوچھا۔۔۔۔!!!!فرشے نے پلکے جھپکائی تو دیکھا وہ بلکل اسکے سامنے کھڑا تھا

وہ بغیر نوک کیے اندر داخل نہیں ہونا۔۔۔۔۔!!!!!فرشے نے جواب دیا

Humm good miss Farishy !!

احد اسکی فائلز اٹھ کر دیکھنے لگ گیا فرشے کو ڈر تھا کے وہ آب اس سے اسکا بیک گراؤنڈ پوچھے گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

The record is very good !!

کچھ دیر بعد احد نے خاموشی توڑی

فرشے کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اسے لگا اسے چکر آئے گئے اور گر جائے گئی اور ہوا بھی کچھ یوں ہی تھا وہ لڑکھڑائی اس سے پہلی وہ گرتی احد نے ایک ہاتھ سے اسے کمر سے تھاما تو وہ ہوا میں جھول گئی فرشے نے ایک دم سے احد کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کچھ پل کی خاموشی

آپ یہاں ڈاکٹر بننے آئی ہم آپکو سمجھالے یا پیشنٹ کو۔۔۔۔۔!!!احد نے اسے سیدھا کھڑا کیا

وہ سوری سر۔۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔۔۔!!!!احد نے جیسے جملہ درست کرنا چاہا ہو

ڈاکٹر رررررر۔۔۔۔۔!!!!فرشے نے لفظ پیس کر کہا

احد نے بیٹھنے کا اشارہ کیا

فرشے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

احد اپنی ایگزیکٹو چیئر کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

why do you want to do this job ?

آپ یہ جاب کیوں کرنا چاہتی ہے؟؟

فرشے نے احد کی طرف دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرا مطلب پشاور سے آسلام آباد کیوں۔۔۔۔؟؟؟احدا سکی نا سمجھی کو محسوس کرتے ہوئے بولا

فرشے نے چند لمحے نظریں جھکائے رکھیں۔دل جیسے سینے میں ٹھہر سا گیا تھا۔پھر اس نے آہستہ سے سر اٹھایا،آنکھوں میں وہی ٹھہرا ہوا درد،انگلیاں آپس میں الجھ گئیں

"کیونکہ میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے،...کہ انسان درد سے نہیں مرتا،.....وہ بے توجہی سے مر جاتا ہے۔"

وہ رکی،ہونٹوں پر ہلکی سی تلخ مسکراہٹ آئی۔

"اور میں اس کمرے میں کھڑا ہونا چاہتی ہوں جہاں فیصلہ زندگی اور موت کے بیچ ہوتا ہے—

تاکہ کبھی کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ 'اگر وقت پر کوئی مل جاتا تو بچ جاتی'۔"

"میں اپکی جگہ کھڑا ہونا چاہتی ہوں"

احد نے فائلز کو میز پر رکھ دیا اور اپنی کرسی کی طرف قدم بڑھاا، مگر اس کی نظریں اب بھی فرشتے پر جمی رہیں۔

وہ کچھ گہرا کہہ گئی تھی جیسے سمجھنے کے لیے احد کو وقت درکار تھا

اس ہاسپٹل کے کچھ رولز ہیں جن کو میں بھی فالو کرتا ہوں اور یہاں کا سٹاف بھی فالو کرتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ان رولز کو آپ بھی فالو کریں گی۔۔۔۔۔۔۔!!!! احد ایگزیکٹو چیئر پر بیٹھ گیا

جی۔۔۔۔۔۔!!!! فرشتے نے آہستہ سے سر ہلا دیا

اتنے میں کیبن میں اسمیرہ داخل ہوئی

یہ ہے ہماری قابل "ڈاکٹر اسمیرہ صدیقی"۔۔۔۔۔!!!! احد نے اسمیرہ کا تعارف کروایا

Hello !!!

اسمیرہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

Hello !!

فرشتے نے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے ہاتھ بھی آگے بڑھا دیا

And all these details will be told to you by

Dr. Asmirha Siddiqui

سب سے پہلے انکو کچھ کھلائے مس اسمیرہ۔۔۔۔۔!!!!!احد نے فرشتے کی طرف دیکھا

جو اسے گردن اٹھا کر دیکھ رہی تھی جلدی سے نظریں جھکا گئی

جی چالوں۔۔۔۔!!!!اسمیرہ اور فرشتے کیبن سے نکل گئی

احد آپنے ٹیبل کی طرف چلا گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

میرا نام اسمیرہ صدیقی ہے مجھے یہاں کام کرتے ہوئے تین سال ہو گئے ہے۔۔۔۔۔۔

!!!!!

وہ ہسپتال راہداری کے حصے پر چل رہی تھی

تمھیں یہاں رہنے کے لئے کمرہ بھی دیا جائے گا ہر چیز فراہم کی جائے گی

لیکن۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ سیکنڈ رو کی فرشے کی طرف دیکھا فرشے بھی سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اسمیرہ صدیقی نے قدم روک کر فرشے کی طرف نظریں جمائیں،اور آواز میں سنجیدگی کے ساتھ کہا:

"لیکن... یہاں جو وقت کا نظام ہے، فرشے، اس کی پابندی لازمی ہے۔ ہسپتال میں ہر سیکنڈ قیمتی ہے،اور یہاں کسی کے لیے رعایت نہیں کی جاتی۔"

وہ چند لمحے خاموش رہی، فرشے کی طرف دیکھتی رہی، جیسے جانچ رہی ہو کہ فرشے واقعی یہ سمجھ رہی ہے یا نہیں۔

یہاں کام کرنے کا مطلب صرف دل سے محنت کرنا نہیں...

وقت کی پابندی اور ذمہ داری سب سے بڑا امتحان ہے، فرشے۔"

"میں سمجھ گئی... میں پوری کوشش کروں گی۔"

فرشے نے آہستہ سے کہا، آواز میں لرزش تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسمیرہ نے سر ہلایا، لیکن مسکراہٹ میں کوئی نرم رویہ نہیں تھا، صرف پختہ سنجیدگی۔

"یہاں صرف کام نہیں، بلکہ تمہاری شخصیت، تمہاری پابندی، تمہاری لگن سب پرکھا جائے گا۔ اگر تم وقت کی قدر نہیں کرو گی، تو یہ جگہ تمہارے لیے نہیں رہے گی۔"

فرشتے نے ایک گہری سانس لی

اسمیرہ نے قدم بڑھایا اور دروازے کی طرف اشارہ کیا:

اب تمہیں اپنے حصے کی دنیا دیکھنی ہے۔

ہر لمحہ قیمتی ہے، ہر قدم ایک سبق۔ یاد رکھو،

فرشتے نے سر ہلایا

"چلو، فرشتے... میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھاتی ہوں۔

ہسپتال کی ایک سائیڈ پر سٹاف کے لئے جگہ تھی جو اپنے شہر سے دور یہاں اتے تھے یہ جگہ انکے لئے تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے نے آہستہ سے سر ہلایا اور قدم بڑھائے۔ کمرے کے دروازے پر پہنچتے ہی اسمیرہ نے دروازہ کھولا، اور اندر کی طرف اشارہ کیا۔

کمرہ چھوٹا مگر صاف اور روشن تھا۔ ایک طرف ایک بیڈ تھا، اوپر سے نرم چادر اور تکیے رکھے گئے تھے۔ دیوار کے ساتھ چھوٹا سا میز اور دو کرسیاں پڑی ہوئی تھی اور کھڑکی سے ہلکی روشنی اندر آ رہی تھی۔ فرشتے نے ایک لمحے کے لیے کمرے کو دیکھا، ہر چیز اتنی منظم اور سکون دینے والی تھی کہ دل نے عجیب سا سکون محسوس کیا۔

"یہ تمہارا کمرہ ہے۔ یہاں تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھا جائے گا،

لیکن یاد رکھو، تمہاری اصل دنیا یہ کمرہ نہیں... یہ ہسپتال اور تمہاری ذمہ داریاں ہیں۔

اسمیرہ نے نرم لہجے میں کہا

فرشتے نے نرمی سے سر ہلایا اسمیرہ وہاں سے چلی گئی

****

فرشتے نے کمرے میں ایک گہری سانس لی، دل کی دھڑکن تیز تھی۔

آج اس کا پہلا دن تھا، اور ہر قدم اس کے لیے نیا چیلنج لے کر آ رہا تھا۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی صبح کا ہوا بہت پر سکون تھے

اسمیرہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور آہستہ سے کہا:

چلو، فرشے...

فرشے نے سر ہلایا اور اسمیرہ کے پیچھے چل پڑی۔ ہسپتال کی راہداری میں چلتے ہوئے، ہر آواز—پاؤں کی چاپ، مریضوں کی گہری سانسیں، اور دل کے دھڑکنے جیسے دل کی دھڑکن—اسے ہلکا سا خوف محسوس کروا رہی تھی

اسمیرہ چند قدم چل کر رک گئی۔

راہداری کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اس نے فرشے کی طرف دیکھا، جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر الفاظ تول رہی ہو۔

"فرشے..."

اس کی آواز پہلے سے ذرا آہستہ تھی۔

"تم جس ڈیپارٹمنٹ میں آئی ہو نا، وہاں ایک بات سمجھ لو۔"

فرشتے خاموش رہی، پوری توجہ اس پر جمائے۔

"ڈاکٹر احد مرزا..."

اسمیرہ نے نام لیتے ہی ایک ہلکی سی سانس لی،

"یہاں صرف ایک ڈاکٹر نہیں ہیں۔"

فرشتے کے ماتھے پر ہلکی سی شکن آئی۔

"وہ بہت قابل ہیں، بے حد ڈسپلن والے...

اور سب سے اہم بات——"

اسمیرہ نے قدرے توقف کیا،

"وہ جذبات کو کام میں مداخلت نہیں کرنے دیتے۔"

فرشتے نے دھیرے سے پوچھا:

"مطلب...؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسمیرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"مطلب یہ کہ یہاں کسی کی کہانی، کسی کا درد، کسی کی مجبوری——

ان کے فیصلے نہیں بدلتی۔"

فرشے کا دل ہلکا سا بیٹھ گیا۔

"وہ کسی کے لیے نرم نہیں ہوتے،

نہ سٹاف کے لیے، نہ خود کے لیے۔"

اسمیرہ نے صاف کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ذرا جھک کر، آہستہ آواز میں بولی:

"اور سب سے ضروری بات...

وہ کسی کو موقع نہیں دیتے کہ وہ ان کی نظروں میں کمزور نظر آئے۔"

فرشے کے ذہن میں وہ لمحہ تازہ ہو گیا——

احد کا اسے تھام لینا... پھر فوراً چھوڑ دینا...

اور وہ جملہ:

"ہم تمھیں سنبھالیں یا پیشنٹ کو؟"

اسمیرہ نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ لیے۔

"برا نہ ماننا فرشے،

لیکن اگر تم یہاں ٹکنا چاہتی ہو نا،

تو ڈاکٹر احد کے سامنے صرف ایک چیز بن کر رہنا—"

فرشے نے بے اختیار پوچھا:

"کیا...؟"

اسمیرہ نے دوٹوک جواب دیا:

"ایک پروفیشنل۔

بس۔"

کچھ لمحے خاموشی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اسمیرہ نے بات بدل دی،

"چلو، اب تمہیں باقی وارڈ دکھا دوں۔

اور ہاں..."

اس نے چلتے چلتے پیچھے مڑ کر کہا:

"ڈاکٹر احد بہت کم بولتے ہیں، لیکن جب بولتے ہیں...

تو لوگ یاد رکھتے ہیں۔"

فرشتے نے آہستہ سے سر ہلایا،

مگر دل کے اندر ایک عجیب سی بے چینی جاگ چکی تھی—

جیسے اس کا امتحان صرف مریض نہیں،

بلکہ ڈاکٹر احد مرزا خود ہوں۔

راہداری کے آخر میں کمرے شروع ہو جاتے تھے پہلا کمرہ۔۔

جہاں پہلا مریض انتظار کر رہا تھا۔ فرشتے نے دل کو مضبوط کیا اور آہستہ قدم بڑھائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تمہارا پہلا مریض ہے۔بس سنو، سمجھو،اور حوصلے کے ساتھ کام کرو۔

پہلے دن کے لیے بس اتنا ہی، باقی سب سیکھتے جائیں گے۔"

اسمیرہ نے فرشتے کو پیچھے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

فرشتے نے مریض کی طرف نظریں اٹھائیں: وہ بیمار، تھکا ہوا،اور خوفزدہ لگ رہا تھا۔فرشتے نے سانس سنبھالی

Hello miss Farishy !!

حسام کمرے میں داخل ہوااور خوش اسلوبی سے کہا

Hello !!

آواز کافی گھبرائی ہوئی تھی

All the best !!!

حسام نے کہااور اسمیرہ کی طرف چلا گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلا لمحہ سکون نہیں تھا، بلکہ ایک چیلنج تھا: ہاتھ کانپ رہے تھے، دل دھڑک رہا تھا، مگر فرشتے نے اپنی آنکھیں مریض پر جمائی اور آہستہ سے کہا:

"السلام علیکم، میں فرشتے ہوں...

اسمیرہ اسکے پیچھے آکر کھڑی ہو گئی جیسے اسکا جائزہ لینے والی ہو

"کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔؟" بیڈ پر لیٹا شخص کمزور سا مسکرایا۔

"سانس ذرا بھاری ہے بیٹی..."

اس نے دستانے پہنے، پہلے بلڈ پریشر چیک کیا—نوٹ کیا۔

پھر پلس—ہلکی سی تیز۔اس نے آکسیجن ماسک درست کیا،

مریض کی پوزیشن بدلی۔

"اب ذرا بہتر لگے گا، گھبرائیے نہیں۔"

اسمیرہ صدیقی۔اسکے پیچھے ہی کھڑی تھی—

نہ بولتی نہ مداخلت کرتی۔صرف دیکھ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے نے ایک لمحے کو نظریں اٹھائیں،

پھر خود کو سنبھالا۔اس نے فائل دیکھی،ڈاکٹر کی ہدایات دوبارہ پڑھیں،

اور دوا کا ٹائم چیک کیا۔

"آپ کو ہلکا سا درد ہو گا، مگر چند منٹ میں کم ہو جائے گا۔"

انجیکشن لگاتے وقت اس کی انگلیاں نرم تھیں، حرکت درست۔

اسمیرہ نے نوٹ کیا:

ہاتھ نہیں لرزے آنکھیں مریض پر تھیں آواز پر سکون تھی

مریض نے آنکھیں بند کیں۔

Impressive !!!

اسمیرہ نے کہا

فرشتے نے اسمیرہ کی طرف دیکھا اور پھر مریض کی طرف دیکھا——

جواب پر سکون سانس لے رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ پہلے بھی کہی ٹرینگ لے چکی ہے۔۔۔۔؟؟حسام کافی حیران ہوا تھا اسکا کام دیکھ کر

نہیں میری ایک دوست ہے مہتاب اسکے ساتھ جب کلینک جاتی تھی تو۔۔۔۔۔۔

وہ بات بیچ میں چھوڑ گئی مہتاب بے آختیار یاد آئی تھی

Hummm good !!!

اسمیرہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

فرشتے نے دوبارہ مریض کی نبض چیک کی

کہ وارڈ کے باہر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔یہ عام قدموں کی آواز نہیں تھی۔

یہ وہ آواز تھی جو خود کو منوانا نہیں پڑتی۔

فرشتے نے سر نہیں اٹھایا،

"احد مرزا"

وہ دروازے کے پاس رُکا۔کچھ نہیں کہا۔صرف دیکھا۔

فرشتے نے نبض نوٹ کی،بلڈ پریشر دوبارہ چیک کیا اور فائل میں اندراج کیا۔

"سانس اب کیسی ہے۔۔۔۔۔؟"اس نے مریض سے پوچھا۔

"پہلے سے بہتر..."

فرشتے نے آکسیجن فلو ایڈجسٹ کیا،

انجیکشن کی سائٹ چیک کی اور پردہ سیدھا کیا۔

احد ایک قدم آگے بڑھا۔

"پوزیشن کیوں بدلی؟"آواز نہ سخت تھی نہ نرم——

صرف سوال۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے کے ہاتھ ایک لمحے کو رُکے،

پھر اس نے سیدھا دیکھا۔

"سانس کی دقت کم کرنے کے لیے،ڈاکٹر۔لیٹرل پوزیشن میں آکسیجن بہتر آرہی تھی۔"

احد نے مانیٹر کی اسکرین دیکھی۔ریڈنگز بہتر تھیں۔

خاموشی۔

اسمیرہ نے سکھ کا سانس لیا۔

"دو گھنٹے بعد دوبارہ چیک کریں۔اور اگر سانس کی رفتار بدلے——

فوراً انفارم کرنا۔"

یہ حکم تھا۔لیکن اس میں اعتماد بھی چھپا تھا۔

"جی،۔"۔۔۔۔فرشتے نے فوراً جواب دیا۔

احد نے فائل بند کی۔

ڈاکٹر اسمیرہ میرے کیبن میں آؤ۔۔۔۔۔!!!!احد وارڈ سے باہر چلا گیا۔

اسمیرہ نے فرشتے کی طرف دیکھا——اور وہاں سے نکل گئی

تھوڑا کھڑوس ہے۔۔۔۔۔!!!!حسام نے کہا

فرشتے نے دروازہ کی طرف دیکھا جہاں سے وہ گیا تھا

احد اپنے کیبن میں داخل ہوا، کوٹ اتارا، کرسی کی پشت پر رکھا

اور کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔اسمیرہ خاموش کھڑی رہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ جانتی تھی یہ گفتگو رسمی نہیں۔

"کیا رائے ہے فرشتے ارسلان کے بارے میں؟"

احد نے بغیر مڑے پوچھا۔

"تھوڑا گھبرا جاتی ہے۔" اسمیرہ نے مختصر جواب دیا۔

"لیکن کمزور نہیں۔"

احد نے ہلکی سی سانس لی۔

"میں نے دیکھا زیادہ لوگ پہلی بار میں اپنی گھبراہٹ چھپا نہیں پاتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسمیرہ نے سیدھا کہا:

"اسے چھپانا نہیں پڑا—اس نے قابو رکھا۔"

احد مڑا۔۔۔آنکھوں میں جانچ تھی۔

"بیک گراؤنڈ؟"

اسمیرہ ایک لمحہ رکی۔یہی وہ جگہ تھی جہاں بہت کچھ بولا جا سکتا تھا اور بہت کچھ چھپایا بھی۔

"مشکل۔" بس اتنا کہا۔

احد نے سر ہلایا۔ احد نے میز پر رکھی فائل اٹھائی،

چند صفحات پلٹے۔

"اگر میں نے اسے یہاں رکھا تو رعایت نہیں ملے گی۔"

اسمیرہ کی آواز پختہ تھی:

"وہ رعایت نہیں مانگے گی۔"

احد نے فائل بند کی۔ کھڑکی سے باہر دیکھا۔ اسمیرہ نے سر جھکا دیا۔

"میں اس کی ذمہ داری لیتی ہوں۔"

احد نے ایک لمحہ اسے دیکھا، پھر کہا:

"تب تو میں زیادہ سخت رہوں گا۔"

اسمیرہ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"ضرور۔" اسمیرہ وہاں سے نکل گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وارڈ میں ہلکی سی بھاگ دوڑ تھی۔

مریض کی فائل فرشتے کے ہاتھ میں کانپ رہی تھی——

یہ اس کی پہلی نائٹ ڈیوٹی تھی۔

اچانک قدموں کی آواز آئی۔صاف، نپی تلی، فیصلہ کن۔

“Miss Farishy.”

یہ آواز تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی سنجیدہ، وہی بے لچک۔فرشتے نے چونک کر سر اٹھایا۔

سامنے ڈاکٹر احد کھڑا تھا

“یہ فائل کس نے اپڈیٹ کی؟”

فرشتے نے ہمت جمع کی۔

“میں نے۔”

احد نے فائل لی، ایک نظر ڈالی،

پھر دوسری... پھر تیسری۔ خاموشی اتنی گہری تھی کہ فرشتے کو اپنی سانس سنائی دے رہی تھی۔

"بلڈ پریشر دو گھنٹے پہلے چیک ہونا چاہیے تھا۔"

آواز نہ بلند تھی، نہ نرم—بس مناسب

فرشتے کے لب ہلے۔

"میں... مریض کی حالت—"

"Explainations یہاں کام نہیں کرتیں، Miss Farishy."

احد نے فائل بند کی۔

"Results کرتے ہیں۔"

یہی وہ لمحہ تھا جہاں اسمیرہ کے الفاظ گونج اٹھے:

"وہ جذبات کو کام میں مداخلت نہیں کرنے دیتے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے نے نظریں جھکا لیں۔

"سوری، ڈاکٹر...دوبارہ نہیں ہوگا۔"

احد نے اسے غور سے دیکھا۔

چند لمحے...جیسے تول رہے ہوں۔

"سوری کہنے سے غلطی درست نہیں ہوتی،"

ڈاکٹر آسمیر، ڈاکٹر حسام۔۔۔۔۔!!!!احد کی آواز سخت تھی

وہ دونوں بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئے تھے

جب معلوم ہے کے وہ ابھی یہاں نئ ہے تو تم میں سے کسی ایک کو انکے پاس ہونا چاہیے

۔۔۔۔۔۔!!!!آواز دھمی تھی لیکن سخت

وہ ایمرجنسی تھی احد۔۔میرا مطلب ڈاکٹر۔۔۔۔۔!!!! حسام ہر بڑاتے ہوئے بولا

اور ڈاکٹر آیاز کدھر ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آیمر جنسی وارڈ میں ایک پیشینٹ کی سرجری ہے جسکی تیاری کر رہے ہے۔۔۔!!!

آسمیرہ نے جواب دیا

آپ میرے ساتھ سرجری وارڈ میں جائے گئی۔۔۔۔۔!!!!!احد نے فرشے کی طرف دیکھا

اسمیرہ اور حسام نے حیرت سے احد کی طرف دیکھا

میں۔۔۔!!!فرشے نے نا سمجھی کے ساتھ احد کی طرف دیکھا

جی آپ۔۔۔۔!!!جواب اطمینان بھرا تھا

حسام بے آختیار لڑکھڑایا اور اسمیرہ کے ساتھ ٹکریا

کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟وہ ٹکریا تو اسمیرہ دنیا میں واپس لوٹی

کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔!!!حسام کی آنکھیں ابھی بھی پوری کھولی ہوئی تھی

حسام۔۔۔؟؟اسمیرہ نے چبا کر اسکا نام لیا

یار چٹکی کاٹو نہ۔۔۔۔۔!!!!حسام نے اپنا بازوٗ اگے کیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسمیرہ نے اسے دیکھتے ہوئے زور سے آپنے بڑے بڑے ناخنوں سے اسکے بازؤ پر چٹکی کاٹ لی۔

"آؤوؤوچ——!!!" حسام ایک دم اچھل پڑا، بازو پکڑ کر اچھلتا ہوا بولا،

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟!"

اسمیرہ نے آنکھیں تنگ کیں۔

"اب بتاؤ، خواب تھا یا حقیقت؟"

حسام نے بازو سہلاتے ہوئے دوبارہ احد کی طرف دیکھا،

پھر فرشے کی طرف——

اور آہستہ سے بڑبڑایا:

"یہ تو حقیقت لگ رہی ہے...بہت سخت والی حقیقت۔"

فرشے اب بھی ساکت کھڑی تھی۔

سرجری وارڈ...؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جگہ جہاں صرف بہترین، مضبوط اور بے خوف لوگ بھیجے جاتے تھے۔

"ڈاکٹر...؟"

اس نے ہمت کر کے دوبارہ پکارا،

"کیا میں واقعی—"

"میں نے جو کہا، وہ دہراتا نہیں ہوں،"۔۔احد نے فائل بند کرتے ہوئے کہا،

نگاہ سیدھی، آواز فیصلہ کن۔

"آپ میرے ساتھ سرجری وارڈ آئیں گئ۔

Observation نہیں—

Participation۔"

اسمیرہ کی پلکیں ایک لمحے کو جھپکیں۔

وہ جانتی تھی یہ موقع کتنا بڑا ہے اور کتنا خطرناک بھی۔

حسام نے سرگوشی میں کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تو سیدھا آگ میں پھینکنے والی بات ہو گئی..."

اسمیرہ نے آہستہ سے جواب دیا:

"نہیں، یہ پرکھنے والی بات ہے۔"

فرشتے نے گہری سانس لی۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا،

مگر اندر کہیں وہی ضد جاگ اٹھی جو اسے یہاں تک لائی تھی۔

اس نے نظریں اٹھائیں،

اور پہلی بار بغیر لرزش کے بولی:

"میں تیار ہوں۔"

احد نے ایک لمحہ اسے دیکھا—

پھر بس اتنا کہا:

"پانچ منٹ میں بدل کر آؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مڑا اور چل دیا۔

راہداری میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔

حسام نے آہستہ سے سیٹی بجائی۔

"واہ...

یہ تو لیول اپ ہو گیا، ڈاکٹر صاحبہ آتے ہی سرجری وارڈ کمال ہو گیا"

فرشتے نے اسمیرہ کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں سوال بھی تھا،

ڈر بھی۔ اسمیرہ نے صرف اتنا کیا—اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

اور آہستہ سے کہا:

"جاؤ۔ یہ وہ دروازہ ہے جو بار بار نہیں کھلتا۔ اور ڈاکٹر احد نے خود سرجری کے لئے بولیا ہے"

فرشتے نے سر ہلایا اور تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ اس سرجری کے بعد کیا بدلے گا—

لیکن ایک بات طے تھی اب وہ پیچھے مڑ کر دیکھنے نہیں آئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حسام نے دونوں ہاتھ سر پر رکھے،

آنکھیں پھیلا کر بولا:

"اسمیرہ...سچ سچ بتاؤ، یہ ہسپتال ہے یا ڈرامہ سیریل؟ کیونکہ ابھی جو ہوا ہے نا—وہ کلف ہینگر تھا!"

اسمیرہ نے اسے گھورا۔

"تمہارا دماغ کبھی سنجیدہ بھی ہوتا ہے؟"

حسام نے فوراً سینے پر ہاتھ رکھا۔

"ہوتا ہے نا! جب کینٹین بند ہو جائے۔"

اسمیرہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ڈاکٹر احد نے اسے سرجری وارڈ میں بھیج دیا—اور تمہیں کینٹین کی پڑی ہے؟"

حسام نے سنجیدگی اوڑھنے کی ناکام کوشش کی۔

"دیکھو، میں پروفیشنل ہوں...لیکن اتنا بڑا سرپرائز میرے دل کے لیے خطرناک ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر آہستہ سے بولا:

"ویسے ماننا پڑے گا، لڑکی میں دم ہے۔ میں تو پہلی نائٹ ایمرجنسی میں خود کو سیرم سمجھ بیٹھا تھا—لگانا تھا یا پینا تھا، کنفیوز ہو گیا تھا۔"

اسمیرہ نے اب ہنس کر اسے دیکھا۔

"تم آج بھی ویسے ہی ہو۔"

حسام نے کندھے اچکائے۔

"کوئی شکرانے کی نیت سے بدلا نہیں جاتا، ایسا آرٹ پیس ہوں میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسمیرہ نے کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"فرشتے کو آسانی نہیں ملے گی۔ احد کسی پر ہاتھ رکھے تو یا تو تراش دیتا ہے یا توڑ دیتا ہے۔"

حسام نے فوراً کہا:

"اور مجھے لگتا ہے یہ والی ٹوٹنے کے لیے نہیں بنی۔ یہ...اسٹیل کی بنی ہے، بس پالش ابھی ہو رہی ہے۔"

اسمیرہ نے ایک لمحہ اسے دیکھا،

پھر دھیرے سے بولی:

"دعا کرو۔"

حسام نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے۔

"میں تو کر رہا ہوں——اور ساتھ یہ بھی دعا کہ سرجری کے بعد

ہم سب زندہ رہیں۔"

حسا ممم۔۔۔۔۔!!!!اسمیرہ نے اسے گھورا

مجھے کیوں گھور رہی ہو دعا کرو فرشتے زندہ باہر آجائے۔۔۔۔!!!!حسام اور سنجیدہ یہ ناممکن

والی بات تھی

"اسمیرہ... حسام...!"حسام نے چونک کر دیکھا۔جہاں آیاز ہر بڑاتے ہوئے اندر داخل ہوا

"اوہو! یہ کون سی ایمرجنسی ہے؟دل،دماغ؟"

آیاز نے بے بسی سے دونوں کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"احد نے...احد نے مجھے....مجھے وارڈ سے نکال دیا۔"

اسمیرہ سیدھی ہو گئی۔

"نکال دیا؟ کیوں؟"

آیاز نے ہکلاتے ہوئے کہا:

"بس ایک سوال پوچھ لیا تھا...

اور انہوں نے کہا:

'If you're here to talk, leave.'"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام نے ایک لمحہ اسے دیکھا، پھر گہری سنجیدگی سے سر ہلایا—

اور اگلے ہی لمحے بولا:

"واہ! مبارک ہو آیاز! تم وہ خوش نصیب انسان ہو جسے ڈاکٹر احد نے خود باہر کا راستہ دکھایا۔

یہ اعزاز ہر کسی کو نہیں ملتا!"

آیاز نے منہ کھول کر حسام کو دیکھا۔

"یہ کوئی مذاق ہے؟!"

حسام نے فوراً جواب دیا:

"بالکل نہیں! یہ تو کیریئر اپرچونٹی ہے۔ کل کو لوگ کہیں گے:

'وہ لڑکا؟ ہاں ہاں وہی... جسے احد نے وارڈ سے نکالا تھا!'"

اسمیرہ نے آنکھیں تنگ کیں۔

"حسام، سنجیدہ ہو جاؤ۔"

حسام نے فوراً ہاتھ جوڑ لیے۔

"اوکے اوکے—پروفیشنل موڈ آن۔"

پھر آیاز کی طرف جھک کر بولا:

"ویسے سچ بتا، تم نے وہاں کھڑے ہو کر موسم یا سیاست پر تو بات نہیں چھیڑی تھی؟"

آیاز نے جھنجھلا کر کہا:

"نہیں! میں نے بس کہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ پیشنٹ کی فائل——"

"بس!"

حسام نے درمیان میں ٹوکا۔

"یہی تمہاری غلطی تھی۔احد کے سامنے 'بس' کے بعد جملہ مکمل نہیں کیا جاتا، صرف کام کیا جاتا ہے۔"

اسمیرہ نے آہستہ سے کہا:

"احد وقت ضائع برداشت نہیں کرتا۔یہ بات سب جانتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آیاز نے تھکے ہوئے انداز میں کہا:

"اور فرشے؟ وہ تو اس کے ساتھ سرجری میں گئی ہے..."

حسام نے فوراً انگلی اٹھائی۔

"ہاں! یہی تو اصل کہانی ہے۔جسے بولنے پر باہر نکالا گیا،

اور جس نے کچھ نہیں کہا——وہ سیدھی سرجری وارڈ!"

آیاز نے بے یقین سا سر ہلایا۔

"یہ ہسپتال ہے یا سلیکشن شو؟"

حسام مسکرا دیا۔

"یہ زندگی ہے میرے دوست—یہاں یا تو تم سیکھتے ہو، یا باہر نکلتے ہو۔"

اسمیرہ نے راہداری کی طرف دیکھا، جہاں سرجری وارڈ کا دروازہ بند تھا، اور دھیرے سے بولی:

"دعا کرو...اندر سب اچھے رہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام نے ہاتھ اٹھا کر کہا:

"آمین! اور ساتھ یہ بھی دعا کہ احد کا موڈ سرجری کے بعد ذرا بہتر ہو—ورنہ اگلا نمبر شاید ہمارا ہو۔"

تینوں ایک لمحے کو خاموش ہو گئے۔

فرشتے نے سفید نرسنگ یونیفارم پہن رکھی تھی، صاف ستھرا، ہلکا سا پریس کر کے، ہاتھوں میں سٹرل گلوز، اور چہرے پر ماسک، سبز آنکھیں سامنے احد پر جمی ہوئی تھی

احد نے ہسپتال کا سب سے نیا سرجری کوٹ پہن رکھا تھا،

سفید کوٹ کے نیچے نیلا ہسپتال اسکرب، چہرے پر ماسک اور سر پر ہیئر کیپ، ہاتھوں میں سٹرل گلوز، اور ایک اسٹیتھوسکوپ گردن میں لٹکا ہوا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے اور درمیان میں مریض تھا

15 منٹ 1 گھنٹہ کے بعد وارڈ کا دروازہ کھولا حسام، اسمیرہ اور ایاز نے ایک ساتھ پیچھے کی طرف دیکھا

Clubb of Quality Content

فرشتے اور احد دونوں ایک ساتھ باہر نکلے، ہر قدم سنجیدہ، مگر پر سکون اعتماد کے ساتھ۔

فرشتے کے ہاتھوں میں اب بھی سٹرل گلوز تھے،

ماسک کے نیچے تھوڑی تھکن، آنکھوں میں ابھی بھی ہائی ٹینشن کا اثر موجود، لیکن جسمانی طور پر مضبوط اور مرکوز۔

احد کے قدم مضبوط اور فیصلہ کن تھے،

کوٹ کے نیچے اسکرب تھوڑے سا جھول رہے تھے،

آنکھوں میں سکون، لیکن سخت فوکس کی جھلک۔

ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہر لمحے کا حساب رکھتے ہوں،

اور فرشتے کا ساتھ ان کی مکمل اعتماد کی عکاسی کر رہا تھا۔

راہداری میں داخل ہوتے ہی

حسام، اسمیرہ اور آیاز ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام کا منہ کھلا رہ گیا، آنکھیں پھیلیں، اور آہستہ آہستہ بولا:

"اوہ بھئی!

یہ... یہ واقعی وہ فرشتے ہے؟

اسمیرہ نے ہاتھ اپنے منہ کے سامنے رکھے،

اور دھیرے سے کہا:

"ہاں...بس یہی اثر ہے جب تم نے سرجری کامیابی سے مکمل کی ہو۔

یہ دونوں ابھی ہائی ٹینشن سے نکل کر پر سکون مگر کنڑولڈ ہیں۔"

آیاز نے آنکھیں موند کر کہا:

"میں نہیں جانتا...یہ ان کا انداز ہے یا کوئی پراسرار کیمسٹری؟

دیکھو، فرشے...وہ چل رہی ہے...

اور احد...وہ...وہ..."

وہ آخر میں ہلکا سا ہنسا،

پر اندر سے حیرت زدہ تھا۔

حسام نے فوری کہا:

"میں کہہ رہا ہوں، یہ دونوں اگر ایک ساتھ کہیں کھڑے ہوں،

لوگ اٹھ اٹھ کر منہ کھول کھول آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے گئے

جو انکی ابھی حالت تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احدان تینوں کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا

اور فرشتے ان تینوں کی طرف آ گئی

Good job !!!

اسمیرہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں ! گوڈ جاب لیکن مجھے میری جاب خطرے میں لگ رہی ہے۔۔۔۔۔!!!! آیاز تو اسی صدمے میں تھا کہ اسے وارڈ سے نکلا گیا تھا وہ ایک قابل سرجن تھا

"یار... یہ دیکھ کر مجھے لگ رہا ہے جیسے میں کسی ہولی وڈ فلم کے بیچ میں کھڑا ہوں !

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام نے آیاز کی طرف دیکھا، ایک ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا

"بھائی، تمہیں لگتا ہے یہ خواب ہے ؟ نہیں نہیں، یہ تمہارے دماغ کا ریئلٹی چیک ہے ! مجھے لگتا ہے تمھیں کہی اور اپنی جاب کے لیے آپلائے کر دینا چاہے

تم چپ کرو۔۔۔۔۔!!!! آیاز غصے سے بولتا وہاں سے چلا گیا حسام جو اسکے سہارے کھڑا تھا گرتے گرتے بچا تھا

****

کنٹین میں سب چاروں بیٹھے تھے،

فرشتے ابھی باہر ایمرجنسی کے مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی۔

حسام نے اپنی چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے، نیم مسکراتے ہوئے کہا:

"یار، یہ چائے بھی کوئی عام چیز نہیں ہے،

یہ تو لگتا ہے کہ ایک دم سے طاقت اور حوصلہ دے رہی ہے، ورنہ آج کا دن کون برداشت کر سکتا تھا!" نظریں احد پر تھی

اسمیرہ نے ہلکی مسکان کے ساتھ کہا:

"ہاں حسام، لیکن تمہیں بس خاموش بیٹھنا چاہیے،

ورنہ احد پھر تمہیں سرجری کے لیے بھیجنے کی دھمکی دے دیں گے!"

حسام نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

"سچ؟ اگر مجھے وہاں بھیج دیا تو میں تو سب سے پہلے چاقو کو دیکھ کر بھاگ جاؤں گا...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور فرشے کو چھوڑ دوں گا!"

آیاز جو ابھی تک صدمے میں تھا، ہنسنے کی کوشش کرتا ہوا بولا:

"حسام، تم واقعی ڈرامہ کرنے میں ماہر ہو...

فرشے نے تو آج دلیرانہ کام کیا، اور تم؟ تم بس چاکو سے ڈر رہے ہو!"

حسام نے اپنی چائے کے کپ پر زور سے ہاتھ مارا اور کہا:

"بس بھائی... میں صرف محفوظ رہنا چاہتا ہوں،

ورنہ سرجری کے دوران میرا تو دماغ اور ہاتھ دونوں کرپٹ ہو جائیں گے!"

احد خاموشی سے ان سب کو دیکھ رہا تھا، چہرے پر سنجیدگی،

اور دھیرے سے بولا:

"چائے پی لو، ورنہ۔۔۔۔۔۔۔

حسام نے فوراً جھک کر کہا:

"جی سر! سبق یاد رہے گا...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حسام نے چائے کا کپ اٹھایا اور وہاں سے بھاگ گیا

اسمیرہ اور آیاز ہنس پڑے

اسمیرہ نے احد کی طرف دیکھا اور مسکرا دی

احد اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

کنٹین کا دروازہ آہستہ سے کھولا، چائے کا کپ ابھی ہاتھ میں ہی تھا، اور قدم باہر بڑھایا۔

نظریں فوراً فرشتے کی طرف گئیں، جو مریض کے ساتھ کھڑی تھی،

آہستہ آہستہ بات کر رہی تھی، ہاتھوں کا اشارہ اور ہلکی آواز،

احد کی آنکھوں میں فوراً ایک سنجیدگی چھا گئی،

چہرے کا تاثّر وہی پروفیشنل شدت،

اور پھر فرشتے کی نظریں بے اختیار احد کی طرف اٹھیں۔

ایک لمحے کے لیے وہ دونوں صرف ایک دوسرے کو دیکھتے رہے،

لفظوں کے بغیر، خاموشی میں صرف پیشہ ورانہ کشش اور احترام کی موجودگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریض کے پاس سے واپس قدم بڑھاتے ہوئے احد نے ایک نرم مگر سنجیدہ آواز میں کہا:

"چائے۔"۔۔۔۔۔!!!!بس ایک لفظ۔

نہ لہجے میں نرمی کی نمائش، نہ اضافی توجہ——اور وہ پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔

فرشے کبھی احد کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی اور کبھی اس چائے کے کپ کو

اور پیچھے کھڑا احسام بیہوش ہونے کر در پر تھا

"یہ چائے...یہ کپ...؟

یہ کوئی نارمل پروفیشنل بیہیویر نہیں ہے، قسم سے!"

وہ اپنا بخار کسی کو نہ دے وہ چائے کا کپ فرشے ارسلان کو دیں گیا تھا

اور وہ کپ جسم پر خوبصورت سا کر کے "ڈاکٹر احد" لکھا ہوا تھا

یہ بات کافی تھی حسام کو حیران کرنے کے لئے

یااللہ اٹھالے مجھے۔۔۔

نئی نئی سیریس نہ ہو جانا مجھے ابھی جینا ہے۔۔۔۔۔۔!!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے سر پکڑا۔

اسمیرہ نے آنکھیں گھما کر حسام کو دیکھا:

"حسام، ڈرامہ بند کرو...وہ صرف چائے تھی۔"

حسام نے فوراً سر ہلایا:

"چائے کا کپ" نہیں اسمیرہ، یہ صرف چائے کا کپ نہیں تھا...

یہ ڈاکٹر احمد مرزا کی اسپیشل اٹینشن تھی، اور وہ بھی فرشتے ارسلان کے لیے!"

تم کچھ زیادہ سوچ رہے ہو حسام۔۔۔۔!!!! اسمیرہ کی نظریں اس چائے کے کپ پر تھی جیسے فرشتے صرف دیکھ رہی تھی

فرشتے کپ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی

رات ہو گئی ہے حسام جاؤ اور تھوڑا فریش ہو جاؤ تاکہ سر کی یہ گرمی اتر جائے

۔۔۔۔۔۔!!!!! اسمیرہ نے کہتی وہاں سے چلی گئی

فرشتے اپنے کمرے کے باہر آئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے کا دروازہ کھولا،اور اندر قدم رکھا۔

ہر چیز بالکل ویسی ہی پڑی تھی جیسی وہ چھوڑ کر آئی تھی،

فرشے نے وہ کپ ٹیبل پر رکھا

اور بیڈ پر بیٹھ گئی ایک گہری سانس لی جیسے سارے دن کی تھکن اتاری ہو

نظریں ایک بار پھر سامنے پڑے کپ پر گئی جس پر ڈاکٹر احد لکھا ہوا تھا

"چائے"

فرشے کو یاد آیا اسکا کہہ کر وہاں سے پلٹ جانا وہ بیٹھی اسے ہی اس کپ کو دیکھتی رہی

بہت عجیب ہے۔۔۔۔۔!!!!فرشے نے سوچا

فرشے اٹھی اور باتھ روم میں بند ہو گئی

****

سورج کی پہلی کرنیں کمرے کی کھڑکی سے اندر آ رہی تھیں،نرم روشنی فرشے کے چہرے پر پڑ رہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور پہلی نظر ٹیبل پر پڑے کپ پر گئی جس پر وہ یکدم سیدھی ہو کر بیٹھی گئی اسے لگا وہ کپ نہیں بلکے احد گھور رہا ہو وہ جلدی سے اٹھ کر کپڑے لیتی باتھ روم کی طرف چلی گئی کچھ دیر کے بعد وہ باہر آئی

سادہ سی شلوار قمیض پہنا ہوا تھا بال ابھی بھی ہلکے گیلے تھے۔

اس نے ایک گہری سانس لی، دل کی دھڑکن ابھی بھی تھوڑی تیز تھی تھوڑی دیر میں وہ تیار کو ہو کر اپنے وارڈ سے نکلی وہ کافی بڑی عمارت تھی بلکل ہسپتال کے سامنے وہاں ہسپتال کا ہی سٹاف رہتا تھا وہ دھمی سے قدموں کے ساتھ باہر نکلی

جب تھوڑی دور ایک سیاہ رنگ کی گاڑی آہستہ سے رکی۔

دروازہ کھلا تو احد باہر نکلا۔

اس نے سفید شرٹ پہن رکھی تھی جس کی آستینیں کہنیوں تک موڑی ہوئی تھیں، اوپر سے سیاہ کوٹ بالکل سیدھا اور سادہ—— کوئی غیر ضروری بناوٹ نہیں۔

سیاہ پینٹ، چمکتے ہوئے پالش شدہ جوتے،

اس کے بال ہلکے سے پیچھے کی طرف سیٹ تھے، نہ زیادہ سنورے ہوئے نہ بکھرے—

بالکل اس کی شخصیت کی طرح متوازن۔

چہرے پر وہی سنجیدگی، سیاہ آنکھیں چشمے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی احد نے گاڑی کا دروازہ بند کیا، اور پھر چل پڑا۔

اس کا چلنے کا انداز تیز نہیں تھا، مگر ہر قدم مضبوط اور ناپا تلا ہوا—

کندھے سیدھے، گردن ہلکی سی اونچی، نظریں سامنے—

فرشے ایک لمحے کے لیے وہیں ٹھٹھک گئی۔

ہوا میں عجیب سی خاموشی تھی،

احد کی نظر ایک پل کے لیے اس پر پڑی۔

نہ مسکراہٹ، نہ حیرت—بس ایک مختصر، گہری سی نظر...

جیسے اس کی موجودگی نوٹ کر لی گئی ہو۔

اور پھر وہ ہسپتال کی طرف بڑھ گیا۔ فرشے نے آہستہ سے سانس باہر نکالی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ واقعی...ہی بہت پیارا ہے،" اس نے دل ہی دل میں سوچا——

فرشے ابھی اپنے خیال میں ہی تھی کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی——

"اوہو اوہو...سانس تو ایسے نکالی جا رہی ہے جیسے ابھی ابھی آئی سی یو سے جان بچا کر نکلی ہو!"

فرشے چونک کر پلٹی۔

پیچھے حسام کھڑا تھا، ہاتھ میں چائے کا کپ، آنکھوں میں شرارت، اور چہرے پر وہی بدنام زمانہ مسکراہٹ۔

"کیا ہوا؟" وہ جان بوجھ کر معصوم بنا،

"آکسیجن کم ہو گئی تھی یا ڈاکٹر احد کی آمد نے پریشر لو کر دیا؟"

فرشے نے فوراً خود کو سنبھالا۔

"فضول باتیں بند کرو حسام، میں ایسے ہی سانس لے رہی تھی۔"

حسام نے ایک بھنویں اوپر اٹھائی،

اور دھیمی آواز میں بولا——

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں ہاں... بالکل ویسے ہی جیسے لوگ پہلی بار کسی کرش کو دیکھ کر لیتے ہیں۔"

"حسام!" فرشتے نے اسے گھورا۔

وہ فوراً دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا،

"ارے ارے، ناراض مت ہو! میں تو بس میڈیکل آبزرویشن کر رہا ہوں——

پلس ریٹ تیز، آنکھیں فکس، سانس گہری...

واضح کیس ہے!"

فرشتے نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"تم بہت بولتے ہو۔"

حسام اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا،

"بولنا میری مجبوری ہے، خاموش رہوں تو دنیا سسپنس میں چلی جائے۔

ویسے ماننا پڑے گا——

اگر خوبصورتی کا کوئی وارڈ ہوتا نا، تو ڈاکٹر احد خود اس کا ہیڈ ہوتا!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ آگئی——

جسے وہ فوراً چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

حسام نے وہ مسکراہٹ دیکھ لی۔

حسام اور فرشتے اندر کی طرف بڑھے۔

ہسپتال کی راہداری میں معمول کی چہل پہل تھی——

اسٹریچرز کی آواز، نرسوں کے قدم، اور دور کہیں مانیٹرز کی بیپ۔

ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ سامنے سے اسمیرہ اور آیاز آتے دکھائی دیے۔

"اوہ ہو!" حسام نے فوراً رفتار کم کی،

اور ڈرامائی انداز میں سرگوشی کی——

"آج تو فل میڈیکل ٹیم اکٹھی ہے... لگتا ہے کوئی بڑا کیس ہونے والا ہے،

اسمیرہ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔

"صبح صبح شروع ہو گئے ہو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حسام نے سینے پر ہاتھ رکھا،

"ہمم!،

خاص طور پر جب کچھ لوگ سیاہ گاڑیوں اور سیدھی چالوں سے متاثر ہو چکے ہوں!"

فرشتے نے فوراً آنکھیں گھمالیں۔

"خاموش رہو حسام!"

آیاز نے حیرانی سے دونوں کو دیکھا۔

"یہ کس بات پر لڑائی ہو رہی ہے؟

حسام نے کندھے اچکائے۔

"بھائی، تم لیٹ آئے ہو۔

یہاں تو صبح ہی صبح دل کے وارڈ میں ایمرجنسی لگ چکی ہے!"

اسمیرہ نے ہنستے ہوئے فرشتے کی طرف دیکھا۔

"سب خیریت؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے نے ہلکا سا سر ہلایا۔

"جی...وہ ڈیوٹی۔"

حسام نے فوراً بات پکڑ لی۔

"ہاں ہاں، ڈیوٹی ہی ہے—چائے کا کپ، نظر اٹھے تو دل دھڑک جائے، یہ سب بھی پروفیشنل ٹریننگ کا حصہ ہے نا؟"

آیاز نے چونک کر پوچھا،

"حسام، تم باز نہیں آؤ گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام نے فاتحانہ انداز میں کہا،

"میں باز آ گیا تو ہسپتال کا انٹرٹینمنٹ وارڈ بند ہو جائے گا!"

فرشتے نے سر جھکا لیا،

ان کی ہنسی مذاق ابھی جاری ہی تھی کہ راہداری میں اچانک قدموں کی ایک مانوس، مضبوط آواز گونجی۔

حسام کا جملہ ابھی ہوا میں ہی تھا کہ اس کی نظر سامنے پڑی——

اور اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ خود بخود سنجیدہ ہو گیا۔

احد آ رہا تھا۔

سیاہ کوٹ کے بٹن بند، فائل ہاتھ میں،

چلنے میں وہی ٹھہراؤ اور وقار——

کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟ احد نے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا

حسام نے فوراً کھنکارا۔

"اہم بات چل رہی تھی...بہت اہم۔"

اسمیرہ کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہو گئی،

وہ سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی، چہرے پر مکمل پروفیشنل تاثر۔

آیاز نے لاشعوری طور پر اپنی فائل درست کی

فرشتے...وہ بھی سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد کی نظر ایک ایک کر کے سب پر پڑی——

"راؤنڈ شروع ہو رہا ہے،"۔۔۔احد کی آواز مختصر اور واضح تھی۔

سب نے بیک وقت سر ہلا دیا۔

"یس ڈاکٹر،"اسمیرہ اور آیاز کی آواز تقریباً اکٹھی نکلی۔

حسام نے بھی فوراً کہا،

"بالکل...ہم تو ویسے بھی علمی گفتگو میں مصروف تھے۔"

احد نے حسام کی طرف ایک مختصر نظر ڈالی——

اور وہ ڈاکٹر زاہد ہارون بار بار آپکو کال کر رہے ہے آپ انکی کال رسیو نہیں کر رہے تو انہوں نے مجھے کال کی ہے۔۔۔۔!!!اسمیرہ نے کہا

جب پتا ہے کال کرنا مجھے زہر لگتا ہے تو.....انہیں کہو پرنسیلی اکرم لے۔۔۔۔۔!!!!!

احد نے سنجیدگی سے کہا اسمیرہ نے سر ہلا دیا وہ سب جانتے تھے فون پر بات کرنا احد کو بلکل بھی پسند نہیں تھا اور موبائل بہت کم بہت کم اسکے ہاتھ میں نظر آتا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ میرے ساتھ آئے۔۔۔۔۔۔!!!احد نے فرشے کی طرف دیکھا اور پھر وہ مڑا اور آگے بڑھ گیا۔

فرشے نے چونک کر احد کی طرف دیکھا

حسام وہیں کا وہیں منجمد ہو گیا۔آنکھیں پھیل گئیں، منہ آدھا کھلا رہ گیا،

اور دماغ نے جیسے بریک لگا لی ہو۔

"آپ...؟"

اس نے آہستہ سے دہرایا، جیسے یقین نہ آرہا ہو۔

اسمیرہ نے فوراً اس کی کہنی میں کہنی ماری،

"منہ بند کرو حسام،!"

آیاز نے زیرِ لب سرگوشی کی،

"یار...اس نے آپ کہا ہے۔یہ تو ایمرجنسی سے بھی بڑی بات ہے۔"

حسام نے یکدم سینے پر ہاتھ رکھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے پانی پلاؤ...یا کوئی ڈاکٹر بلاؤ...یا بہتر ہے احد ہی واپس آ جائے

اور کنفرم کرے کہ میں خواب میں نہیں ہوں!"

فرشتے نے ہلکی سی سانس لی،

نظریں سامنے جاتی ہوئی احد کی پشت پر جم گئیں——

دل میں عجیب سا اضطراب اور حیرت ساتھ ساتھ۔

حسام نے اس کی طرف دیکھ کر ڈرامائی انداز میں کہا،

اسمیرہ نے آنکھیں گھمائیں،

"بس کرو،اور چلو——

ڈاکٹر صاحب انتظار نہیں کرتے۔"

حسام نے چلتے ہوئے آخری جملہ اچھالا،

"لیکن یاد رکھنا،

جس دن احد نے مجھے بھی آپ کہا...اس دن میں ریٹائر ہو جاؤں گا!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور فرشے...خاموشی سے قدم بڑھاتے ہوئے ابھی تک اسی ایک لفظ کی گونج سن رہی تھی—

****

فرشے،اسمیرہ،آیازاور حسام قدرے فاصلے سے قطار میں کھڑے ہو گئے۔

سب کی نظریں سیدھی سامنے—اور سامنے...

ڈاکٹر احمد مرزا پر تھی۔

سفید کوٹ،ہاتھ میں فائل،چہرہ پر سکون مگر سخت توجہ لیے ہوئے۔

وہ ایک لمحہ خاموش رہا—جیسے سب کا جائزہ لے رہا ہو۔

پھر اس کی آواز گونجی،

"یہ وارڈ سرجری سے پہلے اور بعد کا سب سے حساس حصہ ہے۔

یہاں ایک لمحے کی غفلت مریض کی جان لے سکتی ہے۔"

اس نے فائل بند کی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ایک ایک کر کے سب کی طرف دیکھا۔

"کوئی بھی چیز اندازے پر نہیں ہو گی۔ جو معلوم نہ ہو——

پوچھا جائے گا۔

جو سمجھ نہ آئے——دہرایا جائے گا۔"

حسام نے لاشعوری طور پر اپنی گردن سیدھی کی،

احد نے بات جاری رکھی:

"فرشے——

آپ وائیٹل سائنز اور پوسٹ اوپ چیک کی ذمہ دار ہوں گی۔

کوئی تبدیلی فوراً رپورٹ ہو گی۔"

حسام نے فوراً گلا کھنکارا۔

فرشے نے ہلکا سا سر جھکایا،

"یس ڈاکٹر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسمیرہ——

تم سپر وائز کریں گی،اور ہر فائل خود ویریفائی کریں گی۔"

"جی ڈاکٹر۔"

"آیاز——

کوئی غیر ضروری موومنٹ نہیں،اور مریض کے اٹینڈ نٹس سے فاصلہ رکھا جائے گا۔"

"انڈر اسٹوڈ،ڈاکٹر۔"

احد کی نظر آخر میں حسام پر ٹھہری۔

ایک سیکنڈ...دو سیکنڈ...اور حسام——

یہ وارڈ مزاح کے لیے نہیں ہے۔اور آیاز کے ساتھ جاؤ گئے"

حسام نے فوراً سیدھا ہو کر کہا،

"بالکل نہیں...آج سے میں بالکل...خاموش قسم کا انسان ہوں۔"

کمرے میں ایک لمحے کے لیے ہلکی سی خاموشی پھیلی——

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ ہنسی، نہ آواز——

احد نے ابھی فائل میز پر رکھی ہی تھی کہ دروازہ اچانک کھلا۔

ایک نرس ہانپتی ہوئی اندر داخل ہوئی، چہرے پر گھبراہٹ صاف جھلک رہی تھی، آواز قدرے کانپ رہی تھی۔

"سر...ایکسیڈنٹ کیس ہے۔"

کمرے کی فضا ایک لمحے میں بدل گئی۔

جو سنجیدگی تھی وہ اب الرٹ میں بدل چکی تھی۔

احد نے فوراً سر اٹھایا،

"کیس کی نوعیت؟" آواز مضبوط تھی، مختصر۔

"ملٹی پل انجریز سر، ہیڈ ٹراما، بلڈ لاس بھی زیادہ ہے——ایمرجنسی میں لایا جا رہا ہے۔"

احد نے ایک پل بھی ضائع نہیں کیا۔

فائل میز پر ہی رہ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوٹی تیار کرو۔اینستھیزیا کو انفارم کرو۔بلڈ بینک کو الرٹ کرو——

پھر اس کی نظر قطار میں کھڑے لوگوں پر گئی۔

"اسمیرہ——

ٹیم کو موو کرو، کوئی تاخیر نہیں۔"

"یس ڈاکٹر!"

"آیاز——اور حسام

اسٹریچر خود چیک کرو، کسی غلطی کی گنجائش نہیں۔"

"جی!"

پھر ایک لمحے کے لیے اس کی نظر فرشتے پر رکی۔

"فرشتے——

آپ میرے ساتھ ایمرجنسی میں آئیں گی۔"

فرشتے کا دل زور سے دھڑکا، مگر چہرہ پُرسکون رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یس ڈاکٹر۔"

حسام نے لاشعوری طور پر منہ کھولا، پھر فوراً بند کر لیا۔

اور اگلے ہی لمحے وہ سب تیز قدموں کے ساتھ ایمرجنسی کی طرف بڑھ رہے تھے

ایمرجنسی کے دروازے کھلتے ہی ہنگامی شور، دوڑتے قدم، اور مشینوں کی بیپ بیپ ایک ساتھ کانوں سے ٹکرائے۔ اسٹریچر تیزی سے اندر لایا گیا۔

خون میں لت پت جسم، سانس بے ترتیب، چہرہ پہچان میں نہ آنے والا۔

"فرشے آپ ادھر!" احد کی آواز ہجوم کے اوپر ابھری۔

فرشے فوراً مریض کے سر کی طرف آ گئی،

ہاتھ خود بخود حرکت میں تھے—

گلوز، مانیٹر، سانس کی رفتار۔

"بی پی ڈراپ کر رہا ہے،"

فرشے نے پہلی بار اونچی آواز میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد نے پل بھر کو اس کی طرف دیکھا——

"فلوئڈ بولو، ٹولائنز!"

اسمیرہ نے تیزی سے آرڈر فالو کیا۔

آیاز بلڈ رپورٹ کے پیچھے بھاگا۔

حسام روئی سے اسکے چہرے سے خون صاف کر رہا تھا

"ہیڈ انجری ڈیپ ہے، پیوپل رسپانس سلو——"

فرشے کی آواز میں مضبوطی تھی، کانپ نہیں تھی۔

احد نے مریض کے سینے پر ہاتھ رکھا، دل کی دھڑکن محسوس کی۔

"اوٹی موو کریں۔ابھی۔"

دروازے کھلتے گئے، سفید روشنی نے سب کو نگل لیا۔اوٹی کے اندر خاموشی خوفناک تھی——

صرف مشینوں کی آوازیں اور احد کی ہدایات۔

"انسیژن ٹائم——نوٹ کریں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے نے گھڑی دیکھی،

وقت لکھا،دل تیز دھڑک رہا تھا مگر ہاتھ بالکل پر سکون تھے۔

پسینے کی بوند اس کی کنپٹی سے گری،ماسک کے پیچھے سانس گہری تھی۔

ایک موقع پر

خون زیادہ بہنے لگا۔

"سکشن!"

احد کی آواز سخت ہو گئی۔

اسمیرہ نے فوراً آگے بڑھ کر آلہ پکڑایا—

کئی گھنٹوں بعد آخری ٹانکہ لگا۔احد نے دستانے اتارے،ایک گہری سانس لی۔

"وی آر ڈن۔"

اوٹی کا دروازہ کھلا،

پانچوں ایک باہر نکلے ہوا ذرا سست تھی انکے قدموں کی ترتیب ایک جیسی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے نے پہلی بار محسوس کیا اس کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں۔

احد اس کے برابر چل رہا تھا۔

"گڈ ورک،"

اس نے آہستہ سے کہا—

صرف دو لفظ، مگر فرشتے کے لیے پورے دن کا انعام۔

فرشتے احد کی پیٹ دیکھ رہی تھی

دیہان رکھنا کہی محبت نہ جائے۔۔۔۔!!!! حسام نے سرگوشی کی فرشتے نے چونک کر اسے دیکھا مجھے

مجھے مردوں کی محبت پر یقین نہیں۔۔۔۔!!!! وہ کہتی اگے بڑھ گئی

اور حسام...وہ خاموش ہو گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد کے کیبن میں ہلکی سی خاموشی تھی۔ کھڑکی کے پردے آدھے ہٹے ہوئے تھے، دھوپ کی ایک لکیر میز پر پھیلی فائلوں پر پڑ رہی تھی۔

اسمیرہ صوفے پر بیٹھی

ایک فائل کھولے پوری توجہ سے پڑھ رہی تھی۔ چہرے پر وہی پروفیشنل سنجیدگی۔ دروازہ بغیر نوک کے کھلا——

احد اندر آیا۔

اسمیرہ کھڑی ہو گئی

"اگر یہ فائل ریڈاؤنڈنٹ ہے تو میں واپس بھیج دوں؟"

احد نے کوٹ اتارتے ہوئے جواب دیا،

"نہیں، وہ کیس الگ ہے۔ ریڈ کرو۔"

اسمیرہ نے ایک صفحہ پلٹا،

بھنویں ہلکی سی سکڑ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تو ہائی رسک پیشنٹ تھا، آپ نے خود سرجری لی؟"

احد کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا،

ہاتھ میز پر رکھے۔

"لینی پڑی۔ ڈیلے ہوتا تو نہیں بچتا۔"

اسمیرہ نے فائل بند کی، پہلی بار اس کی طرف دیکھا۔

"آپ جانتے ہیں یہ بورڈ کو پسند نہیں آئے گا۔"

احد کی آواز پر سکون مگر سخت تھی،

"بورڈ بعد میں۔ مریض پہلے۔"

اسمیرہ ہلکا سا مسکرائی——

اسمیرہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا،

"ویسے... فرشتے نے اچھا ہینڈل کیا تھا۔"

احد نے کوئی فوراً جواب نہیں دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف ایک پل کی توقف۔

"ہمم،"

آخر کار بولا،

اسمیرہ نے یہ ایک لفظ نوٹ کر لیا——

نہ تعریف زیادہ، نہ کم—— مگر احد کے لیے یہ بہت تھا۔ اسمیرہ دوبارہ فائل کی طرف جھک گئی

باقی فائلز بھی ریڈ کر لینا۔۔۔!!!! احد نے نورمل سے انداز میں کہا

اسمیرہ نے سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی

****

فرشے اس وقت کنٹین میں تھی سامنے چائے رکھی پڑی تھی

بھاپ آہستہ آہستہ ہوا میں گھل رہی تھی۔

اس کی انگلیاں کپ کے کنارے کے گرد بے اختیار گھوم رہی تھیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ذہن کہی دور نکلا ہوا تھا ان کچھ دنوں میں اسے ایک بار بھی اپنی پچھلی زندگی یاد نہیں آئی تھی

لیکن آب ہر ایک چیز کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے گھوم رہی تھی اسکے ابو کا گھر سے نکالنا اور شمو کے گھر تک اور پھر یہاں تک ہر ایک چیز

فرشتے نے ایک گہری سانس لی جیسے آنکھوں میں اترنے والے آنسو روکے ہو

اسی لمحے کنٹین کا دروازہ زور سے کھلا۔

"اوبھائی! ایک چائے...ایسی کہ نیند اور بھوک——

دونوں بھاگ جائیں!"

حسام کی آواز آئی۔وہ کاؤنٹر پر آرڈر دے کر ادھر اُدھر دیکھتا ہوا

سیدھا فرشتے کی طرف آگیا۔

"اوہ!

یہاں تو سائلنٹ موڈ چل رہا ہے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں بیٹھوں یا خاموشی کا احترام کروں؟"

بیٹھ ہی جاتا ہوں

جواب کا انتظار کیے بغیر وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

فرشتے نے نظریں اٹھائیں، ایک مدھم سی مسکراہٹ ہونٹوں پر آگئی۔

ویٹر نے اس کے سامنے چائے رکھ دی۔ حسام نے ایک گھونٹ لیا

اور فوراً منہ بنالیا۔

"یااللہ!

یہ چائے ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آتا تم ہر دفع اسی گھٹیاں چائے کیسے بنا لیتے ہو

اس نے وائیٹر کی طرف دیکھا جو کھڑا دانت نکال رہا تھا

حسام نے اسے گھورا تو وہاں سے چلا گیا

احد ہمیں نیچے ٹوچر کرتا ہے اور اوپر چائے پلا کر۔۔۔۔!!!!اور حسام نے ایک اور گھونٹ

لیا، اور منہ بناتے ہوئے چائے ایک سائیڈ پر رکھ دی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچھی تو ہے۔۔۔!!!!فرشے نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا

اتنے میں اسمیرہ وہاں داخل ہوئی

اسمیرہ نے فرشے کے کپ سے ایک گھونٹ لیا منہ عجیب سے ہوا تمہاری چائے پی کر اچھا خاصا انسان مر جائے۔۔۔!!!اسمیرہ دانت پیس کر بولی

بی بی آب تک تو عادت ہو جانی چاہے تھی۔۔۔۔۔!!!!کاؤنٹر سے آواز آئی

اسمیرہ اسے گھورتی حسام کی طرف متوجہ ہوئی

"مجھے لگتا ہے احد کو ہوسپیٹل وزٹ کرنے جانا ہے تمھیں تیار رہنا چاہیے ہمشہ تم ہی ساتھ جاتے ہو"

حسام نے اسکی طرف دیکھا اور اطمینان سے کہا

"میں تیار ہو مجھے کون سا میک اپ کرنا"

اسمیرہ نے اسکی طرف دیکھ کر گہری سانس لی جیسے کہہ رہی ہو تم نہیں سدھر سکتے ہے اتنے میں آیاز بھی انکے ساتھ آکر بیٹھ گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر آیاز چائے۔۔۔۔۔؟؟؟کاؤنٹر سے آواز آئی

مہربانی موڈ نہیں خراب کرنا اپنا۔۔۔!!!!آیاز ناگوار ہت سے بولا

وہ سارے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے جب وہاں احد داخل ہوا

Let's go to the stable !!

ان چاروں نے ایک ساتھ احد کی طرف دیکھا

خیریت۔۔؟؟حسام نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

جیسے نہیں جانا وہ نہ آئے۔۔۔!!!!احد نے پر سکون لہجے میں کہا

ارے میں تو مذاق کر رہا تھا تم تو سیریس ہی ہو جاتے ہو۔۔۔!!!!!حسام اٹھ کر اسکے پاس آیا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ہستے ہوئے کہا

لگتا ہے اسے مرنے کی جلدی ہے۔۔۔!!!آیاز نے سرگوشی کی احد نے اسکی طرف دیکھا

حسام ایک دم سیدھا کھڑا ہو گیا

آیاز نے تھوڑا سا سر ہلایا اور بولا،

"ہاں، شاید تھوڑی ٹھنڈی ہوا اور باہر کی تازگی فائدہ دے جائے۔"

اور فرشے تو ابھی شوکڈ میں تھی جیسے یقین کر رہی ہو کہ شاید یہ مذاق ہو۔ وہ جہاں جانے کا صرف سوچتی تھی آج وہ جا رہی تھی "اصطبل"

احد، حسام اور آیاز باہر نکل گئے

چلو۔۔۔!!! اسمیرہ نے فرشے سے کہا

وہ لوگ جب اصطبل پہنچے تو منظر یکدم بدل گیا۔

ہسپتال کی بند، سفید دیواروں اور جراثیم کش بو کے بعد یہ جگہ کسی اور ہی دنیا کا حصہ لگ رہی تھی۔ وسیع سا کھلا میدان، چاروں طرف لکڑی اور لوہے سے بنے اصطبل، زمین پر بکھرا بھوسہ،

اور ہوا میں گھوڑوں کی سانسوں، مٹی اور گھاس کی ملی جلی خوشبو۔

کچھ گھوڑے آہستہ آہستہ زمین کُرید رہے تھے،

کچھ گردن ہلا رہے تھے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ایک گھوڑا زور سے ہنہنا اٹھا تو فرشتے چونک گئی۔

اس نے لاشعوری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹایا۔احد اس جو ایک قدم اس سے پیچھے چل رہا تھا روک کر فرشتے کی طرف دیکھا

فرشتے نے جلدی سے چہرے کا تاثرات سہی کیے اور اسمیرہ کی طرف چلی گئی نہ چاہتے ہوئے بھی احد کے ہونٹ نامحسوس انداز میں مسکرائے تھے جس سے پتا چلا کے اسکی گالوں پر ڈمپل پڑتے ہے

احد آگے آگے چل رہا تھا—یہ جگہ جیسے اس کی اپنی تھی۔

اس کا انداز یہاں اور بھی پُر اعتماد لگ رہا تھا،

کندھے ڈھیلے، قدم آزاد،

چہرے پر وہی سنجیدگی مگر آنکھوں میں عجیب سی نرمی۔

اسمیرہ نے مسکرا کر فرشتے کی طرف دیکھا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں، یہ سب تربیت یافتہ ہیں۔"

حسام نے فوراً موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

"ہاں ہاں، بس فرق یہ ہے کہ

یہ گھوڑے کاٹتے نہیں، ہمارا ڈاکٹر صاحب دماغ کھاتے ہیں۔"

آیاز نے قہقہہ دبانے کی ناکام کوشش کی۔

احد نے پلٹ کر حسام کو دیکھا——

حسام نے فوراً سیدھا کھڑے ہو کر کہا:

"میں تو تعریف کر رہا تھا سر...دماغ کھانا بھی ایک آرٹ ہے۔"

فرشے کی ہنسی بے اختیار نکل گئی——

چھوٹی سی، دبائی ہوئی،

مگر احد کی نظر اس آواز پر ٹھہر گئی۔

وہ ایک سیاہ رنگ کے گھوڑے کے پاس رُکا، اس کی گردن پر ہاتھ پھیرا۔

گھوڑا پر سکون ہو گیا، جیسے اس لمس کو پہچانتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے بغیر پیچھے دیکھے کہا:

"فرشے، آپ ادھر آئیں۔"

دل ایک لمحے کو تیز دھڑکا، مگر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔

احد نے گھوڑے کی لگام ہلکے سے تھامی اور فرشے کی طرف مڑا۔

"آپ بیٹھیں

فرشے ایک لمحہ رکی۔ گھوڑے کی اونچائی، اس کی مضبوط جسامت——وہ گھوڑے اور احد کر سامنے کھڑی بلکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل بے اختیار دھڑکا۔

"میں...مجھے گھوڑ سواری نہیں آتی،" آواز میں ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔

احد کے چہرے پر کوئی حیرت نہیں آئی۔

بس ایک مختصر سا سر ہلایا۔

"اسی لیے تو کہہ رہا ہوں،"

وہ پر سکون انداز میں بولا،

"باقی میں دیکھ لوگا'

یہ سن کر حسام کے منہ سے بے اختیار نکلا:

"اوہ ہو ہو—یہ وہی گھوڑا ہے نا جس پر بیٹھنے پر احد نے مجھ سے اس پورے اصطبل کی صفائی کروائی تھی؟

چپ۔۔۔!!! آیاز نے فوراً حسام کو کہنی ماری۔

اسمیرہ کی آنکھیں بھی حیرت سے ذرا پھیل گئیں۔

"یہ تو احد کا پرسنل گھوڑا ہے..."

اسمیرہ نے دھیمی آواز میں کہا، جیسے خود سے تصدیق کر رہی ہو۔

حسام نے آہستہ سے سرگوشی کی:

"یہ گھوڑا تو ہمیں سلام کا جواب بھی نہیں دیتا، اور آج..." اس نے فرشے کی طرف دیکھا،

"...آج اسے سواری کے لیے دیا جا رہا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد نے ان سب کو نظر انداز کیا۔ وہ فرشتے کے قریب آیا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں،"

اس نے کہا،

"یہ میرے وزن اور ہاتھ کا عادی ہے۔

آپ بس میری بات مانیں۔"

فرشتے نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا—

وہی پُر اعتماد آنکھیں، وہی سکون۔ احد نے گھوڑے کے پہلو میں کھڑے ہو کر اپنا ہاتھ مضبوطی سے بڑھایا۔

"پہلا قدم رکاب میں،"

اس نے آہستہ آہستہ سمجھایا،

"میں تھامے رکھوں گا۔"

فرشتے کے ہاتھ ہلکے سے کانپے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مگر اس نے ہمت کی۔

رکاب میں پاؤں رکھا۔

احد نے ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو سہارا دیا——

نہ حد سے زیادہ قریب،

نہ فاصلے پر——

بس اتنا کہ وہ محفوظ محسوس کرے۔

"اب وزن اوپر منتقل کریں،"

وہ بولا۔ اگلے ہی لمحے فرشتے گھوڑے پر تھی۔ فرشتے کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آ گئی

حسام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"یا اللہ... یہ سب دیکھنے سے پہلے مر کیوں نہیں گیا!"

آیاز نے آہستہ سے کہا:

"ڈاکٹر صاحب آجکل کچھ زیادہ ہی... مہربان ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسمیرہ بس احد کو کھڑی دیکھ رہی تھی

گھوڑا پر سکون کھڑا رہا، جیسے اسے سب معلوم ہو۔

احد نے لگام تھامی، فرشتے کی طرف ایک نظر ڈالی۔

اور احد نے وہ لگام چھوڑ دی فرشتے کا دل زور سے دھڑکا

شاہباز۔۔۔!!!!احد نے اس گھوڑے کی طرف دیکھ کر کہا اس گھوڑے کا نام شاید شاہباز تھا

اپنے نام کی آواز سنتے ہی شاہباز نے زور سے ہنہنایا، گردن اوپر کی، زمین پر سُم مارا——

فرشتے کی سانس سینے میں اٹک گئی۔

یااللہ...

وہ بے اختیار لگام مضبوطی سے پکڑ گئی۔

مگر گھوڑا نہیں بھاگا۔نہ بپھرا، نہ دوڑا——بس آہستہ، پُر سکون قدم اٹھاتے چل دیا۔

فرشتے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔وہ نیچے دیکھ رہی تھی——

زمین، اپنے قدموں کا فاصلہ، اور اس گھوڑے کی مضبوط مگر نرم چال۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ...وہ چل رہا ہے..."

اس کے ہونٹوں سے بے آواز الفاظ نکلے۔

دل اب بھی تیز دھڑک رہا تھا

شاہباز نے چند ہی قدم لیے تھے کہ اچانک ایک اور گھوڑا تیز رفتار کے ساتھ اس کے آگے سے گزر گیا۔ ہوا جیسے ایک جھونکے میں بدل گئی۔

فرشتے نے چونک کر سر اٹھایا۔

وہ گھوڑا—براؤن رنگ، مضبوط، برق رفتار—اور اس پر...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد مرزا۔

بلیک ٹراؤزر/پینٹس اسپورٹس شوز، سادہ مگر بے حد جچا ہوا—کوئی غیر ضروری بناوٹ نہیں، بس ایک مضبوط شخصیت جو خود پر یقین رکھتی ہے۔

گھوڑے پر اس کا بیٹھنے کا انداز کسی ماہر کی طرح پُر سکون ہے—

کندھے سنبھلے ہوئے، ایک ہاتھ لگام پر مضبوط گرفت میں،

ایک ہاتھ لگام پر مضبوط، دوسرا ڈھیلا سا—چہرے پر وہی سنجیدگی

وہ گھوڑے کو قابو میں رکھتے ایک سپیڈ کے ساتھ آگے نکلا، پھر آہستہ سے مڑا

اور رفتار کم کر دی۔احد نے پیچھے دیکھے بغیر کہا:

"نظریں نیچے نہیں، سامنے رکھیں۔"

فرشتے نے گھبرا کر سر اٹھایا—

سامنے کھلا میدان، اور آگے چلتا ہوا شاہباز۔

"وہ آپ کو گرا نہیں سکتا،"

احد کی آواز دور سے مگر واضح آئی،

"کیونکہ وہ جانتا ہے میں اس کے سامنے ہوں

ہم بھی سواری کریں۔۔۔!!!!اسمیرہ نے کہا

نہیں آج یہ ڈرامہ سیریل دیکھے گئے بہت مزہ آرہا ہے۔۔۔!!!!حسام نے نفی میں گردن ہلائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے اسے دور جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی پھر آہستہ سے جھکی اور گھوڑے سے سرگوشی کی

تیز چلو ہمیں اس گھوڑے کو پیچھے چھوڑنا ہے۔۔!!!

شاہباز نے جیسے اس کی آواز پہچان لی ہو۔

اس کے کان ایک لمحے کو پیچھے کو ہلے، پھر وہ قدموں کی رفتار ذرا سی بڑھا گیا۔

ریت پر اس کے سُموں کی آواز واضح ہونے لگی——

آگے احد نے حرکت محسوس کی۔اس کے گھوڑے کی رفتار میں ہلکی سی تبدیلی آئی،

مگر وہ مڑا نہیں۔ہونٹوں کے کنارے پر ایک بہت مدھم سی مسکراہٹ ابھری——

دور کھڑے حسام، آیاز اور اسمیرہ نے آنکھیں سکیڑ کر منظر دیکھا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے فرشتے کا گھوڑا احد کے گھوڑے سے آگے نکل گئی

اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا——

احد...

وہ اپنے گھوڑے پر بالکل سیدھا، پر اعتماد انداز میں بیٹھا تھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔نہ حیرت،نہ گھبراہٹ——بس وہ گہری، ٹھہری ہوئی نظر

فرشتے کے ہونٹوں پر بے اختیار ایک مسکراہٹ آگئی۔

اس نے گردن سیدھی کی،اور اگلے ہی لمحے بازو آہستہ سے پھیلا دیے——جیسے خود کو ہوا کے حوالے کر رہی ہو۔چہرہ اوپر کو اٹھایا،

آنکھیں بند کر لیں۔ٹھنڈی، کھلی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرائی،

بالوں میں،سانسوں میں،دل کی دھڑکنوں میں اترتی چلی گئی۔

اسی لمحے

اس کا دوپٹہ ہوا میں آزاد ہو گیا۔وہ ہلکا سا بل کھاتا، فضا میں لہراتا ہوا پیچھے کی طرف اُڑا——

اور آہستگی سے احد کے چہرے سے آ ٹکرایا۔ایک پل کے لیے احد کی دنیا جیسے تھم سی گئی۔

دوپٹے کا نرم لمس،اس کے چہرے پر ٹھہرا، پھر کندھے سے پھسلتا ہوا نیچے آیا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر دوپٹا تھاما۔نظریں دوبارہ فرشتے کی طرف اٹھیں——وہ اب بھی آنکھیں بند کیے ہوا کو محسوس کر رہی تھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آزاد...بے خوف...

احد کے لب ہلکے سے بھنچے، آنکھوں میں ایک انجانی سی سنجیدگی ابھری——

دور کھڑے حسام نے سیٹی سی بجائی،

"بھائی...یہ تو فلمی سین ہو گیا!"

اسے خود بھی ابھی احساس نہیں ہوا ہے۔"میدان میں گھوڑوں کے سُموں کی آواز گونج رہی تھی، ہوا چل رہی تھی،

فرشے نے آنکھیں کھولی اور جیسے حقیقی دنیا میں لوٹی ہو

یہ گھوڑا بھاگ کیوں رہا ہے۔۔۔۔!!! آواز میں گھبراہٹ تھی

روکو۔۔روک جاؤ۔۔

اس نے بے اختیار لگام مضبوطی سے پکڑ لی، سانس اکھڑنے لگی،

آنکھوں میں خوف تیر گیا۔

اور تب——ایک جھٹکے کے بغیر، نہ اچانک، نہ سخت——گھوڑا آہستہ آہستہ رُک گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے کو چند لمحے سمجھ ہی نہ آیا کہ ہوا کیا ہے۔دل ابھی بھی سینے سے باہر آنے کو تھا۔

اس نے نظریں اٹھائیں——سامنے...

احد کھڑا تھا۔ایک ہاتھ مضبوطی سے گھوڑے کی لگام تھامے،دوسرا گھوڑے کی گردن پر پر سکون انداز میں رکھا ہوا۔

چہرہ بالکل سنجیدہ، مگر آنکھوں میں وہی ٹھہراؤ...وہی اعتماد۔

فرشتے کی نظریں اس پر جیسے ٹھہر گئیں۔

سانس آہستہ آہستہ نارمل ہونے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے بے آختیار آپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا

"اتر جائیں،"اس کی آواز ہلکی تھی مگر مضبوط۔

فرشتے نے لمحہ بھر کو اس ہاتھ کو دیکھا۔ایک لمحے کے تذبذب کے بعد اس نے اپنی انگلیاں آہستہ سے اس کے ہاتھ میں رکھ دیں۔

احد کی گرفت فوراً مضبوط ہوئی—اتنی کہ وہ گرے نہیں،اور اتنی نرم کہ اسے خوف نہ آئے۔زمین پر اترتے ہی فرشتے نے گہری سانس لی۔

فرشتے جیسے ہی گھوڑے سے نیچے اتری،زمین کی ٹھوسیت محسوس ہوئی،مگر اس کی نظریں ابھی بھی اونچی،آسمان اور کھلے میدان میں ٹھہری ہوئی تھیں۔وہ تھوڑی حیرت اور تھوڑی گھبراہٹ کے ساتھ اپنے قدم زمین پر جمائے ہوئی تھی۔

اچانک احد آگے بڑھا،قدم اتنے پر سکون اور محتاط کہ فرشتے کو خوف محسوس نہ ہو،اور آہستہ سے اس کے سر کے اوپر ڈوپٹہ رکھا۔

فرشتے کی آنکھیں پلک جھپکنے کی حالت میں رہ گئیں،دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

احد نے ڈوپٹہ اس کے سر اور کندھوں پر درست رکھتے ہوئے۔

فرشتے کا جسم تھوڑا سا لرز گیا—

یہ لرزاس کے خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ احد کی خاموش مگر مضبوط موجودگی کی وجہ سے تھا۔

اس کے لب ہلکے سا کھلے اور وہ آہستہ سا بولی، "ش... شکریہ..."

احد نے بغیر جواب دیے، صرف ایک مختصر، پر اعتماد نظر اس کی طرف ڈالی، اور پھر پیچھے ہٹے۔

فرشتے کے دل میں عجیب سا سکون اور حیرت دونوں اتر آئے۔

Back !!

ایک لفظ اور وہ سب واپس جہاں سے آئے تھے اسی طرف لوٹ گئے

****

ہسپتال میں معمول کے مطابق تھی لوگ آ رہے تھے اور جا رہے تھے

وہ پانچوں ہسپتال کے اندر داخل ہوئے

Go to your duty, I swear there will be no disturbance.

احد نے ان کی طرف سنجیدگی سے دیکھا

فرشتے نے گہری سانس لی، سر ہلایا اور خاموشی سے اپنے وارڈ کی طرف بڑھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پیچھے حسام،اسمیرہ اور آیاز نے مختصر نظر ڈالی، پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

فرشے جیسے ہی وارڈ میں داخل ہوئی، ہوا میں خوشبو اور ادویات کی مدھم سی مہک اس کے حواس کو چھو رہی تھی۔ ہر طرف ہلکی ہلچل تھی—نرسیں اپنے کام میں مصروف، مریض اپنے بیڈز پر، اور کچھ ڈاکٹرز اپنی راؤنڈز میں۔

فرشے نے ایک گہری سانس لی، وہ فوری طور پر مریضوں کی طرف بڑھی، ہاتھ دھو کر اپنے سٹیتھو سکوپ اور نوٹ بک تیار کی۔

حسام بھی اسکے ساتھ کھڑا تھا

اچانک احد وارڈ میں داخل ہوا،

حسام اور فرشے کوئی بات کر رہے تھے

اور فرشے کی حرکات پر نظر ڈالی۔

“Observe carefully, Farishy,”

احدان دونوں کے بیچ آ کر کھڑا ہو گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نرم مگر سنجیدہ انداز میں کہا۔

حسام دو قدم پیچھے ہوا

فرشتے نے فوراً اپنی پوزیشن درست کی، نظریں سیدھی کر کے اپنے کام پر فوکس کیا۔اس نے ایک مریض کے وٹلز چیک کیے، رپورٹ نوٹ کی، اور نرس سے ضروری معلومات لی۔

احد خاموشی سے اس کے قریب آئے، ہر حرکت، ہر قدم اور ہر بات کا جائزہ لے رہے تھے۔

فرشتے کے اندر خوف اور اعصاب کی کیفیت تھی

"اگر کسی وقت فیصلہ کرنے میں تردد ہو، فوراً کسی سینئر سے رجوع کرو۔ مگر یاد رکھو، خود پر اعتماد ہونا ضروری ہے۔خوف اور اضطراب دونوں معمولی ہیں، مگر ہمت کے ساتھ عمل کرو۔"

فرشتے نے سر ہلا دیا

احد نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر فرشتے کو دیکھا، ایک پل کے لیے صرف نظر سے اس کے حوصلے کی تصدیق کی، اور پھر اپنی دوسری ذمہ داری کی طرف بڑھ گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشے نے گہری سانس لی،دل کی دھڑکن تھوڑی نارمل ہوئی،اور وارڈ کے درمیان کھڑے ہو کر مریضوں اور نرسز کے بیچ خود کو ایک ذمہ دار اور قابل اعتماد ڈاکٹر کے طور پر محسوس کیا۔

ایک گھنٹہ وہ یوں ہی مریضوں کے بیچ رہی

فرشے ڈاکٹر احد کے کیبن میں جانا ہے چلے۔۔۔۔!!!!آیاز نے آہستہ آواز میں کہا

فرشے نرس کو ہدایات دیتی آیاز کے پیچھے چلی گئی

تھوڑی دیر میں وہ احد کے کیبن میں تھے

ہم ہر مہینے کسی دوسرے ہسپتال وزٹ کے لئے جاتے ہے مس فرشے۔۔۔۔۔۔!!!!احد کی نظریں کھڑکی سے باہر تھی

فرشے خاموشی سے سن رہی تھی

اور میں بھی ساتھ جاتا ہوں۔۔۔۔!!!!!حسام نے آپنا کلر سیدھا کرتے ہوئے کہا

اسمیرہ آیاز اور فرشے نے ایک ساتھ اسکی طرف دیکھا وہ ایک دم سیدھا کھڑا ہو گیا

عزت ہی نہیں ہے۔۔۔۔!!!حسام منہ بناتے ہوئے بڑبڑایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تواس بار حسام ساتھ نہیں جائے گا۔۔۔۔۔!!!!!احد کے کہنے پر حسام کوایک زوردار کھانسی کادورہ پڑا تھا

وہ کھانستے ہوئے احد کی طرف دیکھ رہا تھا

پانی۔۔۔!!!!اسمیرہ نے فرشتے کی طرف اشارہ کیافرشتے نے پانی کاگلاس حسام کی طرف بڑھایا

میری جاب خطرے میں ہے اور تم لوگ مجھے پانی پلا رہے ہو۔۔۔۔!!!!حسام نے پانی لیا، تھوڑی دیر کھانسی کے بعد سانس

لی

میں کہتاہوں تم بھی کہی اور اپلائے کردوں۔۔۔!!!آیاز نے اپنی ہنسی بہت مشکل سے روکی تھی

اسمیرہ نے ہلکی سی ہنسی روکی

احد نے حسام کی طرف دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بار آپ اور آپ کے ساتھ اسمیرہ جائے گئی۔۔۔۔!!!!احد نے حسام کی طرف دیکھ کر اپنی بات مکمل کی اور فرشتے کی طرف متوجہ ہوا

آب حیران ہونے کی باری اسمیرہ کی تھی

جی۔۔!!!فرشتے نے سر ہلادیا اسمیرہ بھی کچھ نہیں بولی

Lady Reading Hospital (LRH)

احد نے ہسپتال کا نام بتایا

اور یہ پشاور میں واقع ہے اسمیرہ آپکو معلوم ہو گا۔۔۔!!!!احد کی اس بات پر آب شوکڈ کی باری فرشتے کی تھی

پشاور۔۔۔!!!فرشتے کے ہونٹوں نے سرگوشی کی

Any problem !!

احد نے فرشتے کی طرف دیکھا

وہ.....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسمیرہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا اور نرم آواز میں کہا:

"جی، یہ واقعی اچھا ہے...LRH جانا اور وہاں کے حالات دیکھنا تمہارے لیے بہت فائدہ مند ہو گا۔ اور ہاں، فیملی سے ملنے کا موقع بھی مل جائے گا"

فیملی لفظ پر فرشتے کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی اس نے بس سر ہلا دیا

حسام اور آیاز کچھ دیر کے لیے خاموش رہے، حسام کی نظریں فرشتے پر تھیں، اور احد کی نظریں حسام پر

احد وہ ڈاکٹر زاہد۔۔

آیاز نے کچھ کہنا چاہا احد نے اسکی طرف دیکھا تو وہ چپ کر گیا

Go !!

احد نے کہا تو وہ سب وہاں سے چلے گئے

احد کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا چہرہ بے تاثر تھا آنکھیں کسی غیر ضروری نقطے پر جمی ہوئی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اسکے موبائل پر رینگ ہوئی احد نے ناگواریت کے ساتھ فون کی طرف دیکھا جہاں ڈاکٹر زاہد ہارون لکھا ہوا تھا

احد نے فون اٹف کیا اور دار وازہ کی طرف بڑھا جیسے ہی دار وازہ کھولا وہ حادثاتی طور پر فرشے سے ٹکریا کالی آنکھیں سبز آنکھوں سے ٹکرائی احد نے فرشے کو اپنے مظبوط ہاتھوں سے تھاما تھا ورنہ وہ زمین بوس ہو جاتی

دوسری طرف فرشے جو...جو خود بھی سنبھل نہ سکی تھی۔

فرشے کے ہاتھ بے اختیار احد کے کوٹ کے اگلے حصے میں الجھ گئے۔

سانس جیسے ایک لمحے کو رک سی گئی ہو۔

کالی آنکھیں، جن میں ہمیشہ سنجیدگی اور ضبط کی دیوار کھڑی رہتی تھی،

آج دوسری بار اتنی قریب سے اسے دیکھ رہی تھیں——

اور سبز آنکھیں...جو اکثر خاموش رہتی تھیں، جھکی رہتی تھی وہ احد کی آنکھوں میں ٹھہری ہوئی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد کے ہاتھ مضبوط تھے، وہ فوراً سیدھا ہوا،

"سمبھل کر..."

لفظ اس کے ہونٹوں تک آئے، پھر رک گئے۔

اس نے جملہ مکمل نہیں کیا۔

فرشے نے فوراً خود کو سنبھالا، ہاتھ پیچھے کھینچے،

"س... سوری سر،" آواز مدھم تھی، مگر صاف۔

احد نے گلا صاف کیا، قدم پیچھے ہٹایا، اور رسمی لہجے میں کہا:

"کوئی بات نہیں۔ آپ ٹھیک ہیں؟"

فرشے نے سر ہلایا،

"جی... میں ٹھیک ہوں۔"

وہ میرا بیگ۔۔!!! فرشے نے پیچھے آپنے بیگ کی طرف دیکھا

احد ایک سائیڈ پر ہو گیا با قاعدہ فاصلہ قائم کرتے ہوئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی باڈی لینگوئج دوبارہ وہی پروفیشنل، نپی تلی——

جیسے چند لمحے پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

فرشتے نے جلدی سے اندر قدم رکھا۔

بیگ اٹھایا

آجاؤ یار۔۔۔۔!!!اتنے میں وہاں پر آیاز بھی آگیا وہ شاید فرشتے کو لینے آیا تھا

احد نے آیاز کی طرف دیکھا چہرہ بلکل سنجیدہ تھا

تم جاؤ مجھے اس سے کام ہے۔۔۔۔!!!الفاظ بے آختیار تھے

فرشتے جو باہر نکلنے والی تھی روک گئی اور گردن اٹھا کر احد کی طرف دیکھا جو آیاز کو دیکھ رہا تھا

وہ۔۔۔

آیاز نے کچھ کہنا چاہا

مجھے کام ہے۔۔۔۔!!!!احد نے تھوڑا سختی سے کہا آیاز فرشتے کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا

فرشتے نے احد کی طرف دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کام۔۔۔۔!!!!کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرشتے نے خود ہی پوچھالیا

ہاں۔۔!!احد سیدھا کھڑا ہوا جیسے کوئی کام یاد کر رہا ہو

آ....ایل آر ایچ وزٹ کے لیے فائلیں کل تک ریڈی ہونی چاہئیں۔

اسمیرہ آپ کو ڈیٹیلز دے دے گی۔"

"جی"

فرشتے نے فوراً جواب دیا،

جاؤ۔۔۔۔؟؟فرشتے نے پوچھا

احد نے سر ہلایا،

فرشتے وہاں سے چلی گئی احد نے غیر محسوس انداز میں سانس لی

****

رات گہری ہو چکی تھی۔کھڑکی کے شیشے کے ساتھ ٹیک لگائے فرشتے چائے کا کپ تھامے کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھاپ آہستہ آہستہ فضا میں گھل رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر نیچے سوئمنگ پول پر پڑی—

احد۔

وہ شرٹ لیس کھڑا تھا، جسم مضبوط مگر بے جا نمائش کے بغیر—

کسرتی جسم، پھولے ہوئے مسلز چوڑے کندھے، متوازن بازو، چھاتی اور پیٹ پر قدرتی لکیریں

جس پتا چل رہا تھا جم کا خیال کافی حد تک رکھا گیا ہے

اس کی باڈی میں ایک عجیب سی سادگی تھی—

وہ ایک ادا سے پول میں کود گیا

فرشے بغیر پلک جھپکے وہ منظر دیکھ رہی تھی

پانی اس کے جسم کے ساتھ جیسے خود کو ڈھالتا چلا گیا۔

پول کے نیلگوں پانی میں احد ایک ادا سے گردن گھوما کر کھڑا ہوا—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گیلے بال ہاتھوں کے ذریعے پیچھے کی طرف سلجائے، چہرے پر سنجیدگی، آنکھوں میں وہی مانوس ٹھہراؤ پانی چہرے سے ہوتا ہوا واپس پول میں گر گیا

فرشے نے بے اختیار کپ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

دل کی دھڑکن ذرا سی بے ترتیب ہو گئی۔

فرشے پاگل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔!!! خود سے سوال کیا

اور یہی بات اسے چونکا گئی۔

فرشے نے نظریں ہٹالیں، چائے کا ایک گھونٹ لیا،

نظریں اسی منظر کو دوبارہ دیکھنی کی خواہش مند تھی

اللہ اللہ معاف کرنا۔۔۔۔!!! فرشے کھڑکی سے دو قدم دور ہو گئی جلدی سے پردے آگے کیے اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی آنکھیں بند کی تو وہ منظر پھر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا وہ بوکھلا کر اٹھی

احد پول کے کنارے پر دونوں بازو رکھ کر کھڑا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر وہ آہستگی سے جھکا،

ایک ہموار حرکت میں خود کو پانی کے حوالے کیا

اور مضبوط اسٹروکس کے ساتھ

واپس پول کے دوسرے حصے کی طرف تیرتا چلا گیا۔

اسی لمحے ایک آواز گونجی۔

قسم سے میں ایک لڑکی ہوتا تو پر مرمٹتا تم پر کسی چڑیل کی طرح فدا ہو جاتا جن کی طرح تم پر

حاوی ہو جاتا تمھیں پانے کے لئے جادو ٹونا کرواتا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی..جی.. سہی سوچا وہ حسام تھا۔

ہاتھ میں تولیہ، چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ۔

وہ پول کے کنارے آکر رک گیا۔

احد نے پانی سے نکلتے ہوئے حسام کی طرف ایک سرسری نظر ڈالی۔

چہرے پر وہی سنجیدگی،

"فضول باتیں بند کرو، حسام۔

حسام نے ہنستے ہوئے تولیہ اس کی طرف اچھالا۔

"ارے سر، تعریف بھی جرم ہو گئی؟

احد نے بال خشک کیے اور ایک طرف کرسیاں لگی تھی وہاں جا کر بیٹھ گیا شرٹ پہنی اور تھوڑی دیر کے لیے آنکھیں بند کر لی

اوپر کمرے میں

فرشے پردے کے پیچھے کھڑی یہ سب دیکھتی سنتی رہی۔

دل کی دھڑکن دھیرے دھیرے نارمل ہو رہی تھی،

مگر ذہن...ابھی تک پول کے نیلگوں پانی میں کہیں اٹکا ہوا تھا۔

جب اچانک ایک دم سے شور کی آواز سنائی دی

احد احد۔۔۔!!!

اسمیرہ بھاگتی ہوئی پول ایریا میں داخل ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سانس پھولی ہوئی، چہرہ زرد، آنکھوں میں خوف۔

احد ایک جھٹکے میں کھڑا ہو گیا۔

حسام بھی فوراً متوجہ ہو گیا، اس کے چہرے کی شوخی غائب ہو چکی تھی۔

"کیا ہوا؟"

احد کی آواز میں سختی لیکن فکر بھی تھی

اسمیرہ نے کانپتی آواز میں کہا:

"احد... وارڈ میں آگ لگ گئی ہے...!!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک لمحے کو سب کچھ جیسے رک گیا۔

"کون سا وارڈ؟" احد نے تیزی سے پوچھا

جہاں سٹاف رہتا ہے۔۔۔!!! اسمیرہ نے کہا

احد کے قدم ایک لمحے کو جیسے زمین میں گڑ گئے۔ آنکھوں کے سامنے سبز آنکھیں بے اختیار یاد آئی

"حسام!"

احد نے تیزی سے کہا

"تم فائر بریگیڈ اور سیکیورٹی کو فوراً الرٹ کرو۔

میں وارڈ کی طرف جا رہا ہوں۔"

حسام نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر سر ہلایا اور دوڑ پڑا۔

فرشے جو بیڈ پر لیٹ گئی تھی اچانک دھوئیں کی بو اسکے ناک کی سماعت سے ٹکرائی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی دار وازہ پر نظر گئی جس سے دھوا اندر آ رہا تھا

یا اللہ۔۔۔!!!! فرشے بیڈ سے نیچے اتری اور دار وازے کی طرف بڑھی بہت مشکل سے دار وازہ کھولا باہر ہر طرف دھوا ہی دھوا تھا کہ کچھ نظر انا مشکل تھا

فرشے زور سے کھانسی منہ پر زور سے ہاتھ رکھ لیا

فرشے کوریڈور میں پہنچی کبھی کوئی اس ٹکراتا تو کبھی کوئی

نیچے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد سیڑھیاں دو دو کر کے چڑھ رہا تھا۔راستے میں ایک نرس نے روکا۔

"ڈاکٹر! اندر جانا خطرناک ہے——"

"وہ وارڈ خالی نہیں ہے۔"

احد نے سخت لہجے میں کہا اور ایک لمحہ ضائع کیے بغیر آگے بڑھ گیا۔

وارڈ کے باہر دھوئیں کے بادل تھے۔الارم بج رہا تھا۔لوگ پیچھے ہٹ رہے تھے۔

اور اسی لمحے احد کی نظر——دھوئیں کے اس پار ایک مانوس سی صورت پر پڑی۔

"فرشے...!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا دل ایک لمحے کو ڈوب سا گیا۔

فرشے کھانستے ہوئے دیوار کا سہارا لیے کھڑی تھی۔آنکھوں میں پانی، چہرہ زرد، مگر وہ ابھی کھڑی تھی۔

احد تیزی کے ساتھ اسکی طرف بڑھا

ابھی وہ اس سے کچھ فاصلے پر تھا جب فرشے چکرائی اور ہوا میں جھول گئی

احد نے ایک ہاتھ سے اسے تھاما اور اسکی طرف دیکھا فرشے کی آنکھیں بند تھی

فرشے۔۔؟؟احد اسکی بند آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

احد کو آپنا دل معمول سے زیادہ دھڑکتا ہوا محسوس ہوا احد نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا۔اسے

اپنے مضبوط بازو میں اٹھایا

اور باہر کی طرف بڑھا

"آرام سے! سب لوگ پیچھے ہو جائیں۔۔۔"

اسمیرہ، آیاز اور حسام لوگوں کو باہر نکال رہے تھے،

مگر جیسے ہی دھوئیں کے بیچ سے دو وجود ابھرتے دکھائی دیے۔۔۔

اسمیرہ یکدم سیدھی ہو گئی۔

حسام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔آیاز پلک جھپکانا ہی بھول گیا۔

احد تھا۔۔۔

اور اس کے بازوؤں میں فرشے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احدان کے پاس آکر رکا بھی نہیں۔نہ سوال،نہ وضاحت۔

ان سب کو نظرانداز کرتاہوا سیدھا ہسپتال کی طرف بڑھ گیا۔

"اسٹریچر——!"

احد کی آواز میں جلدی تھی...اور ایسی فکر،جو چھپائے نہیں چھپتی۔

اگلے ہی لمحے اسٹریچر آگیا۔احد نے نہایت احتیاط سے فرشتے کو اس پر لٹایا۔

نظریں اب بھی اس کی بند آنکھوں پر جمی تھیں۔

"فرشتے...سن رہی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے دھیمے مگر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

کوئی جواب نہیں۔

اسمیرہ،آیاز اور حسام

وہیں چند قدم پیچھے کھڑے رہ گئے——

خاموش،سانس روکے،جیسے منظر سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

احد نے ایک سیکنڈ ضائع کیے بغیر

حکم دینا شروع کیا:

"آکسیجن ماسک ـــــ فوراً!" "ویٹلز چیک کرو!"

"سموک انہیلیشن لگ رہی ہے ـــــ نیبولائزیشن تیار رکھو!"

اسمیرہ فوراً حرکت میں آگئی۔

آیاز نے آکسیجن سلنڈر آگے بڑھایا۔

حسام، جو عام دنوں میں مذاق کا پہاڑ تھا، اس وقت بالکل خاموش ـــــ صرف فرشے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آکسیجن ماسک فرشے کے چہرے پر رکھا گیا۔

نیبولائزر آن ہوا۔

احد نے اس کی نبض خود چیک کی۔ کمزور تھی... مگر موجود۔

"بلڈ پریشر لو ـــــ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے بغیر نظریں ہٹائے کہا۔

اسمیرہ نے ریڈنگ دیکھ کر سر ہلایا،

"لوہے... مگر سٹیبل ہو رہا ہے۔"

احد نے ایک گہری سانس لی—ایسی سانس جو شاید اس نے پچھلے کئی منٹوں میں پہلی بار لی تھی۔

"اسے آبزرویشن میں رکھیں۔ کسی کو اندر آنے نہ دیں۔

میں خود مانیٹر کروں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے کی پلکیں ہلکی سی کانپیں۔

احد نے فوراً پروفیشنل انداز میں کھڑا ہو گیا

اسمیرہ انکے ساتھ رہنا۔۔۔!!!احد نے فرشے کی کانپتی ہوئی پلکو کو دیکھا

ہمم۔۔!!اسمیرہ احد کی ہر ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی

تم لوگ میرے ساتھ باہر اؤ۔۔۔!!!!احد نے آیاز اور حسام کی طرف دیکھا وہ تینوں باہر نکل گئے

****

احد ہسپتال کے باہر کھڑا تھا۔سامنے وہی عمارت——

اس کی نظریں عمارت کی دیواروں، کھڑکیوں، ایگزاسٹ وینٹس پر

ایک ایک کر کے ٹھہر رہی تھیں——جیسے وہ کچھ یاد کرنے کی نہیں

کچھ جوڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آگ کیسے لگی۔۔۔؟؟سب سے اہم سوال

"کس نے کہا آگ لگی ہے...؟"

حسام نے خاموشی توڑی، مگر اس بار اس کے لہجے میں نہ مذاق تھا

نہ شوخی۔

احد نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

حسام نے عمارت کی طرف اشارہ کیا۔

"میں نے خود چیک کیا ہے۔ کہیں آگ کے نشان نہیں ہیں۔

نہ جلی ہوئی دیوار، نہ شارٹ سرکٹ، نہ فائر الارم کی ٹرِپنگ۔"

احد کے ماتھے پر ہلکی سی شکن آئی۔

"آگ نہیں لگی تھی، احد..."

حسام کی آواز سنجیدہ تھی،

"صرف دھواں تھا۔ اور وہ بھی ایسا—جو آگ سے نہیں اٹھتا۔"

آیاز خاموشی سے سن رہا تھا

"دھواں؟"

احد نے آہستہ دہرایا، جیسے لفظ کو تول رہا ہو۔

"جی۔" آیاز بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیمیکل اسموک جیسا۔ جلن نہیں تھی، مگر سانس فوراً متاثر ہو رہی تھی۔"

احد کی آنکھیں تنگ ہو گئیں۔

"یہ حادثہ نہیں تھا..." وہ آہستہ بولا، مگر لہجہ پختہ تھا۔

احد نے عمارت کی طرف دوبارہ دیکھا—خاص طور پر اس فلور کی طرف جہاں فرشے رہتی تھی۔

"یہ اتفاق بھی نہیں تھا،"

اس نے کہا،

"کیونکہ دھواں صرف اسی وارڈ تک محدود تھا۔"

حسام نے سر ہلایا

"یعنی... کسی نے جان بوجھ کر؟"

احد نے حسام کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں سنجیدگی تھی—

اور ایک خطرناک خاموش یقین۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کسی نے وارڈ کو نہیں، فرشے کو ٹارگٹ کیا۔"

حسام نے کہا

احد کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"مگر وہاں تو——"

"نرسز، اسٹاف،

اور..."

احد کی آواز ایک لمحے کو رکی،

"...فرشے۔"

ہوا میں خاموشی پھیل گئی۔

اس نے مٹھی بھینچی۔

کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔!!!اسمیرہ نے اسکی نبض دوبارہ چیک کی

اچھا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔!!!فرشے کی آواز دھیمی اور کمزور تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Hello !!

اتنے میں حسام بھی وہاں آ گیا

احد نے گھور کر اسے دیکھا تو وہ سیدھا کھڑا ہو گیا بلکل ایک اچھے بچے کی طرح

فرشے کی نظر احد پر پڑی تو وہ نظر جھکا گئی کیوں یہ آپ بھی جانتے ہے اور میں بھی

Feel better !!!

احد نے سنجیدگی کے ساتھ پوچھا

ہمم۔۔!!! فرشے نے بس اتنا ہی کہا

نبض چیک کرو۔۔۔!!! حسام نے احد کی طرف دیکھ کر کہا

کیوں ں ں ں ں۔۔۔۔!!!! احد نے اپنی طرف سے بہت پیار سے حسام کا بڑھتا ہوئے ہاتھ پکڑا تھا لیکن یہ تو آب حسام ہی بتا سکتا تھا کے کتنا پیار تھا پکڑ میں

آوچ۔۔۔!!! حسام نے اوچھلتے ہوئے آپنا ہاتھ چھوڑ دیا

میں تو بس اسے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔!!! اس نے ہاتھ کو زور سے مسلتے ہوئے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چہرے پر درد اور بے بسی ایک ساتھ تھی۔

اسے اسے بات نہیں کرتے نا حسا!!!!ام اسے اسے میں ہاتھ بھی ٹوٹ جاتے ہے۔۔۔۔!!!!!

احد نے بہت آرام سے سر گوشی کی

حسام نے دل ہی دل میں احد کو وہ تمام گالیاں دیں جو زبان پر لانے کی جرأت وہ کبھی کر ہی نہیں سکتا تھا۔

اور فرشے...وہ اب بھی نظریں جھکائے لیکن دل ذرا سا محفوظ محسوس کر رہی تھی۔اسکے آس پاس لوگ ایک محفوظ پناہ گاہ تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلی صبح——

نرم سی روشنی پردوں کے بیچ سے کمرے میں اتر رہی تھی۔رات کی گھٹن،دھواں،شور...

سب پیچھے رہ گیا تھا۔

اب صرف خاموشی تھی——اور ایک ہلکی سی اینٹی سیپٹک کی خوشبو۔

فرشے نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

سر میں ہلکا سا بوجھ تھا، گلا خشک... مگر سانس اب ٹھیک چل رہی تھی۔

اس نے کروٹ بدلنے کی کوشش کی تو بازو میں لگا کینولا ہلکا سا چبھا۔

تب ہی دروازہ آہستگی سے کھلا۔ احد اندر داخل ہوا۔ سفید کوٹ میں، چہرہ معمول کے مطابق سنجیدہ، مگر آنکھوں کے نیچے ہلکی سی تھکن صاف نظر آ رہی تھی—جیسے رات اس نے بھی سو کر نہیں گزاری۔

اس کی نظر سیدھی فرشتے پر گئی۔

Awake ??

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آواز دھیمی تھی، مگر پوری توجہ کے ساتھ۔ فرشتے نے فوراً خود کو سنبھالا

اور ہلکا سا سر ہلایا۔

"جی..."

احد اس کے بیڈ کے قریب آیا، مانیٹر پر نظر ڈالی، فائل کھولی—

پھر خود ہی بند کر دی، جیسے اعداد و شمار سے زیادہ وہ سامنے لیٹی لڑکی اہم ہو۔

"سانس میں اب کوئی تکلیف؟" "چکر؟ متلی؟"

"ن... نہیں،"

فرشتے نے آہستہ کہا،

"اب بہتر ہے۔"

احد نے اس کی کلائی تھامی——

فرشتے کا دل اوچھل کر باہر انے کو تھا اور چادر کے کونے کو ہلکے سے پکڑ لیا

چند سیکنڈ۔ خاموشی۔ پھر اس نے مطمئن ہو کر ہاتھ چھوڑ دیا۔

"Smoke inhalation" تھا، لیکن بروقت باہر آ گئیں،

اس لیے کوئی نقصان نہیں ہوا۔"

اس نے پیشہ ورانہ لہجے میں کہا،

فرشتے نے ہمت کر کے پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ...دھواں؟"

احد کی نظریں ایک لمحے کو ہٹیں،

پھر واپس اس پر آ ٹکیں۔

"Accident تھا،"

اس نے سیدھا کہا،

"Don't worry,"

اس نے پُر اعتماد لہجے میں کہا،

دروازے کے باہر سے حسام کی آواز آئی،

پولیس آگئی ہے۔"

احد نے ایک بار پھر فرشتے کی طرف دیکھا۔

"Rest کرو۔

حسام م ایک سیکنڈ رکا اور دار وازے کی طرف دیکھا جیسے تسلی کر رہا ہو کے احد چلا گیا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

You are lucky women —Dr. Ahad himself is monitoring you; otherwise, he usually doesn't take such small cases.

تم کتنی لکی ہو خود ڈاکٹر احد تمہیں مونیٹر کر رہے ہے ورنہ وہ اتنے چھوٹے کیس نہیں لیتے

حسام نے یہ کہتے ہوئے ایک معنی خیز نظر فرشے پر ڈالی—

ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ، آنکھوں میں شرارت کی چمک۔

فرشے نے کچھ کہنا چاہا، مگر لفظ گلے میں اٹک گئے۔

وہ بس نظریں چرا کر سفید چادر کی شکنوں کو دیکھنے لگی۔

دل عجیب سی کیفیت میں تھا—

حسام دروازے کی طرف بڑھ گیا—ہینڈل پکڑتے ہوئے ایک لمحے کو رکا، جیسے کچھ اور کہنا چاہتا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے..."

اس نے کندھے کے اوپر سے مڑ کر دیکھا،

"ایسے موقع کم ہی آتے ہیں—جب ڈاکٹر احد کسی کے لیے اتنا پریشان ہو۔"

فرشتے نے سر اٹھایا، آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے سوال ابھرا—

مگر حسام جواب دیے بغیر مسکرا دیا۔

"آرام کرو، مس فرشتے۔ باقی کہانی بعد میں سہی۔"

دروازہ بند ہوا تو کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔

صرف مانیٹر کی ہلکی بیپ...اور اس کے دل کی دھڑکن۔

فرشتے نے آنکھیں بند کر لیں۔

ذہن میں وہی آواز گونجی—

"Rest کرو."

اور پہلی بار،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے واقعی خود کو محفوظ محسوس کیا۔

ہسپتال کے باہر، نیلی اور سرخ لائٹس کی مدھم جھلملاہٹ میں پولیس کی گاڑی کھڑی تھی۔

احد بازو سینے پر باندھے، پُرسکون مگر سخت تاثر کے ساتھ سامنے کھڑا تھا۔

انسپکٹر نے فائل بند کی اور سیدھا احد کی طرف دیکھا۔

"ڈاکٹر صاحب، آپ نے کہا آگ نہیں لگی تھی؟"

احد نے بغیر ہچکچاہٹ کے جواب دیا:

"جی۔ آگ نہیں تھی۔ صرف دھواں تھا—اور وہ بھی عام نہیں۔"

انسپکٹر کی بھنویں تن گئیں۔

"کیا مطلب؟"

احد نے عمارت کی طرف اشارہ کیا۔

"نہ شارٹ سرکٹ، نہ کیمیکل اسٹور، نہ کوئی جلنے کے آثار۔

دھواں پھیلا، مگر ایک نقطے تک محدود تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ حادثہ نہیں تھا۔"

ایک کانسٹیبل نے فوراً نوٹ کرنا شروع کر دیا۔

"تو آپ کہنا چاہتے ہیں یہ جان بوجھ کر...؟"

احد نے بات مکمل کی، آواز میں سختی آ گئی:

"میں کچھ کہہ نہیں رہا، میں جو دیکھ رہا ہوں وہ بتا رہا ہوں۔"

انسپکٹر نے لمحہ بھر توقف کیا۔

"مریضہ؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے کچھ بدلا—

فکر، سنجیدگی... شاید غصہ بھی۔

"وہ میرے ہسپتال کی اسٹاف ہے۔ اور جب تک وہ ہوش میں نہیں آتی، کوئی اس سے سوال نہیں کرے گا۔"

حسام نے احد کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو وہ ہوش میں

انسپکٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہم سی سی ٹی وی، اسٹاف لسٹ، اور اُس وارڈ کی مکمل رپورٹ نکلوائیں گے۔"

احد نے نظریں دوبارہ عمارت پر جمائیں۔اور سوچا

"جس نے بھی یہ کیا ہے، کم سے کم میرے ہاتھوں وہ نہیں بچے گا

انسپکٹر نے گہری سانس لی۔

"ہم آپ کو اپڈیٹ دیتے رہیں گے، ڈاکٹر احد۔"

احد نے سر ہلایا،

اور بنا کچھ کہے ہسپتال کے اندر کی طرف پلٹ گیا——

جہاں ایک کمرے میں فرشتے آنکھیں بند کیے سو رہی تھی،

اور اسمیرہ اسکے پاس بیٹھی فائل ریڈ کر رہی تھی احد اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا اور حسام بھی اسکے پیچھے چل دیا

افف۔۔۔!!!!احد اپنے کیبن میں داخل ہوا ایک گہری سانس لی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دار وازہ پر دستک ہوئی

Come in !!

حسام اندر داخل ہوااور سکون سے جا کر ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر صوفے پر بیٹھ گیااحد نے اسکی طرف دیکھا جو اسے پرکھنے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

کافی دیر اسے ہی خاموشی ہے

کیا ہے اسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔؟؟؟احد اسکے اسے دیکھنے پر چڑ گیا

تم اتنا سب کچھ کرتے پھیرو اور ہم دیکھ بھی نہیں سکتے ہے۔۔۔!!!!حسام نے آہستہ سے ہنسی دبائی اور اپنے انداز میں کہا:

کیا مطلب۔۔۔!!!!احد نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

ہسپتال میں اور بہت سٹاف تھا جو اس دھوئیں سے متاثر ہوا تھا لیکن.....

حسام چلتا احد کے بلکل سامنے کھڑا ہو گیا ہاتھ پینٹ کی پوکیٹ میں تھے اور ایک ادا سے اسکے سامنے کھڑا تھا

احد نے اسکی طرف دیکھا جیسے اسکی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا ہو

لیکن ساری فکر ساری آٹینشن صرف فرشتے کو میرے پلے کچھ نہیں پڑا ڈاکٹر احد مرزا۔۔۔

!!!!! حسام نے اپنی بات مکمل کی

حسام کی بات کے اختتام پر احد کی آنکھوں میں مختصر سا تناؤ سا محسوس ہوا۔ وہ کچھ لمحوں کے لیے صرف اسے دیکھتا رہا پھر اسکے تھوڑا نزدیک ہوا

اور آہستہ سے کہا

تم کچھ زیادہ نئ بول رہے۔۔!!!

حسام ہنس دیا

نئ نئ بابو میں زیادہ نہیں بول رہا بلکے تم زیادہ کر رہے ہو۔۔!!! حسام نے پلکیں جھپکائیں اور تھوڑا سا مسکرا کر کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے ایک لمحے کے لیے حسام کی طرف دیکھا،اس نمونے کے علاوہ کوئی اس سے اس طرح بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا

وہ میری سٹاف ہے میری ذمہ داری اور یہ میرا کام ہے حسام بس۔۔۔۔!!!احد کا لہجہ نورمل تھا پر آنکھوں میں سنجیدگی برقرار

حسام نے اپنے بازو سینے پر رکھے

مجھے بھی کچھ سیکنڈ لگا کے وہ صرف ایک سٹاف ہے لیکن جب تم اسے اپنی گود میں اٹھا کر ہسپتال کی طرف بھاگے پھر مجھے احساس ہوا کہ..... نئی نئی سٹاف اور احد کا رشتہ ایسا بلکل بھی نہیں ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چہرے پر مختصر مگر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

احد نے اسکی طرف دیکھا وہ ایک لمحے کے لیے رکا، پھر آہستہ سے دو قدم حسام کی طرف بڑھائے

"سمجھ گیا، سمجھ گیا... تم صرف پیشہ ورانہ فرائض ادا کر رہے ہو۔ لیکن پھر بھی، دیکھنا، میں چھوٹا سا جائزہ لینے والا دوست ہوں——اور جو کچھ بھی ہوا، جو میں نے دیکھا ہے۔ وہ ڈاکٹر اور مریض کے بیچ ہوا

اگلے لمحہ حسام ٹیبل کے دوسری طرف تھا

احد رک گیا

بہت جلدی سمجھ نہیں آگئی۔۔۔!!!!!احد نے مسکراہٹ دبائی

اتنے پیار سے سمجھاؤ گئے تو کس کمبخت کو سمجھ نہیں آئے گئی۔۔۔!!!!!حسام نے مسکرانے کی ناکام سی کوشش کی

احد چلتا ہوا اسکے قریب آیا

سمجھ تو گیا ہوں یار۔۔۔۔!!!!حسام الٹے قدم پیچھے ہوا

آپنی جگہ پر روک جاؤ حسام۔۔۔!!!!!لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا

آب احد کو مزہ آرہا تھا اسے چھیڑنے میں کتنے دنوں کے بعد وہ اسکے ہاتھی چڑا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حسام نے ایک لمحے کے لیے سمجھنے کی کوشش کی، پھر روک گیا

احد اسکے نزدیک آیا اور اسکے گلے لگ گیا

حسام!! وہ منہ کھولے آنکھیں کھولے اسکی یہ حرکت دیکھ رہا تھا

جتنا میں کہو بولنے کے لئے اتنا میرے سامنے بولا کرو حسام محمود ورنہ اسی دھوئیں کو تمہارے کمرے میں چھوڑ دوں گا کیا سمجھے

۔۔!!! کان کے قریب آہستہ سے سرگوشی کی

میں نے جو دیکھا جو محسوس کیا وہ میں نے بول دیا۔۔۔!!! حسام نے مسکراتے ہوئے کہا

احد اس سے دور ہوا

جا کر کام کرو ورنہ سرجری۔۔۔۔

Okyyyy!!!

اگلے سیکنڈ میں حسام وہاں نظر نہیں آیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نفی میں سر ہلاتا اپنے ٹیبل کی طرف چلا گیا ذہن میں ایک ہی چیز چل رہی تھی "آگ کس نے لگائی"؟

****

اگلے دن:-

فرشے ٹھیک ہو گئی تھی وہ اور اسمیرہ پشاور جانے کے لئے تیار تھی

کوئی بھی پرو بلم ہو کال کرنا اور فرشے کے ساتھ رہنا۔۔!!!احد نے آخری ہدیت اسمیرہ کی دی

اسمیرہ نے احد کی طرف دیکھا

میرا مطلب وہ نئی ہے اس لئے۔۔۔!!!!احد کہتا وہاں سے چلا گیا

اسمیرہ اور فرشے پشاور کے لئے نکل گئی تھی

سڑک کنارے دھیمی دھیمی روشنی بکھری ہوئی تھی، سورج کی پہلی کرنیں درختوں کی شاخوں سے جھانک رہی تھیں۔ پشاور کی طرف جانے والی شاہراہ پر ہلکی ہلکی دھند چھائی ہوئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھی، جیسے ہر چیز نرم اور خاموش ہو۔ گاڑی کی کھڑکی سے باہر کی ہوا آ رہی تھی، اور فرشتے نے اپنے ہاتھ سے آہستہ سے ہوا کو محسوس کیا، بال تھوڑے ہل رہے تھے۔

دائیں بائیں کھیت اور چھوٹے چھوٹے مکانات نظر آ رہے تھے، کہیں کہیں لوگ اپنے روزمرہ کاموں میں مصروف تھے۔ پہاڑی سلسلے دور میں دھند میں چھپے لگ رہے تھے، اور پرندوں کی مدھم چہچہاہٹ سنائی دے رہی تھی۔

اسمیرہ اور فرشتے خاموشی کے ساتھ بیٹھیں، کبھی کبھی کوئی بات کرتے، کبھی کھڑکی کے باہر نظر دوڑاتے،

فرشتے کے ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا لیکن اس بات کی تسلی تھی کے پشاور جا رہی لیکن اپنے گاؤں نہیں اس لئے تھوڑا پر سکون تھی

صبح کا منظر کتنا خوبصورت ہے۔۔۔!!! اسمیرہ نے آغاز کیا

فرشتے نے ایک گہری سانس لی اور کہا،

"واقعی...اور مجھے خوشی ہے کہ یہ سفر، یہ سکون، تمہارے ساتھ بانٹ رہی ہوں۔"

ہوا آہستہ چل رہی تھی، درختوں کی پتیوں پر شبنم کی بوندیں چمک رہی تھیں، اور پرندوں کی چہچہاہٹ بہت پر سکون تھی

"تقریباً تین گھنٹوں کے سفر کے بعد، اسلام آباد کی مصروف فضا پیچھے رہ گئی اور پشاور کی سرحدیں سامنے آنے لگیں۔"

جب وہ LRH (Lady Reading Hospital)، پشاور کے مرکزی گیٹ پر پہنچیں تو منظر فوراً بدل گیا——

ہسپتال کا داخلی دروازہ وسیع اور مصروف تھا۔

ایمبولینسوں کی آوازیں، سٹریچرز پر آتے جاتے مریض، نرسیں تیزی سے چلتی ہوئی، اور ڈاکٹرز کی سفید کوٹ میں مصروف چہل پہل——

یہ سب کسی منظم افراتفری کا منظر پیش کر رہا تھا۔

اسمیرہ نے گاڑی سے اترتے ہی بیگ کندھے پر درست کیا اور ایک نظر عمارت پر ڈالی،

"LRH... یہاں کام آسان نہیں ہوتا،" اس نے آہستہ سے کہا۔

فرشے نے خاموشی سے سر ہلایا۔

دل کی دھڑکن تیز تھی—کافی پر جوش بھی

اندر داخل ہوتے ہی ریسپشن ایریا میں ایک سینیئر نرس پہلے سے موجود تھی،

"ڈاکٹر احد مرزا کی ٹیم؟"

اسمیرہ نے فوراً شناخت کروائی۔

کچھ ہی لمحوں میں ایک ایڈمن آفیسر آگے آیا،

رسمی مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ بڑھایا،

"ویلکم ٹو LRH۔آپ لوگوں کا انتظار تھا۔"

ڈاکٹر احد مرزا نہیں آئے؟؟؟؟!

یڈمن نے پوچھا

وہ تھوڑا مصروف تھے۔۔!!!اسمیرہ نے نورمل سے انداز میں کہا

فرشے کے لیے یہ سب نیا تھا—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نام لے کر استقبال، فائلز پہلے سے تیار، اور ہر چیز پروفیشنل انداز میں منظم۔

راہداریوں سے گزرتے ہوئے،

لوگ احترام سے راستہ دیتے جا رہے تھے۔

کچھ نظریں تجسس سے فرشتے پر ٹھہرتیں—نئی تھی، مگر اعتماد کے ساتھ چل رہی تھی۔

اسمیرہ نے دھیمے لہجے میں کہا،

"یہاں لوگ کام سے پہچانے جاتے ہیں، نام سے نہیں۔"

فرشتے نے گہری سانس لی۔

وہ ایک کیبن کے باہر آ کر رکی

جس کے باہر

ڈاکٹر نعمان اعجاز

(Medical Director – LRH) لکھا ہوا تھا

ایڈمن نے دروازہ نوک کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوئی

ڈاکٹر نعمان بلکل سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے

ایڈمن نے دروازہ آہستہ سے بند کیا۔

کمرے میں ایک خاص قسم کی خاموشی تھی—ایسی خاموشی جو رُعب پیدا کرتی ہے، خوف نہیں۔

ڈاکٹر نعمان اعجاز اپنی کرسی پر قدرے پیچھے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

عمر 35 کے قریب، گندمی رنگ، پیشانی پر ہلکی سی شکنیں،

آنکھوں میں تجربے کی وہ ٹھنڈی گہرائی جو برسوں کے فیصلوں سے آتی ہے۔ سفید کوٹ مکمل نفاست سے پہنا ہوا،

قمیض کے کف پر شکن تک نہیں۔ میز پر فائلیں ترتیب سے رکھی تھیں—کوئی جلدی نہیں، کوئی بے ترتیبی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر صاحب خود نہیں آئے۔۔۔!!!!ڈاکٹر نعمان کھڑے ہو گئے آواز متوازن تھی،نہ نرم نہ سخت۔

انکو ایک کیس کے سلسلے میں آسلام آباد رو کنا پڑا۔۔!!!اسمیرہ احترام سے کہا

ڈاکٹر نعمان نے سر ہلایا،

انہوں نے فرشے کی طرف دیکھا فرشے سیدھا کھڑا ہو گئی

فرشے ارسلان؟؟

فائل کھولی،نام پڑھا،پھر دوبارہ اس کی طرف دیکھا۔

LRH"میں آنا آسان ہے،لیکن یہاں ٹھہرنا..."

وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئے۔

فرشے نے ہمت کر کے کہا:"محنت مانگتا ہے،ڈاکٹر۔"

ڈاکٹر نعمان کی بھنویں ذرا سی بلند ہوئیں۔"اور خاموشی بھی۔"

اسمیرہ نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر فرشے کو اکیلا چھوڑ دیا——یہ اس کا امتحان تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہاں جذبات وارڈ کے باہر چھوڑے جاتے ہیں، مس فرشے،"

ڈاکٹر نعمان نے کرسی سے تھوڑا آگے جھکتے ہوئے کہا،

"اور اگر آپ کی کوئی... پیچیدگی ہو—تو اسے کام پر اثر انداز نہیں ہونا چاہیے۔"

فرشے نے پل بھر کو پلکیں جھپکائیں، مگر آواز مضبوط رہی۔"میری پہچان میرا کام ہو گا۔"

ایک بار پھر وہی ناپ تولی نظر۔ڈاکٹر نعمان نے فائل بند کی۔

Am impressed

انہوں نے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھایا۔"اسمیرہ،

انہیں جنرل سرجری وارڈ میں رپورٹ کروادیں۔"

اسمیرہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

فرشے نے ادب سے سر جھکایا۔"شکریہ،۔"دروازہ بند ہوا۔

راہداری میں قدم رکھتے ہی

فرشے نے ایک بار پھر گہری سانس لی—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ ماسک پہن لو سیفٹی کے لئے۔۔!!!ایڈمن نے ان دونوں کو ماسک دیے

راہداری کی ہلکی سی گونج میں ان کے قدموں کی آواز مل رہی تھی۔

فرشتے نے ماسک پہنتے ہوئے ایک بار ایڈمن کی طرف دیکھا اور پھر نظریں سامنے جما دیں۔

وارڈ کے دروازے کے اندر قدم رکھتے ہی

دواؤں کی مہک، مانیٹرز کی مدھم بیپ، اور نرسوں کی آہستہ آہستہ چلتی آوازیں فضا میں رچی ہوئی تھیں۔

بیڈ قطار میں لگے تھے—ہر ایک پر کوئی نہ کوئی کہانی لیٹی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے دو قدم آگے بڑھی...

پھر اچانک اس کے قدم جیسے زمین میں گڑ گئے۔

اس کی نظر ایک بیڈ پر جا کر ٹھہر گئی۔

وہ بیڈ...

اور اس پر لیٹا ہوا وجود—

ارسلان خان!! سب کچھ دھندلا پڑ گیا

چھ مہینے کے بعد وہ اس چہرے کو دیکھ رہی تھی

چہرہ کمزور، زرد پڑا ہوا۔ آنکھیں بند، پیشانی پر بل،

سانس آہستہ آہستہ چل رہی تھی جیسے ہر سانس بوجھ ہو۔

ایک بازو پر ڈرپ لگی تھی، سفید پٹی کلائی کے گرد لپٹی ہوئی۔

وہی ہاتھ... ہاتھ نے اسے گھر سے باہر نکال دیا تھا۔

فرشتے کے کانوں میں ایک لمحے کے لیے سب آوازیں بند ہو گئیں۔

نہ بیپ سنائی دی، نہ قدموں کی چاپ — بس دل کی دھڑکن...

جو اتنی زور سے ہو رہی تھی کہ سینہ پھٹنے کو آ گیا۔

آنکھوں کے سامنے منظر بدلنے لگے —

وہ رات، وہ دروازہ، وہ سخت آواز:

"میرے گھر سے نکل جاؤ!"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے ہاتھ بے اختیار کانپنے لگے۔سانس لینا مشکل ہو گیا۔

ماسک کے پیچھے اس کے ہونٹ ہلکے سے لرزے مگر آواز نہ نکلی۔

اسمیرہ نے اس کی حالت محسوس کی۔

وہ فوراً اس کے قریب آئی،

"فرشے...؟"

آواز دھیمی تھی، محتاط—جیسے ڈر رہی ہو کہ کہیں یہ لمحہ ٹوٹ نہ جائے۔

فرشے کی نظریں اب بھی اسی چہرے پر جمی تھیں۔

آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے، مگر گر نہیں رہے تھے—

جیسے برسوں کی خاموشی انہیں روک رہی ہو۔

یہ وہی انسان تھا

جس کے سامنے وہ کبھی بول نہیں پائی تھی،

اور آج...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے نے آہستہ سے ایک قدم پیچھے لیا،

دل پر ہاتھ رکھا،اور نظریں جھکالیں——

جب نظر انکے پاس بیٹھی سریہ بیگم پر گئی

پھر اس کی نظر ذرا ہٹ کر حیدر خان پر پڑی——کرسی پر بیٹھا، سر جھکائے، چہرے پر فکر کے آثار مگر وہی خاموش تماشائی

جس نے کبھی اس کے حق میں ایک لفظ نہیں کہا تھا۔

یہ سب وہ چہرے تھے جن کے جملے کانوں میں آج بھی زہر بن کر گونجتے تھے۔ہر تضحیک، ہر طعنہ، ہر وہ لمحہ جس میں اس نے خود کو بے وقعت سمجھا اور پھر بھی خاموشی سے برداشت کیا۔

چلو۔۔!!!اسمیرہ نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا تو وہ دنیا میں واپس لوٹی

اس مریض کی ڈیٹیل تم نے ڈاکٹر نعمان کو دینی ہے۔۔!!!اسمیرہ نے سرگوشی کی

فرشے آہستہ قدموں سے بیڈ کے قریب آئی۔

ماسک کے پیچھے اس کی سانس ذرا تیز تھی، مگر چہرہ پر سکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

اس نے فائل کھولی، نظریں کاغذ پر جمائے رکھیں——

بیڈ پر لیٹے شخص کو براہِ راست دیکھنے کی ہمت اس لمحے اس میں نہیں تھی۔

"نام؟"

اس کی آواز پیشہ ورانہ تھی، سپاٹ... جیسے سامنے کوئی اجنبی مریض ہو۔

سریہ بیگم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا، ایک لمحے کو پہچان ابھری، پھر حیرت۔ حیدر خان نے بھی سر اٹھایا،

آنکھوں میں سوال سا تیر گیا۔

فرشتے نے فائل سے نظریں اٹھائے بغیر دوبارہ کہا،

"مریض کا پورا نام؟"

ہلکی سی کھانسی کی آواز آئی۔ بیڈ پر لیٹے شخص نے بمشکل ہونٹ ہلائے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارسلان.....خان..."

فرشتے کے ہاتھ لمحہ بھر کو رک گئے، پھر اس نے قلم مضبوطی سے تھام لیا۔

"عمر؟"

"پچپن..."

آواز کمزور تھی، وہ آواز جو کبھی حکم دیا کرتی تھی۔

"تکلیف کب سے ہے؟"

فرشتے کا لہجہ بدستور نارمل رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سریہ بیگم بول پڑی،

"دو دن سے سانس ٹھیک نہیں لے پا رہے،

رات کو حالت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔۔۔"

فرشتے نے نوٹس لیا،

پھر اگلا سوال کیا،

"کیا پہلے کبھی دل، شوگر یا بلڈ پریشر کا مسئلہ رہا ہے؟"

"بلڈ پریشر..." حیدر خان نے آہستہ سے کہا،

"دوائی بھی لیتے ہیں مگر کبھی کبھار——"

فرشتے نے ایک نظر اس پر ڈالی،

مختصر، پیشہ ورانہ۔

"کون سی دوا؟ اور باقاعدگی سے کیوں نہیں؟"

حیدر خان نے نام بتایا،

آواز میں شرمندگی گھلی ہوئی تھی۔

فرشتے نے سب کچھ فائل میں درج کیا،

پھر آخری سوال پر ذرا سا رکی۔

"کسی دوا سے الرجی؟"

"نہیں..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارسلان صاحب نے سر ہلایا۔

فرشتے نے فائل بند کی،

اب پہلی بار اس نے اس کی طرف دیکھا۔

نظروں میں کوئی شکوہ نہیں تھا، نہ محبت —— صرف ایک ڈاکٹر کی سنجیدگی۔

ارسلان صاحب زور زور سے کھانسنے لگ گئے

بابا۔۔!!!! فرشتے دو قدم نزدیک ہوئی پانی کا گلاس انکی طرف بڑھا

جس کو پکڑنے میں ارسلان صاحب کو مشکل ہو رہی تھی فرشتے نے پانی خود پلایا یہ سب ایک ایک سیکنڈ میں ہوا تھا

بابا لفظ کسی اور نے سنا ہو یا نہ سنا ہی اسمیرہ نے ضرور سن لیا تھا لیکن خاموش رہی

ٹھیک ہے آپ!!! آواز میں فکر تھی جیسے ایک بیٹی کو اپنے باپ کے لئے ہوتی ہے

باپ جتنا مرضی ظالم ہو بیٹی کا اپنے باپ کے ساتھ رشتہ پوری دنیا کے ساتھ بہت الگ اور بہت انوکھا ہوتا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹیوں کو اپنے باپ سے بڑی محبت ہوتی ہے"

لیکن ارسلان خان جیسے باپ کو یہ بات بہت دیر سے پتا چلتی ہے

ظاہرًا ایک ڈاکٹر کے طور پر وہ پیشہ ورانہ رویہ رکھ رہی تھی، مگر اندر دل میں ایک بیٹی کی فکر، محبت اور ماضی کے دکھ کی جھلک تھی۔

اسمیرہ خاموش کھڑی تھی، ہر لمحے کو غور سے دیکھ رہی تھی

ساری نظروں کو خود پر محسوس کرتی وہ ایک دم سیدھی کھڑی ہوئی

"ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نعمان کو سب ڈیٹیل دے دیتی ہوں۔

آپ کو مانیٹر کیا جا رہا ہے، فکر نہ کریں۔"

یہ کہہ کر وہ پلٹی، قدم مضبوط تھے، دل بوجھل——

یہ جملہ اس کے پیشہ ورانہ رویے کا مظہر تھا، مگر دل کے کسی گوشے میں باپ کے لیے درد اور حساسیت موجود تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے نے پلٹ کر قدم بڑھائے، ہسپتال کے ہال کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ ہر قدم کے ساتھ دل کا بوجھ ہلکا سا محسوس ہوا، مگر یادوں کی تلخی ابھی تک اندر تھی۔

اسمیرہ خاموش اس کے پیچھے چل رہی تھی نظریں فرشے پر

****

وہ اس وقت ہسپتال کے باہر بینچ پر بیٹھی تھی نظریں غیر ضروری منظر پر ٹکی ہوئی تھی

چہرہ سپاٹ تھا

اسمیرہ جو کب سے اس سے تھوڑے فاصلے پر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی تھی اس حرکت نہ کرتا دیکھ گہری سانس لیتی اسکی طرف آئی اور اسکے بینچ پر بیٹھ گئی

اسکی طرف دیکھا

فرشے۔۔!!! بہت نرمی اور پیار سے پکارا

فرشے کی پلکوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر بے مول ہو گیا

"باپ" کتنا خوبصورت لفظ ہے۔۔۔!!!! وہ ٹیک لگائے اوپر آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی

اسمیرہ نے اسکی دیکھا لیکن خاموش رہی

وہ جو اندر بیڈ پر لیٹے ہوئے ہے نہ وہ میرے..... میرے با.. بابا ہے۔۔۔۔۔!!!! آواز میں جو تکلیف تھی وہ اسمیرہ نے محسوس کی تھی

"انہوں نے مجھے کبھی پیار نہیں کیا..."

وہ جملہ کہتے ہوئے اس نے پلکیں زور سے بند کر لیں،

جیسے یادوں کے ہجوم کو روکنا چاہتی ہو۔

"میرے سامنے ہمیشہ حیدر اور روپا... ان کی ہنسی، ان کی ضدیں،

اور میں..."

آواز ٹوٹ گئی،

"میں ایک کونے میں کھڑی ہو کر بس دیکھتی رہتی تھی... حسرت سے۔"

اسمیرہ خاموش رہی کبھی کبھی بولنے سے بہتر ہوتا ہے سامنے والے کو سن لینا کبھی کبھی خاموشی بہت بڑا سہارہ ہوتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

!!!!!!------

فرشتے نے نم آنکھوں سے سامنے خلا میں دیکھا،

اور آہستہ آہستہ بولی،

"لوگ یتیم انہیں کہتے ہیں جن کے ماں باپ نہ ہوں...

مگر حقیقت یہ ہے کہ

بعض اوقات اپنوں کی لاپرواہی بھی انسان کو یتیم بنا دیتی ہے۔"

چند لمحوں کا وقفہ آیا۔

آنسو رکے نہیں، بس خاموشی میں بہتے رہے۔

"جسمانی سہارا نہ ملے تو تکلیف ہوتی ہے..."

اس نے سینے پر ہاتھ رکھا،

"مگر جب جذباتی سہارا نہ ملے نا اسمیرہ... تو زندگی بوجھ لگنے لگتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں سب کے لئے ہمشہ سے ایک اضافی فضول انسان رہی ہو جو مر جائے تو کسی کی آنکھیں نم تک نہ۔۔۔۔۔!!!

فرشے کی آواز اب لرزنے لگی تھی،

الفاظ ہونٹوں سے نکل تو رہے تھے مگر ہر لفظ کے ساتھ سینہ مزید بھاری ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے لگتا ہے

میرا وجود سوائے بوجھ کے کچھ نہیں۔۔!!!

وہ جملہ کہتے ہوئے اس نے پلکیں زور سے بند کر لیں

اسمیرہ تھوڑا اور اسکے نزدیک ہوئی اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا

نئ پوچھا کے وہ تم سے پیار کیوں نہیں کرتے تھے کچھ بھی نہیں

پوچھ بس اپنے ہونے کا احساس دلایا

باپ ظالم نہیں ہونے چاہیے اسمیرہ..... باپ ظالم ہو نہ.. تو دنیا ظالم ہو جاتی ہے ایک بیٹی کے باپ کو کبھی ظالم نہیں ہونا چاہیے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے نے اپنی آنکھیں بند کرلی اپنی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کی جو کم نہیں ہو رہی تھی

کچھ زخم تازہ ہوئے تھے جو زخم کافی گہرے تھے

کچھ دیر یوں ہی وہ اسمیرہ کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی رہی جب دل کا بوجھ کچھ ہلکہ ہوا تو اسمیرہ کی طرف دیکھا

ہمیں اندر جانا چاہیے۔۔۔!!!!اپنا چہرہ صاف کیا اور وہاں سے پلٹی جیسے ہی پلٹی سامنے سر یہ بیگم شوکڈ کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی

فرشتے ایک سیکنڈ کے لئے چونکی لیکن جلدی ہی خود کو نورمل کر گئی اسمیرہ بھی اٹھ کر فرشتے کے پاس آئی

فرشتے نے ایک نظر اسمیرہ کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی اپنی ماں کو

اور تیزی سے انکے پاس سے گزر گئی

فرشتے جیسے ہی اپنی ماں کے پاس سے گزری،

Clubb of Quality Content

سریہ بیگم کا چہرہ ایک لمحے کے لیے جم گیا—شوکڈ، حیرت زدہ،اور شاید کچھ پچھتاوے میں بھی۔

فرشے کی نظریں محض ایک مختصر لمحے کے لیے ان سے ٹکرائیں، پھر فوراً آگے بڑھ گئی،

اس کے قدم تیز، مگر اندر ایک چھپی ہوئی ہلکی سی جھنجلاہٹ اور درد کے ساتھ۔

سریہ بیگم جو کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھی تھی وہی روک کر اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

اسمیرہ چلتی ہوئی انکے پاس آئی

جب باپ ظالم ہو تو ماں کو چاہیے کے اپنی الاود کے ساتھ محبت کا سایہ بن کر رہے لیکن مجھے لگتا ہے فرشے واقع ہی بد قسمت ہے۔۔۔۔۔!!!! کہتی انکے پاس سے گزر گئی

اور سریہ بیگم وہی کھڑی رہی

فرشے کمرے میں داخل ہوئی ارسلان صاحب آنکھیں بند کر کے لیٹے ہوئے تھے شاید دوائی کے زیرے اثر تھے آس پاس کوئی نہیں تھا حیدر کو ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ وہاں پر نظر نہیں آیا

فرشے آہستہ سے چلتی ہوئی انکے بیڈ کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

آنکھیں پھر بھیگ گئ

ہاتھ بڑھا کر انکو چھونا چاہا لیکن ہاتھ آہستہ آہستہ ان کے بازو کی طرف بڑھا،

"بیمار تھی مری نہیں تھی جو تم اٹھا کر اسے میرے کمرے میں لے آئی"

اسے وہی جملے یاد آئیں

ہاتھ رک گیا، تھوڑا سا پیچھے ہٹا۔

آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا، دل زور زور سے دھڑک رہا تھا،

فرشے نے بس اپنا ہاتھ بیڈ کے کنارے پر رکھتے ہوئے، قریب سے دیکھنا کافی سمجھا——

اس لمحے میں جذبات کی شدت اتنی تھی کہ لفظوں کی ضرورت نہیں تھی،

صرف خاموشی، قربت، اور دل کی دھڑکنوں کی زبان کافی تھی۔

آنکھیں بند ارسلان صاحب کی جانب تھیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے نے ایک گہری سانس لی،دل کی دھڑکن کو معمول پر لانے کی کوشش کی،

اور پھر آہستہ سے اپنے ہاتھ کو پیچھے کھینچ لیا،

اسمیرہ بھی وہاں آگئی اور سریہ بیگم بھی

یہ کچھ میڈیسن چاہیے کونٹر سے منگوالیں۔۔۔!!!!فرشتے نے ایک پرچی سریہ بیگم کی طرف بڑھائی

انہوں نے پکڑلی

وہ.... حیدر گھر چلا گیا ہے نرمین کی کال.....

وہ کہتے کہتے روک گئی

فرشتے نے بغیر کچھ کہے انکے ہاتھ سے وہ پرچی پکڑی اور وہاں سے باہر نکل گئی

جب بھی انکل کو ہوش آئے تو انفارم کیجیے گا۔۔!!!!اسمیرہ کہتی دوسرے مریض کو دیکھنے مصروف ہو گئی

کچھ دیر بعد فرشتے دوائی لے آئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تب تک ارسلان صاحب بھی ہوش میں آ گئے تھے

فرشتے نے انکو دوائی کھلائی اور انکو آرام کرنے کا کہا

اگر آپکا بیٹا آجائے تو انکو ڈاکٹر نعمان آعجاز کے کیبن میں بھیج دیجیے گا۔۔۔۔!!!!!فرشتے نے ارسلان صاحب کی فائل ریڈ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

سریہ بیگم نے سر ہلا دیا

Hello everyone !!

جب انکو اپنے پیچھے سے جانی پہچانی آواز سنائی دی

اسمیرہ اور فرشتے نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا جہاں حسام اپنے سٹائل میں کھڑا تھا

وہ کچھ سیکنڈ حیران ہوئی تھی

سریہ بیگم نے بھی حسام کی طرف دیکھا

کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔۔؟؟حسام نے اپنے سٹائل میں ہلکا سا سر گھمایا، ہاتھ جیب میں، اور آرام سے کہا:

بہت ہی بکواس۔۔؟؟اسمیرہ نے ناگواریت سے کہا

جل کوکڑی تمھیں جلنے کا سوا کچھ آتا بھی ہے کے نئ۔۔۔۔۔!!!!!حسام کا موڈ ایک سیکنڈ میں خراب ہوا تھا

سب چھوڑو یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟اسمیرہ نے اسکے سوال کو اگنور کیا

وہ کیا ہے نہ کہ ڈاکٹر احد مرزا کو تم لوگوں کی قابلیت پر یقین سا نہیں تھا اس لیے انہوں نے سوچا کے ایک قابل انسان کو تم لوگوں کے ساتھ بھیجا جائے اس۔۔۔۔۔

اس لئے انہوں نے تمھیں بھیج دیا۔۔۔۔!!!!حسام کی بات اسمیرہ نے مکمل کی

جی۔۔جی بلکل سہی سمجھا محترمہ آپ نے۔۔۔۔۔!!!!حسام نے آپنا کولر ایک ادا سا سہی کیا جو پہلے ہی سہی تھا

فرشے نفی میں سر ہلاتی ہوئی مسکرا دی

اور ماسک اتارتی ان دونوں کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئ

تمھیں ایک بات بتاؤ۔۔۔۔!!!!اسمیرہ مسکرا کر اسکے تھوڑا قریب آئی

حسام بھی پر جوشی کے ساتھ اسکی طرف متوجہ ہوا

ڈاکٹر احد مرزا نے۔۔۔۔۔

وہ بہت پیار سے بول رہی تھی

اپنی جان چھوڑوانے کو لئے ہماری جان کو خطرے میں ڈالا ہے۔۔۔۔!!!!آخر میں اسمیرہ دانت پیس کی بولی

حسام جو اپنی تعریف سننے کے لئے کان لگائے کھڑا تھا ایک دم سنجیدہ ہوا اور فرشتے کی طرف دیکھا جس نے اسمیرہ کا ساتھ دیتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

یہی..یہی وجہ ہے کہ پاکستان سے قابل لوگ کم ہوتے جا رہے ہے قدر ہی نہیں ہے انکی ۔۔۔۔۔۔!!!!!!حسام منہ بسورتے ہوئے بولا

جی جی قابل انسان انے کی وجہ بتائے گئے۔۔۔!!!اسمیرہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی اور فرشتے بھی

بتایا تو ہے قابلیت کی وجہ سے.....

حسام نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا

فرشتے کچھ فاصلے پر کھڑی کچھ لکھ رہی تھی اور دوسری طرف اسمیرہ اپنے مریض کو چیک کر رہی تھی

بھاڑ میں جاؤ۔۔۔!!!! حسام بڑبڑاتا ہوا جس کام کے لئے آیا تھا اسے انجام دینے کے لئے چلا گیا

یوں ہی چھ دن وہاں گزر گئے

فرشتے اور اسمیرہ واپس آ گئی حسام تو اگلے دن ہی وہاں سر آ گیا تھا

تو مس فرشتے کیسا رہا سفر۔۔۔؟؟ اس وقت وہ احد کے کیبن میں کھڑی تھی

بہت اچھا۔۔!!! وہ جلدی سے بولی اور پھر چپ کر گئی اسمیرہ اور حسام نے بیک وقت اسکی طرف دیکھا تھا

Means !!!

احد نے مزید جاننے کے لئے پوچھا

فرشے نے بتانا شروع کیا احد کھڑا اسے سن رہا تھا فرشے ہاتھ ہلا ہلا کر اشاروں کے ساتھ اسے بتا رہی تھی کے اس نے وہاں کیا سیکھا اسکا تجربا کیسا رہا

احد اپنی کرسی پر ہاتھ رکھے خاموشی سے سن رہا تھا

حسام اور اسمیرہ حیرانگی کے ساتھ احد کو دیکھ رہے تھے ضرورت سر زیادہ بولنے والوں سے کتنی چڑ تھی احد مرزا کو ان سے بہتر کون جانتا تھا

اور آپکو پتا ہے۔۔۔۔۔

فرشے فلو فلو میں بولتی ایک دم چپ کر گئی اسے محسوس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے اوپر سے احد کی نظریں

Clubb of Quality Content

ہمم اور۔۔۔۔؟؟؟؟ احد نے مزید پوچھا تو حسام کو پھر کھانسی کا دورہ پڑا تھا

جو احد مرزا کو حقیقی دنیا میں لانے کے لیے کافی تھا

اور وہ ہم واپس آ گئے۔۔۔۔!!!!! فرشے دھیمی سی آواز میں کہا

احد نے اپنے آس پاس دیکھا تو ایک دم سیدھا پروفیشنل انداز میں کھڑا ہو گیا

Good Mis Farishy !!!

آواز میں ایک دم سنجیدگی آگئی

فرشے بس ہلکہ سا مسکرادی

آب آپ لوگ جا سکتے ہے۔۔۔۔!!!!احد گلا صاف کرتے ہوئے بولا

ہاں فرشے مجھے تم سے کام بھی تھا۔۔۔!!!!حسام باہر نکلتے ہوئے بولا

مس فرشے۔۔۔!!!!جب فرشے کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی

جی۔۔؟وہ روک گئی حسام بھی روک گیا

آپ اسمیرہ کے ساتھ جائے اور اوپر والے وارڈ میں جو مریض ہے انکو دیکھے اور حسام تم روکوں مجھے تم بات کرنی ہے۔۔۔!!!!احد صوفے پر جا کر بیٹھ گیا

فرشے اور اسمیرہ دونوں وہاں سے چلی گئی

حسام چلتا ہوا اسکی طرف آیا

اوپر والا وارڈ تو آج خالی ہے تووووو۔۔۔۔!!!حسام کچھ سوچتے ہوئے بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

وہ میں نے نیچے کہنا تھا اوپر کہہ دیا۔۔۔!!!!احد جلدی سے بولا

ہمم آجکل بہت بھولنے لگ گئے ڈاکٹر صاحب کہی ایسا نا ہو۔۔۔

حسام مزید کچھ بولتا جب احد نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کیبن سے نکال دیا

تم جو مرضی کر لو احد مرزا مجھ سے اپنے فیلنگ چھپا نہیں سکتے ہے۔۔۔۔!!!!!حسام نے دار وازے کے اس پار اونچی آواز میں کہا

پاگل۔۔۔!!!احد وآپس آکر اپنے کام میں مصروف ہو گیا

کچھ تو چکر ہے۔۔۔!!!!حسام کو احد کے حرکات سے اتنا علم ہو گیا تو کے وہ فرشے کے معاملے میں جذباتی ہو رہا ہے

یا اللہّٰ اگر سچ میں ڈاکٹر صاحب مرض عشق میں مبتلا ہو گئے

تووووو۔۔!!!

مزہ آجائے گا۔۔۔!!!!اپنے پیچھے سے آیاز کی آواز سنائی دی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مزہ تو آجائے گا لیکن ہماری معصوم فرشے تو پھس جائے گئی نہ۔۔۔۔۔!!!! حسام نے کہا

ارے تم نے دیکھا نہیں فرشے کے معاملے میں احد بلکل الگ ہے اسکے سامنے آتے ہی احد کے مزاج بدل جاتے ہے وہ بہت نرم ہو جاتا ہے مجھے پر سنلی ایسا لگتا ہے کے وہ کچھ کچھ فیلنگ رکھتا ہے لیکن ابھی خود اسے بھی اندازہ نہیں ہے۔۔۔۔!!!! آیاز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور سمجھانے والے انداز میں کہا

اللہّ خیر کریں۔۔۔۔!!!! پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے

****

رات کا وقت تھا فرشے اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی آنکھیں بند تھی اسکی گہری سانسوں سے لگ رہا تھا کے وہ گہری نیند میں ہے

جب کمرے کا دارواذہ آہستہ سے کھولا کسی کے قدموں کی رفتار مدھم رفتار میں تھی وہ بلکل آہستہ آہستہ چلتا ہوا فرشے کی سائیڈ پر آیا

گہری نیند میں بھی فرشے کو کسی ہلچل کا احساس ہوا ایک دم اٹھ گئی

شش۔۔۔!!!!وہ جیسے ہی اٹھی ایک مظبوط گرفت اپنے ہونٹوں پر محسوس کی

فرشتے کی سانس تک روک گئی

اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن مقابل کافی مظبوط لگ رہا تھا

آواز نہ آئیں تمہاری۔۔۔۔!!!!اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

فرشتے کے کانوں میں یہ آواز پڑی اسکی آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی

دا.....بیر۔۔۔۔۔!!!!!فرشتے کے ہونٹوں نے سرگوشی کی

ہاہاہا مجھے لگا ہی تھا تم مجھے پہنچان جاؤ گئی ارے میں بھولنے والی چیز تھوڑی ہوں۔۔۔۔!!!!وہ

دابیر چوہدری تھا

فرشتے خود میں سیمٹ گئی

کیا لگا تھا محفوظ ہو یہاں کر۔۔۔!!!!وہ اسکے مزید قریب ہوا تو وہ بیڈ کی بیک کے ساتھ لگ

گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سالہ اس دن میں نے بہت اچھا پلان بنایا تھا تمھیں یہاں سے لے جانا کا لیکن اس ڈاکٹر نے سب خراب کر دیا۔۔۔۔۔۔!!!!دابیر نے فرشتے کی گال پر لٹکتے بالوں کو اسکے کان کے پیچھے کیا فرشتے کو نفرت محسوس ہوئی تھی اس لمس سے

احد مرزا نام ہے نہ اسکا۔۔۔!!!!دابیر نے اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو کو دیکھا

گھٹیان انسان سب خراب کر دیا اس بغیرت نے۔۔۔!!!!دابیر غصے سے بولا

وہ گھٹیاں بغیرت نہیں ہے تم گھٹیاں بغیرت ہو تم دابیر چوہدری تم۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

فرشتے پھنکاری تھی تقریبا

دابیر ایک سیکنڈ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا

واہ کیا بات ہے تمہارے منہ زبان بھی ہے۔۔۔۔۔!!!!!دابیر حیرانگی کی کیفیت میں بولا

دور رو ہو مجھے سے گلیز انسان۔۔۔۔!!!!فرشتے نے اسے دور دھکا دیا اور بیڈ کی دوسری طرف سے ہو کر دار وازہ کی طرف بھاگی

دابیر بھی اسکی طرف بڑھا لیکن وہ تب تک وہاں سے باہر نکل چکی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دابیر نے چہرے پر ماسک درست کیا اور اسکے پیچھے بھاگا

فرشے روک جاؤ ورنہ بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔!!!!دابیر نے اسے ڈرنا چاہا

وہ رو کی نہیں بھاگتی ہوئی وارڈ سے باہر نکل گئی

نظریں بے آختیار اس پول کی طرف گئی جہاں کچھ دن پہلے احد موجود تھا لیکن ابھی وہاں کوئی نہیں تھا آنکھوں میں آنسو آ گے

سکیورٹی کی طرف دیکھا جو زمین پر بے ہوشی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے

جان وہ سب سو رہے ہے۔۔۔۔!!!!دابیر اس سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا

وہ ایک امید کے تحت پول کی طرف موجود گارڈن کی طرف بھاگی

نہیں باز اؤ گئی نہ تم۔۔۔۔!!!!احد بھی اسکی طرف بھاگا

وہ جیسے ہی پول کے پیچھے والے حصے میں آئی دل نے ایک بیٹ مس کی

بلکل سامنے احد کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھے تھا

احد۔۔۔!!!!فرشے کی زبان نے سرگوشی کی

احد جو آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا اپنے نام کی پکار پر دل کی دھڑکن تیز ہوئی

آنکھیں کھولی

اور اپنی طرف آتی ہوئی فرشتے کو دیکھا

اور اگلا لمحہ احد مرزا کی دنیا ساکت کر گیا وہ بے آختیار اسکے گلے لگ گئی اور احد مرزا وہی کا وہی رہ گیا

دابیر وہی جھڑیوں کے پیچھے ہی روک گیا اور وہاں سے نکل گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد وہ.....

اور یہ دوسرا لمحہ اسکے منہ سے آپنا نام وہ سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نہیں لے پایا اسے لگا سانس لے گا تو وہ لمحہ ٹوٹ جائے گا وہ ویسے ہی بے حسو حرکت کھڑا رہا

نہ خود پیچھے ہوئے اور نہ اسے ہونے کا کہا وہ تو ابھی نا سمجھی کی کیفیت میں تھا

احد میرے کمرے میں نہ وہ.... دابیر۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے روک گئی وہ کیا بتائے گئی کون دابیر وہ روک گئی

احد نے خود کو نورمل کیا جس حد تک وہ کر سکا

آپ ادھر بیٹھے۔۔۔!!!!احد نے اسے نرمی کے ساتھ کرسی پر بیٹھایا

پانی کی بوتل جو خود کے لئے رکھی ہوئی تھی وہ اسکی طرف بڑھائی فرشے ایک سانس میں پانی ختم کر گئی

ریلکس ہو جائے۔۔۔۔!!!!!نرمی سے کہا

فرشے نے خود کو نورمل کرنے کی کوشش کی

آپ بتائے کیا ہوا۔۔۔؟؟؟احد نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا جہاں پسینے کی چھوٹی چھوٹی بوندیاں چمک رہی تھی

میں....ڈر..گئی تھی۔۔۔۔!!!!!فرشے کی آواز کانپتی ہوئی محسوس ہوئی

Okyyy deep breaths. !!

فرشے کی سانس کافی حد تک پھولی ہوئی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے سانس لی خود کو ریلکس کرنے کی کوشش کی

یہ شوز پہنے گھاس کافی ٹھنڈی ہے۔۔۔۔!!!!احد نے جو خود سادہ سے جوتے پہنے ہوئے تھے وہ اتار کے فرشے کے پاؤں کے آگے رکھے

فرشے نے وہ پہن لیے

ابھی آپکو آرام کی ضرورت ہے تو میں آپکو اسمیرہ کے روم میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔!!!!!!احد کو ابھی یہ بہتر لگا تھا

احد اٹھ کر کھڑا ہوا تو فرشے بھی جلدی سے کھڑی ہو گئی

اور آہستہ آہستہ اسکے پیچھے چلنے لگی احد باہر آیا نظر گارڈز پڑی آنکھوں میں سختی آئی لیکن خاموش رہا

فرشے کو اسمیرہ کے کمرے میں چھوڑ کر وہ واپس ان گارڈ کی طرف آیا وہ ابھی بھی اسی حالت میں پڑے تھے

نظر پانی والے پائپ پر گئی جو پودوں کو پانی دینے کے لئے استعمال ہوتا تھا وہ چلا کر پائپ کا منہ ان گارڈ کی طرف کر دیا

کیا ہوا چور چور۔۔۔۔۔۔!!!!!اگلے ایک سیکنڈ میں وہ گارڈ

ہڑ بڑاتے ہوئے اٹھے

اپنے سامنے کھڑے احد کو دیکھا

سر آپ۔۔۔؟؟؟ان گارڈ کو اپنی جان خطرے میں لگ رہی تھی

کل تم لوگ مجھے یہاں نظر نہ اؤ۔۔۔!!!!!وہ کہتا وہاں سے چلا گیا ذہن میں پتا نہیں کیا چل رہا تھا

وہ واپس پول والی جگہ پر آیا گہری سانس لی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا

احد۔۔۔

بے آختیار ذہن میں لفظ گونجا اسے لگا اسکا نام دنیا کا سب سے خوبصورت نام ہے

احد۔۔۔!!!!!وہ تین لفظوں پر مشتمل نام اسے بہت خوبصورت لگا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ٹھنڈی ہوا اسکے چہرے کو چھو رہی تھی ننگے پاؤں وہ ٹھنڈی زمین پر چل رہا تھا لیکن وہ اس جہاں میں ہوتا تو محسوس ہوتی یہ سردی

یا اللہّ یہ کیا تھا۔۔۔؟؟؟اس نے گہرے سیاہ آسمان کی طرف دیکھا جہاں تارے آب و تاب کے ساتھ چمک رہے تھے

سو یا نہیں ابھی تک۔۔۔۔!!!! حسام جمائی لیتا ہوا اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا

میری چھوڑ تجھے نیند کیوں نہیں آتی مجھے بس یہ بتا۔۔۔!!!!

احد نے اس کی طرف دیکھا، حیران نہیں ہوا تھا تھی—جیسے وہ جانتا ہو کہ حسام آ ہی جائے گا۔

حسام ہلکا سا مسکرایا۔

جب دوست مشکل ہو تو میں کیسے سو سکتا ہوں۔۔۔۔!!!! حسام پاؤں پول کے اندر رکھ کر بیٹھ گیا

احد نے ایک لمحہ اسے دیکھا—پھر نظریں پانی پر ٹھہر گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹھ جا،" حسام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے کہا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔

اب دونوں پول کے کنارے بیٹھے تھے، پاؤں ٹھنڈے پانی میں،

آب بتا یہاں کیوں کھڑا تھا۔۔۔!!!! کچھ دیر کی خاموشی کے بعد حسام نے بات کا آغاز کیا

کچھ نہیں بس اسے ہی۔۔۔۔

جملہ ادھورہ چھوڑ دیا

حسام نے اس ادھورے پن کو پکڑ لیا۔ ہونٹوں پر ہلکی سی، جاننے والی مسکراہٹ آگئی۔

"جب معاملہ دل کا ہو نا، مرزا صاحب..."

اس نے آسمان کی طرف ایک نظر ڈالی، "تو راتیں جاگتی ہیں... نیند نہیں آتی۔"

احد نے آہستہ سے سانس باہر نکالی۔

پانی میں بنتے دائروں کو دیکھتا رہا، جیسے ان لہروں میں اپنے خیالات ڈھونڈ رہا ہو۔

"دل کا معاملہ..."

اس نے دھیرے سے دہرایا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسکے معاملے میں تمہارا دل نرم ہے احد۔۔۔!!! حسام نے مسکرا کر کہا،

اسکے معاملے میں.. میں خود باخود نرم پڑ جاتا ہوں۔۔۔!!!!

احد نے اچانک کہا، نظریں اب بھی پانی پر تھیں

نرم ہونا بھی چاہے ماشاءاللہ وہ پیاری ہی اتنی ہے۔۔۔۔!!!!

حسام نے اس کی طرف دیکھا

چہرہ تو چہرہ اسکا نام کتنا پیارا ہے "فرشتے"۔۔۔۔۔!!!! انداز کھویا ہوا تھا چہرے پر مسکراہٹ تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دیا

جانتے ہو وہ چائے کا کپ میں نے اسے کیوں دیا۔۔۔۔؟؟ احد نے حسام کی طرف دیکھا

حسام نفی میں سر ہلایا

احد ہلکا سا مسکرایا

وہ کپ مجھے بہت عزیز ہے وہ کپ مجھے میری پہلی کامیابی پر ملا تھا ڈاکٹر نعمان اعجاز سے۔۔۔

!!!!احد نے آہستہ سے کہا

حسام نے تھوڑا حیران ہو کر پوچھا:

"تو مطلب... تم واقع۔۔۔۔

وہ آپنا جملہ ادھورہ چھوڑ گیا

احد خاموش رہا

محبت کرتے ہو۔۔۔!!! حسام نے صاف لفظوں میں پوچھا

احد پھر خاموش رہا نظریں اب بھی پانی کی لہروں پر جمائی ہوئی

تھیں

آب مجھے نیند آرہی ہے تمھیں بھی سو جانا چاہیے۔۔۔!!!! آواز میں ایک دم سنجیدگی آگئ

احد..... تم اس سے محبت کرتے ہو۔۔۔!!! حسام نے جاتے ہوئے کا ہاتھ پکڑ کر روکا

نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔!!!! احد نظریں پھیر گیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد بتاؤ۔۔۔!!!!حسام نے باضد اسکا راستہ روکا

کیا۔۔؟؟احد نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

کہ تمھیں محبت ہے فرشے ارسلان سے۔۔۔۔؟؟؟حسام نے تھوڑا حیران ہو کر پوچھا

مجھے محبت ہے فرشے ارسلان سے۔۔۔۔!!!!وہ اطراف کر گیا تھا

حسام کھل کر اور گہرا یا مسکرایا

مبارکہ مبارکہ ہمارے مرزا غالب کو محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔!!!!حسام پر جوشی کے ساتھ اسکے گلے لگا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد مسکرادیا اتنا گہرا کے اسکے ڈمپل بھی مسکرائے

آب ہمارے مرزا صاحب شعر لکھے گئے۔۔۔۔!!!!حسام نے اس سے دور ہوا

Okyyy last !!

ایک شاعری تو بنتی ہے مرزا صاحب پلیز۔۔۔!!!!حسام نے التجائی انداز میں کہا

حسام مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔!!!احد نے اسے گھورا

حسام نے اسکا بازو چھوڑ دیا اسکے لئے اتنا ہی بہت تھا کے اس نے اطراف کر لیا

احد وہاں سے موڑا

جب حسام کے کانوں میں کھوئی ہوئی سی آواز پڑی

اس کو دیکھا تو میں سمجھا ہو سکتا ہے

ایک شخص بھی پوری دنیا ہو سکتا ہے

حسام نے پیچھے موڑ کر دیکھا لیکن وہ وہاں سے جا چکا تھا حسام گہرا مسکرایا

یا اللہ سب بہتر کرنا پیار کے معاملے میں ہمارے مرزا صاحب تھوڑے لیس ہے لیکن ہمشہ خوش رکھنا۔۔۔!!! حسام نے آسمان کی طرف دیکھا

****

کیوں نہیں جانا۔۔۔؟؟ اسمیرہ اور فرشتے اس وقت احد کے کیبن کے باہر کھڑی تھی

رات کو جو وہ حرکت کر چکی تھی آب شرم آ رہی تھی احد کے سامنے جانے میں

بس نہیں جانا تم جاؤ میں باہر کھڑی ہوتی ہوں۔۔۔۔!!!!فرشے کا دل کر رہا تھا یہ دنیا ہی فنا ہو جائے

اسمیرہ مس فرشے اندر آ جائے۔۔۔!!!!جب اندر سے احد کی سنجیدہ آواز سنائی دی

فرشے کا دل زور کے ساتھ دھک دھک کر رہا تھا

چلو۔۔!!!!اسمیرہ نے اسکا ہاتھ پکڑا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی

فرشے تو اسمیرہ کے پیچھے چھپی کھڑی تھی

یہ فائلز ہے جس پینشنٹ کی کل سرجری ہونی ہے آپ ایک دفع ریڈ کر لے۔۔۔!!!

اسمیرہ نے آگے بڑھ کر فائل احد کے سامنے رکھی

ریڈ کریں۔۔!!!احد مصروف سے انداز میں بولا

مس فرشے فائل ریڈ کریں۔۔۔!!!!اسمیرہ نے وہ فائل اٹھانی چاہی پر احد نے روک دیا

فرشے جو اسمیرہ کے پیچھے چھپی کھڑی تھی دھڑکتے دل کے ساتھ وہ فائل اٹھائی البتہ احد نے ایک بار بھی اسکی طرف نہیں دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسمیرہ باہر آنا مجھ کام ہے۔۔۔!!!! حسام نے اندر جھنکتے ہوئے کہا

وہ۔۔۔۔

اوُنہ۔۔!!! حسام پکڑ کر اسے باہر لے گیا

فرشے کا دل آب اور تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا

مس فرشے فائل ریڈ کریں۔۔۔۔!!!! احد نے فرشے کی طرف دیکھا چہرہ معمول کے مطابق سنجیدہ تھا

بیٹھ جائے۔۔۔۔۔!!!!! احد نے بیٹھنے کا اشارہ کیا

فرشے جلدی سے بیٹھ گئی اسے ڈر تھا وہ گر جائے گئی اور اسی ڈر سے احد نے اسے بیٹھنے کا کہا تھا

فرشے نے فائل ریڈ کرنا سٹارٹ کی تو اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے احد بہت گھور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا کبھی کانپتے ہاتھوں کو تو کبھی اسکے چہرے کی طرف

وہ آہستہ سے اپنی کرسی سے اٹھا۔ فرشے کی سانس ایک لمحے کو رُک سی گئی۔ لیکن نظریں فائل پر ہی رکھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد چند قدم چل کر اس کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا——

اتنا قریب کہ فرشتے کو اپنے دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی۔

فائل اس کے ہاتھ میں اب بھی تھی، مگر انگلیاں بری طرح کانپ رہی تھیں۔

احد نے ایک ہاتھ ٹیبل پر رکھا دوسرا اسکی کرسی کے پیچھے اور ہلکا سا جھکا

فرشتے نے پہلی بار نظریں اٹھائیں۔

ہلکی سبز آنکھوں کا کالی آنکھوں سے تصادم ہوا

احد کو اپنی دھڑکنے سست ہوتی ہوئی محسوس ہوئی

میں آپنے دل کی سب سچائیوں کے ساتھ یہ اقرار کرتا ہوں

"میں آپ سے پیار کرتا ہوں"

مگر جو کہہ رہا ہوں میں بہت ممکن ہے پوری سچ کی انچ اس سے نہ گزری ہو

میرے ہونٹوں پہ جو لفظ محبت ہے بہت ممکن ہے کہ وہ میری ضرورت ہو

محبت اور ضرورت اپنی اپنی سرحدوں میں قید ہیں دونوں کی دنیائیں الگ ہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں ایک دنیا میں ہوں اور دوسری دنیا کے خواب آتے ہیں انکھوں میں

ادھوری چاہتیں میری ادھوری داستان میری میرے جذبے ادھورے ہیں

میری خواہش کے پیمانے ادھورے ہیں محبت کے میرے ہونٹوں پہ افسانہ ادھورے ہیں

ادھورے پن کی دنیا میرے چاروں طرف ہے پھر بھی اپنے دل کی سب گہرائیوں کے ساتھ

سب سچائیوں کے ساتھ میں اقرار کرتا ہوں

"میں اپ سے پیار کرتا ہوں"

فرشے کا جسم ساکت ہو گیا وہ بغیر پلک جھپکائے احد کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اسکو تو اپنی سانسیں بھی سنائی نہیں دے رہی تھی

حسام جو دار وازہ کے ساتھ لگا سن رہا تھا وہ بے آختیار لڑکھڑایا اگر دیوار اور اسمیرہ نہ ہوتی تو زمین بوس ہو چکا تھا

مرزا صاحب تو مرزا غالب بن کر آئیں۔۔۔!!!! حسام شوکڈ کی کیفیت میں بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسمیرہ کی آنکھیں نم ہو گئی اسکے دل کے کئی ٹکرے ایک ساتھ ہوئے تھے لیکن اس قدر خاموشی کے ساتھ کے ساتھ کھڑے حسام کو بھی پتا نہیں چلا تھا

کمرے میں خاموشی ایسے پھیل گئی جیسے وقت نے سانس روک لی ہو۔

فرشے کا وجود جیسے لمحہ بھر کو پتھر ہو گیا تھا—نہ پلک جھپکی، نہ لب ہلے۔

بس آنکھیں تھیں جو احد کی آنکھوں میں الجھ گئی تھیں۔

احد اب بھی ویسے ہی جھکا ہوا تھا۔ایک ہاتھ ٹیبل پر مضبوطی سے جما، دوسرا کرسی کے پچھلے حصے پر—

فرشے کی پلکیں آخر کار ہلیں۔سانس جو نہ جانے کب سے رکی ہوئی تھی، ایک دم بے ترتیب ہو گئی۔

"آپ—"اس کی آواز کانپ گئی،

اور یہ "آپ" احد کو ہوش کی دنیا میں لایا اسے احساس ہوا کے کیا غلطی کر بیٹھا ہے جیسے لفظ زبان کا راستہ بھول گئے ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد فوراً سیدھا ہو گیا۔ کرسی کے پیچھے رکھا ہاتھ ہٹا لیا——

فرشتے نے نظریں جھکا لیں۔

اس کے کانوں میں اب بھی وہی الفاظ گونج رہے تھے——

میں آپ سے پیار کرتا ہوں...

اس کے ہاتھ لاشعوری طور پر فائل کے کنارے کو مروڑنے لگے۔ دل میں عجیب سی کشمکش تھی——

آپ جا سکتی ہے۔۔۔!!! احد نے قدرے نرمی سے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ایک قدم پیچھے ہٹا لیا

"میں نے آپ کو کبھی مجبور نہیں کیا، نہ کبھی کروں گا۔ یہ اقرار صرف میرا تھا—— آپ کی ذمہ داری نہیں۔"

فرشتے آہستہ سے کھڑی ہوئی۔ وہ سوچنے سمجھنے کیفیت میں بلکل بھی نہیں تھی

احد نے اسے دیکھ کر کچھ نہیں کہا——

بس انتظار کیا۔

فرشتے نے دروازے کی طرف موڑ گئے

احد نے صرف اسے جاتے ہوئے دیکھا دل میں ایک چھوٹی سی امید تھی کے وہ پلٹ کر کچھ تو کہے گئ لیکن دار وازہ بند ہونے کے ساتھ وہ امید بھی ٹوٹ گئ

احد وہیں کھڑا رہ گیا——

نہ حرکت، نہ ردِ عمل۔ بس آنکھیں دروازے پر جمی تھیں جہاں سے فرشتے ابھی چند لمحے پہلے گئ تھی۔

واہ یار میں تو تمھیں پیار کے معاملے میں بہت کمزور سمجھ رہا تھا تم تو پورے فیض احمد فیض نکلے ۔۔۔۔۔!!!!!! حسام اندر داخل ہوا

احد نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا

منہ بند کرو حسام تمھیں اندازہ بھی ہے میں نے ابھی کیا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ احد نے گہری سانس لی

پیار کا اظہار کیا ہے بس گناہ نہیں کیا۔۔۔!!!!اس نے سنجیدگی سے کہا

پتا نہیں وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گئی کیسا انسان ہوں میں۔۔۔۔۔؟؟؟احد نے پہلی بار اس کی طرف دیکھا۔

آواز تھکی ہوئی تھی

حسام چند لمحے احد کو دیکھتا رہا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا۔

وہ کچھ سوچے نہ سوچے تم زیادہ سوچ رہے ہو۔۔۔!!!!!اس نے قدرے نرمی سے کہا۔

احد نے کرسی کے کنارے ہاتھ رکھا، انگلیاں بے اختیار بھنچ گئیں۔

"میں نے اسے ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جہاں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔!!!!احد کی آواز میں اب جھجھک صاف تھی

"اور تم انسان تھے،"

حسام نے اس کی بات کاٹ دی،

"دل والا انسان۔احد، جذبہ جرم نہیں ہوتا جب تک اس میں زبردستی نہ ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد نے نظریں جھکا لیں۔

تم سمجھ نہیں رہے۔۔۔۔

میں سمجھ رہا ہوں احد تم سوچ رہے اظہار یوں اچانک نہیں کرنا چاہے تھا۔۔۔۔۔۔!!!!

حسام نے اسکی بات کاٹی

"ہاں..."

احد کی آواز مدھم تھی،

حسام نے اس کی طرف دیکھا، اس بار ہنسی نہیں تھی، صرف سنجیدگی۔

"کبھی کبھی دل دماغ سے آگے نکل جاتا ہے، اور پھر انسان یا تو بہت بہادر لگتا ہے یا بہت بے وقوف۔"

احد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا دیا۔

"اور میں اس وقت دونوں ہی لگ رہا ہوں۔"

کمرے میں پھر خاموشی چھا گئی۔

اس بار خاموشی میں خوف بھی تھا

اور امید بھی۔احد آہستہ سے کھڑا ہوا، کھڑکی کے پاس جا کر رکا۔

حسام بھی بعد میں کچھ نہیں بولا

****

شام کا وقت تھا——

سورج آہستہ آہستہ جھک رہا تھا، جیسے دن تھکن اتارنے کو رک گیا ہو۔

آسمان پر نارنجی، سنہری اور ہلکے جامنی رنگ ایک دوسرے میں گھل رہے تھے،

اور جھیل کا پانی ان رنگوں کو خاموشی سے اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھا

جملہ جیسے جھیل کی گہرائیوں سے ابھرا ہو،

پانی کی سطح کو چیرتا ہوا

فرشے وہیں جھیل کنارے خاموش بیٹھی تھی،اس شام کی طرح

خود بھی ادھوری، خاموش،اور سوچوں میں گم——

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جھیل کے کنارے اگے درختوں کے سائے لمبے ہو چکے تھے،اور شام کی روشنی میں ہر شے کچھ زیادہ ہی نرم، کچھ زیادہ ہی خاموش محسوس ہو رہی تھی۔وقت جیسے ٹھہر سا گیا تھا—

نہ مکمل دن،نہ پوری رات۔

اسکے بعد اسکا اور احد کا سامنا نہیں ہوا تھا

میں آپنے دل کی سب سچائیوں کے ساتھ یہ اقرار کرتا ہوں

"میں آپ سے پیار کرتا ہوں"

بے آختیار احد کے جملے اس گہری جھیل سے آتے ہوئے سنائی دے

سیدھا اس کے دل میں اتر گیا۔فرشتے نے زور سے آنکھیں بند کر لیں، جیسے آنکھیں بند کرنے سے یادیں بھی بند ہو جائیں گی—

مگر ایسا کہاں ہوتا ہے۔کتنے ہی لوگ تھے اس کی زندگی میں—

ہجوم تھا،آوازیں تھیں،نام لینے والے، حکم دینے والے، طنز کرنے والے،

مگر جو کہتا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں تم سے پیار کرتا ہوں"

ایسا کوئی... کوئی بھی نہیں تھا۔

اور اب جب کسی نے کہا،

تو وہ ڈر گئی۔ جن سے اسے محبت ہونے لگتی تھی وہ خود ہی ان سے دور ہو جاتی تھی——

جیسے محبت اس کے لئے کوئی ممنوعہ احساس ہو۔ایک ڈر مسلسل اس کے ساتھ چلتا تھا، سائے کی طرح۔

اس کا ماضی——خالی تھا۔نہ کوئی سہارا، نہ کوئی شناخت، نہ کوئی ایسی جڑ جس پر فخر کیا جا سکے۔

اس نے زور سے آنکھیں بند کر لی

کوئی پہچان نہیں تھی اسکے پاس خود کی سوائے ایک بے جان سے جسم کے علاوہ بے نام تھی

ایک جسم کے علاوہ کیا ہی تھا اسکے پاس

وہ خود کو بے نام سمجھتی تھی، بے پہچان، بے قیمت۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے پاس نہ مضبوط رشتوں کی دولت تھی، نہ یادوں کا کوئی محفوظ گھر—بس ایک سانس لیتا ہوا جسم اور اس جسم میں

زخموں سے بھرا دل۔

اسے یقین تھا جس دن احد کو اسکی سچائی پتا چلے گئی تو وہ دوبارہ دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گا

"مجھے آپ سے پیار ہے"

اسکے ہونٹوں پر ایک تلخ سی مسکراہٹ آئی

فون پر ٹائم دیکھا تو شام کے 6:00 بج گئے تھے

وہ اٹھی اور سڑک کے کنارے چل دی تیز ہوا چل رہی تھی

باجی کہاں جانا ہے۔۔۔۔؟؟؟ایک مسافروں سے بڑی بس اسکے پاس آکر روکی

نوشہرہ۔۔۔۔۔!!!!!اسکے منہ سے یہ الفاظ بے آختیار نکلے

وہ کھڑکی والی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی وہ بس میں بیٹھ گئی

بس آہستہ آہستہ چلنے لگی، اور باہر کا منظر پیچھے سرکنے لگا—

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جھیل، درخت، شام... سب کچھ۔

تیز ہوا اب شیشے سے ٹکرا رہی تھی، بال اس کے چہرے پر بکھر رہے تھے،

مگر اس نے انہیں سمیٹنے کی کوشش نہیں کی۔ جیسے اب کسی ترتیب کی ضرورت ہی نہ رہی ہو۔

"مجھے آپ سے پیار ہے..."

یہ جملہ پھر ابھرا،

اس بار پہلے سے زیادہ واضح، پہلے سے زیادہ تکلیف دہ۔

اس کے ہونٹوں پر وہی تلخ مسکراہٹ واپس آ گئی——

وہ مسکراہٹ جو تب آتی ہے جب انسان خود کو سمجھا چکا ہو

کہ خواب دیکھنا اس کے مقدر میں نہیں۔

بس کے اندر مدھم شور تھا——لوگوں کی باتیں، کنڈکٹر کی آواز،

ٹکٹوں کی کھڑکھڑاہٹ—— مگر فرشتے ان سب سے کٹی ہوئی تھی۔

اس نے سر شیشے سے ٹکا دیا۔ آنکھیں بند کر لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اس کی زندگی میں آئے اور پھر

اس کی حقیقت دیکھ کر پلٹ جائے۔بس ایک جھٹکے سے موڑ کاٹ گئی۔

فرشتے کی آنکھوں کے کونے سے ایک آنسو پھسل کر خاموشی سے گر پڑا—

بس ایک جھٹکے کے ساتھ رکی۔کنڈکٹر کی بھاری آواز گونجی—

"نوشہرہ آگیا ہے جی...نوشہرہ!"

فرشتے کی آنکھ کھل گئی۔کھڑکی سے باہر دیکھا—

دکانوں کی قطاریں،شور، گرد،اور لوگوں کا ہجوم۔

وہ آہستہ سے کھڑی ہوئی۔کنڈکٹر اس کے قریب آیا،

ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولا،

"بی بی، کرایہ دے دیں۔"

فرشتے کے قدم وہیں جم گئے۔دل ایک لمحے کو زور سے دھڑکا۔

اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا ایک لمحے کو اسے یقین ہی نہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی... میرے پاس——"

آواز اس کا ساتھ چھوڑ گئی۔ گلا خشک ہو گیا۔

کنڈکٹر نے تیوری چڑھائی،

"مطلب؟ سفر مفت میں کیا ہے؟"

بس کے اندر چند نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔ کوئی تجسس سے،

کوئی بے زاری سے۔ فرشتے نے نظریں جھکا لیں۔

"میرے پاس ابھی پیسے نہیں ہیں..."

وہ دھیمی آواز میں بولی، جیسے شرمندگی ہر لفظ کے ساتھ اسے توڑ رہی ہو۔

کنڈکٹر نے طنزیہ ہنسی ہنس دی،

"تو پھر اتریں کیسے؟ پیدل آئی تھیں کیا؟"

فرشتے کے ہاتھ کانپنے لگے۔ آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے مگر اس نے پلکیں جھپک کر انہیں گرنے نہیں دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کنڈکٹر نے جھنجھلا کر کہا،

"دیکھیں بی بی، مجھے ڈرامے کا شوق نہیں۔ یا پیسے دیں یا کسی کو فون کریں۔"

فون.....!!!

لیکن وہ فون کریں گئی کیسے شمو باجی انہوں نے تو آپنا نمبر نہیں دیا تھا

ارے کیوں شور کر رہے ہو۔۔۔!!!!ایک بزرگ نے کنڈکٹر کی طرف دیکھا

بی بی کے پاس پیسے نہیں ہے لیکن آسلام آباد سے یہاں تک کا سفر کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھ کر کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کنڈکٹر نے طنز کرتے ہوئے کہا

یہ لو پیسے بچی کو جانے دوں۔۔۔۔!!!!اس بزرگ نے پیسے نکال کر دیے کنڈکٹر نے پکڑ لئے اسے پیسوں سے مطلب تو پھر وہ کوئی بھی دیے

شکر..... یہ۔۔۔!!!فرشتے نم آنکھوں سے بولی

مولا خوش رکھے بیٹا۔۔۔۔!!!!اس بزرگ نے کہتے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرلی

کنڈکٹر نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

بس کا دروازہ کھلا۔

فرشتے نے قدم باہر رکھا۔زمین اس کے پاؤں تلے جیسے ہل گئی ہو۔

بس دروازہ بند کر کے آگے بڑھ گئی——

اور وہ نوشہرہ کی سڑک پر اکیلی کھڑی رہ گئی۔

"شمو باجی"۔۔!!!دل نے تہہ گہریوں سے اس نام کو پکارا

کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟؟جب فرشتے کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا وہی بزرگ اسکے پیچھے کھڑے تھے

میرا نام خلیل رحمان ہے۔۔۔!!!! بزرگ نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا

فرشتے نے انکی طرف دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرا نام..."

آواز لرزی،

"...فرشتے ہے۔"

"فرشتے..."

بزرگ نے آہستہ سے دہرایا،

"اللہ...کتنا ہلکا، کتنا پاک نام ہے۔

"اب بتاؤ بیٹی، کہاں جانا ہے" بزرگ نے آہستہ مسکرا کر پوچھا

شمو باجی کے پاس۔۔۔!!!!فرشتے نے نظریں جھکا لیں اور آہستہ سے کہا

شمو....کون شمو اور کہاں رہتی ہے۔۔۔؟؟؟ بزرگ نے شفقت سے پوچھا۔

پتا نہیں شمو کون ہے لیکن وہ ہے جو بغیر کچھ کہے مجھے آپنے پاس رکھ لیں گئ۔۔۔!!!!

فرشتے کی آنکھیں بھر آئیں

کہاں رہتی ہے۔۔۔؟؟؟ بزرگ نے نرمی سے پوچھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں جانتی ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتی ہے انکا تعلق خواجہ سرا سے ہے۔۔۔۔!!!!!

وہ کہنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن ابھی ضروری تھا

کہی تم شمو، رانی، گڈی اور مینا کی بات تو نہیں کر رہی۔۔۔۔۔!!!!!! بزرگ نے تھوڑی حیرانی سے پوچھا

جی جی۔۔۔!!!! فرشتے نے زور زور سے سر ہلایا

انکو کون نہیں جانتا" سیلّح خانہ "میں وہ رہتی ہے۔۔۔!!! بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں یہی نام تھا اس گاؤں کا۔۔۔!!!! فرشتے نے ایک امید سے کہا

چلوں ہم چھوڑ دیتے ہے۔۔۔!!!! بزرگ نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا، پھر نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا

فرشتے نے آہستہ سے سر ہلایا، ابھی بھی تھوڑی ڈر اور امید کے درمیان جھول رہی تھی۔

پیدل چلتے ہے۔۔۔۔!!!! بزرگ نے آہستہ سے قدم آگے بڑھائے

فرشتے بھی آہستہ آہستہ انکے پیچھے چل دی

وہ ابھی تھوڑا دور ہی پہنچے تھے جب فرشتے کے سامنے ایک عورت آکر کھڑی ہو گئی

بچہ آپنی جوتی دیں دے میرے پاؤں برف بن جائے گئے اس ٹھنڈ میں اللہّ تیرا بھلا کریں گا ۔۔۔۔!!!! وہ فرشتے کے پاؤں سے لپیٹ گئی

فرشتے کچھ سیکنڈ کے لئے گھبرا گئی

بچہ دے دیں اللہّ تیرا بھلا کریں گا۔۔۔!!!! وہ رو رہی تھی

وہ بزرگ کھڑے ہو کر بس یہ دیکھ رہے تھے

آپ اٹھے پلیز۔۔۔!!!! فرشتے نے انکو کھڑا کیا

اور آپنے پاؤں سے جوتے اتار کر اسکے حوالے کر دیا

اللہّ تیرا بھلا کرے اللہّ تیرا بھلا کرے۔۔۔۔!!!! وہ عورت کہتی آگے کی طرف چلی گئی

بزرگ ہلکا سا مسکرائے زمین برف کی طرح ٹھنڈی تھی

آپ یہ پہن لو۔۔۔۔!!!! بزرگ نے اپنی جوتی اتار کر فرشتے کے آگے رکھ دی

نئ نئ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔!!!! فرشتے نے ہلکی سی آواز میں کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پہن لو اس وقت میری ذمہ داری ہو۔۔۔۔!!!! بزرگ نے مسکرا کر کہا

فرشتے نے وہ جوتے پہن لئے اور آہستہ سے انکے پیچھے چل دی

کچھ دیر بعد بس نے آہستہ آہستہ سیلّخ خانہ کے گاؤں کے باہر پہنچے۔گاؤں کے ارد گرد کھیت پھیلے ہوئے تھے، جن کی ہریالی شام کی سنہری روشنی میں نرم اور مدھم نظر آرہی تھی۔دور درختوں کے سایے لمبے ہو چکے تھے،اور ہوا میں سردی کے ساتھ کچھ خوشبو بھی شامل تھی، شاید تازہ مٹی اور پودوں کی۔

گاؤں کے بیچوں بیچ ایک چھوٹا سا بازار تھا،چند لوگ آہستہ آہستہ چل رہے تھے،

یہی ہے شمو باجی کا گاؤں۔۔۔۔!!!! بزرگ نے آہستہ سے کہا

فرشتے نے انکی طرف دیکھا

آب یہاں سے آگے اب تمہارا خود کا سفر۔۔۔۔!!!!! بزرگ کہتے وہاں سے پلٹ گئے

فرشتے کو شکریہ کہنے کا موقع بھی نہیں ملا فرشتے گاؤں کے اندر داخل ہوئی گھر جانتی تھی کہاں پر ہے

کوئی بیس منٹ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ آئین شمو باجی کے گھر کے باہر کھڑی تھے

بغیر گھبراہٹ کے دروازہ پر دستک دی

آب کون آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانی نے آکر دار وازہ کھولا الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

فرشے تم۔۔۔!!!!!رانی نے مسکراتے ہوئے کہا

ارے شمو باجی دیکھ کون آیا۔۔۔!!!!وہ اسے پکڑ کر اندر لے گئی

"کون...؟"

اندر سے شمو باجی کی بھاری مگر مانوس آواز آئی

"خود دیکھ لو باجی..."رانی نے دروازے کے پردے کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔

جیسے ہی ان کی نظر فرشے پر پڑی——وہ ایک لمحے کو ساکت ہو گئیں۔

زہ نصیب زہ نصیب اؤاندر اؤ۔۔۔!!!!شمو پر جوشی کے ساتھ بولی

فرشے کی آنکھیں نم ہو گئی جانتی تھی یہی وہ جگہ تھی جہاں اسے دیکھ کر منہ نہیں بنایا جائے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کافی وقت اسے ہی گزر گیا

انہوں نے مجھے سے کہا کہ "میں آپ سے پیار کرتا ہوں"

فرشتے نے آخر میں اپنے آنسو ہاتھوں کے ساتھ صاف کیے

یہ تو اچھی بات ہے اس میں رونے والی کون سی بات ہے۔۔۔۔؟؟؟ گڈی نے بے ساختہ کہا

اچھی بات۔۔؟؟ انداز کھویا ہوا تھا

کوئی مجھ سے پیار کیوں کرے گا کیا ہے کچھ بھی نہیں ہے میرے پاس۔۔۔!!!! فرشتے نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکالی

کیوں نہیں کریں گا پیار ہماری فرشتے اتنی پیاری ہے اتنی اچھی ہے۔۔۔۔!!!! مینا نے آہستہ سے کہا

احد مرزا نہیں کر سکتے ہے وہ اتنے اچھے ہے اتنے قابل ہے میں تو انکے پاس کھڑی ہوئی نظر بھی نہ اؤ۔۔۔۔!!!! فرشتے کی آنکھوں سے ایک اور آنسو بہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس دن انکو میری سچائی پتا چلے گئی میرا ماضی پتا چلے گا وہ مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گئے میرا ماضی، میرا خالی پن... تو وہ بھی باقی سب کی طرح پیچھے ہٹ جائے گا۔"

آواز ٹوٹ گئ

ہو سکتا ہے کے وہ تمہاری سچائی جاننے کے بعد اور بھی اچھے طریقے سے سمیت لیں تمھیں ۔۔۔۔۔!!!!!ان سب میں شمو پہلی بار بولی تھی

جب بات "ہو سکتا ہے" پر ٹھر جائے تو تو پھر وہ کبھی نہیں سکتی ہو سکتا ہے کے معاملے میں میری قسمت ویسے بھی بہت خراب ہے ایک اور زخم برداشت نہیں کر سکو گئی۔۔۔!!!

فرشے نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا لیا

ایک بتاؤ تمھیں وہ کیسا لگتا ہے۔۔۔!!!رانی نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

فرشے کا دل زور وسے دھڑکا وہ خاموش رہی

فرشے۔۔۔!!!!اتنا کے رانی کو اسے پکارنا پڑا

جانتی ہو رانی۔۔پہلی دفع "آپ" لفظ اپنے لئے کس کے منہ سے سنا۔۔۔

فرشتے نے رانی کی طرف دیکھا پھر ہلکہ سا مسکرائی

"ڈاکٹر احد مرزا کے منہ سے میں نے پہلی بار آپنے لئے آپ کا لفظ سنا ورنہ لوگوں کے منہ سے آپنے لئے عجیب طنز بڑھے نام سننے کو ملتے تھے وہ مجھے عزت دیتے ہے"

کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔وہ خاموشی جو لفظوں سے زیادہ بھاری ہوتی ہے۔

شمو باجی نے گہری سانس لی،

جو عزت دے اس سے بڑکر کوئی اچھا انسان ہو ہی نہیں سکتا

محبت کے بغیر گزارہ ہو جاتا ہے لیکن..... لیکن عزت کے بغیر زندگی بوجھ لگتی ہے

رانی کی نظریں نرم پڑ گئیں۔

"عزت... یہ سب سے قیمتی چیز ہوتی ہے، فرشے۔ محبت بعد میں آتی ہے، اگر عزت ہو تو۔"

فرشے کی پلکیں بھیگ گئیں۔

"مجھے اس بات سے ڈر لگتا ہے... کہ میں اس عزت کی عادی نہ ہو جاؤں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کہ کہیں دل یہ مان نہ لے کہ میں واقعی اس کے قابل ہوں اور پھر وہ مجھے چھوڑ دے۔"

ایک موقع تو دے کر دیکھو اسے شاید وہ تمہارے زخموں کا مرہم ہو جیسے اللہّ نے تمہارے لئے چنا ہو۔۔۔۔!!!! شمو باجی نے نرمی سے سمجھانا چاہا

نئ مجھے آب وہاں نہیں جانا ایک دفع جاؤں گئ آپنا سامان لینے۔۔۔۔!!!! فرشے نے نظریں جھکا لیں،

جو چاہو گئ جیسا چاہو گئ ہم تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔!!!! رانی نے مسکراتے ہوئے کہا

فرشے نم آنکھوں سے مسکرا دی

****

صبح کا وقت :-

فرشے اپنے کمرے میں نہیں ہے کمرے میں کیا وہ اس پورے ایریا میں نہیں۔۔۔۔۔!!!! اسمیرہ کی آواز میں فکر تھی

حسام چونک کر سیدھا ہوا۔"کیا مطلب؟ صبح کی ڈیوٹی پر تو اسے ہونا چاہیے تھا۔"

"میں نے وارڈ، نرس اسٹیشن، کینٹین...سب جگہ دیکھ لیا ہے،" اسمیرہ کی آواز اب واضح طور پر کانپ رہی تھی، "اس کا فون بھی بند جا رہا ہے۔"

حسام نے ماتھا مسلا۔ "لیکن وہ کہاں جا سکتی ہے؟

اس کی یہاں تو کوئی جان پہچان نہیں——"

احد جواب تک خاموش کھڑا تھا، آہستہ سے پلٹا۔ آنکھوں میں ایک لمحے کو وہی خوف ابھرا جو اس نے خود سے چھپانے کی کوشش کی تھی۔

آجائے، گئی تم لوگ آپنا کام کرو۔۔۔!!! آواز سنجیدہ تھی

اسمیرہ نے اس کی طرف دیکھا

اسکا سامان کمرے ہیں لیکن وہ خود نہیں۔۔۔!!

احد نے ایک گہری سانس لی دل تھوڑا پر سکون ہوا تھا

احد نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، پھر مضبوط لہجے میں کہا،

مجھے کچھ کام ہے۔۔۔!!! واضع تھا کے حسام ابھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حسام اور اسمیرہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آرام سے باہر نکل گئے

انکے جاتے ہی احد ایک گہری سانس ہوا میں خراج کی

نظر فون پر تھی

کچھ سیکنڈ کھڑا اسے ہی موبائل کو دیکھتا رہا

پھر موبائل پکڑا۔۔۔اسکرین آن ہوئی تو دل ایک لمحے کو رک سا گیا۔۔۔

احد نے انگوٹھا اس کے نام پر رکھا،

نام جو اس نے خود کبھی اونچی آواز میں نہیں لیا تھا...

فرشتے۔

کچھ لمحے وہ یونہی کھڑا رہا،

جیسے ایک کال دبانے سے پہلے انسان پوری تقدیر سے اجازت مانگ رہا ہو۔

آخر کار اس نے کال ملا دی۔

ایک رنگ...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو رنگ...

تین——

کال کٹ گئی۔

احد کی سانس بھاری ہو گئی۔اس نے فون کان سے ہٹایا،اسکرین کو گھورا،

پھر ایک میسج ٹائپ کیا مگر بھیج نہ سکا۔

"کہیں وہ خود کو مجھ سے دور تو نہیں کر رہی...؟"

یہ خیال اس کے دل میں تیر کی طرح لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے دوبارہ کال کی لیکن دوسری طرف سے فون سوئچ افف ہو گیا

اسکے دل میں تکلیف ہوئی تھی

وہ انسان جو کال کرنا کال اٹھانا ناگوار سمجھتا ہو آج کسی کا اسکی کال نہ اٹھانا تکلیف دیں رہا تھا

احد نے ایک آخری بار دوبارہ کال کی لیکن کوئی جواب نہیں

اس نے آپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اپنے آپ کو پر سکون کرنے کی کوشش کی

اتنی تسلی تھی کے اسکا سامان یہی ہے

وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ باہر صبح کی روشنی پھیلی ہوئی تھی،

مگر اس کے اندر عجیب سا اندھیرا تھا۔

اسی لمحے فون وائبریٹ ہوا

احد کا دل زور سے دھڑکا وہ تیزی سے میز کی طرف واپس آیا لیکن چہرہ ایک سیکنڈ میں مرجھا گیا

وہاں پر ڈاکٹر کامران لکھا ہوا تھا احد واپس موڑ گیا

ادھر——

فرشتے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ ہاتھ میں موبائل تھا، اسکرین سیاہ——

فون بند۔

جیسے اس نے جان بوجھ کر دنیا سے خود کو کاٹ لیا ہو۔ گھر میں مکمل خاموشی تھی۔

شمو، رانی، گڈی——سب شادی پر گئی ہوئی تھیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے پردہ ذرا سا ہٹایا۔ باہر دھوپ تھی، زندگی رواں تھی——

مگر اس کے اندر سب کچھ رکا ہوا تھا۔

احد کو کال کرنا یا کال اٹھانا دونوں زہر لگتا ہے۔۔۔۔!!!! حسام کے جملے اسکی سماعت سے ٹکرائے

اس کے انگوٹھے نے بے اختیار اسکرین کو چھوا، موبائل اون کیا احد کا نام نمبر لسٹ میں جگمگا رہا تھا۔

دل نے چاہا آن کر دے، بس ایک بار سن لے—— مگر خوف درمیان میں آ کھڑا ہوا۔

اگر وہ سچ جان گئے تو؟ اگر ان کی آواز بدل گئی تو؟

اگر "آپ" کی جگہ خاموشی آ گئی تو؟

یا اللہ میں کیا کرو۔۔؟؟

فرشتے نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایک آنسو خاموشی سے گرا،

اسکرین پر بکھر گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا کرنا ہے کچھ بھی تو نہیں جاؤ اور بس آپنا سامان لے کر آجاؤ۔۔۔!!!!!فرشے ایک دم سنجیدہ ہوئی اٹھ کر باہر نکلی برامدے میں نظر دوڑائی

ایک میز پر کاپی اور ایک پین نظر آیا

وہ میز کے پاس بیٹھ گئی کاپی کھولی

"شمو باجی میں شام تک آجاؤ گئی "بس اتنا ہی لکھا اور وہ کاغذ چارپائی پے رکھ دیا

اور چادر اچھے سے سیٹ کی اور گھر سے باہر نکل گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسلام آباد پہنچی تو شام ڈھلنے کو تھی۔

سرد ہوا میں ہلکی سی نمی تھی،اور شہر اپنی معمول کی تیزی کے باوجود اس کے لئے اجنبی، بے رنگ سا لگ رہا تھا۔

ہاسٹل کی عمارت وہی تھی——خاموش، سنجیدہ، بالکل احد کی طرح۔

وہ آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئی۔

دل عجیب بے ترتیب دھڑک رہا تھا، جیسے ہر قدم کے ساتھ

کچھ ٹوٹنے اور کچھ سنبھلنے کا اندیشہ ہو۔ کمرے کا دروازہ کھولا——

سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا چھوڑا تھا۔ اس کا سامان، اس کی چیزیں، مگر وہ خود اب اس جگہ کی نہیں لگ رہی تھی۔

اس نے جلدی جلدی کپڑے بیگ میں ڈالے، کتابیں، ایک دو یادگار چیزیں——

اور آخر میں نظر اس کپ پڑ گئی جو احد نے اسے دیا تھا

وہ آہستہ قدموں کے ساتھ اس ٹیبل تک آئی

چائے۔"——!!!!بس ایک لفظ۔

اسے یاد آیا جب احد نے اسے وہ کپ دیا تھا

فرشتے نے انگوٹھا اس کے نام پر رکھا، وہ کپ اٹھا کر بیگ میں رکھ لیا

بیگ بند کیا، گہری سانس لی اور دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھولا ہی تھا کہ——

احد سامنے کھڑا تھا ایک لمحے کو وقت جیسے تھم گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہ فرشتے کو سانس لینا یاد رہا،

نہ احد کو بولنا۔

ہلکی سبز آنکھیں کالی آنکھوں میں الجھی ہوئی تھی

فرشتے نظریں پھیرتی آگے بڑھ گئی

فرشتے۔۔۔!!!

فرشتے کے قدم جکڑ گئے وہ ایک دم وہی کھڑی ہو گئی

احد آہستہ سے چلتا ہوا اسکے پاس آیا

فرشتے ویسے ہی بے حسو حرکت کھڑی تھی

کچھ تو امید دیتی جاؤ تاکہ کے میں سانس لے سکو۔۔۔!!!!احد کی آواز میں تکلیف اور نمی ایک ساتھ تھی

فرشتے کا جسم سن ہو گیا

تاکہ مجھے لگے کے شاید مجھے جینا چاہے۔۔۔!!!!!احد اسکے پیچھے کھڑا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ زیادہ نہیں بس جینے کی امید دیں جاؤ۔۔۔!!!!احد کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا

فرشے کو تو آپنا دھڑکتا دل بھی سنائی نہیں دے رہا تھا اسکے ہاتھ سے بیگ چھوٹا اور زمین پر گر گیا

امید دیں دوں گئی نہ تو میں نہیں روکوں گا آپکو انتظار کر لو گا آپکے پلٹنے کا۔۔۔۔!!!!

فرشے کی پلکیں لرز گئیں۔

وہ مڑی نہیں،

مگر اس کے کندھے ہلکے سے کانپ گئے۔

اپ.... میرا ما..... ضی نہیں جانتے۔۔۔۔

ماضی کی بات نہیں کر رہا میں..... میں مستقبل کی بات کرنا چاہتا ہوں!!!!احد اسکی بات کاٹ گیا

ماضی ضروری ہے۔۔۔

میرے لئے آپ ضروری ہے!!!احد کا جواب ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر آیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے کی آنکھیں نم ہو گئیں

اپ مجھے چھوڑ دیں گئے جب میرا ماضی جانے گئے۔۔۔!!!

فرشتے نے آہستہ آہستہ مٹھی بند کی، پھر کھولی۔اس کے ہونٹ کانپے۔

کوئی سانس لینا بھی چھوڑ سکتا ہے۔۔۔؟؟احد نے مسکراتے ہوئے کہا

اس کے اگے بھی فرشتے کے لئے کچھ رہ گیا تھا

"آپ نہیں سمجھ...رہے"

فرشتے کی آواز بہت دھیمی تھی

"میں نہیں سمجھوں گا تو کون سمجھے گا میں ہی تو سمجھتا ہوں"

احد نے ایک قدم اس کے قریب آکر کہا

چند لمحے خاموشی رہی۔بس ان دونوں کی سانسوں کی آواز تھی۔

میری بیوی بنے گئی۔۔۔؟؟احد کی آواز میں ایک امید تھی اور اس امید کے ٹوٹ جانے کا ڈر

اسکی آنکھوں میں صاف نظر آرہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے کا دل زور سے دھڑکا۔

دماغ اور دل لفظ—"بیوی" پر ہی آٹک گئے

احد فرشتے کے سامنے آکر کھڑا ہوا احد نے اسکی طرف دیکھا جیسے انتظار کر رہا ہو کسی جواب کا

اور اگر کل میرا ماضی آپکو پتا چلے تو آپ مجھے چھوڑے گئے تو نہیں

میرا ماضی آپکو صرف رسوائی کے سوائے اور کچھ نہ دے سکا تووووو۔۔۔

آپ دنیا سے میرا سودا کر دیں گئے مجھے پتا ہے!!!

اس نے بہت دھیمی آواز میں پوچھا

احد مسکرایا اور مسکراتے ہوئے فرشتے کی طرف دیکھتا رہا جیسے لفظ تول رہا ہو

حتی کہ مجھے آپ سے کچھ بھی حاصل نہ ہو تووووو.....

وہ رکا اور فرشتے کی طرف دیکھا

تو بھی میں دنیا کے بدلے آپ کے ایک بال کا بھی سودہ نہ کروں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے کی بغیر پلکیں جھپکیائے احد کو دیکھ رہی تھی کوئی اس سے اتنی محبت بھی کر سکتا ہے، آنسو لرز کر ٹوٹ گئے

ایسا صرف کہانیوں میں ہوتا ہے حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔!!!!فرشے تلخی سے مسکرادی

"میں نے تمام کہانیاں پڑھی ہے انکو حقیقت کا رنگ بھی دوں گا سرکار"

فرشے جیسے آب ہار گئی ہو اس کے بعد اسکے پاس کچھ نہیں بچا تھا

ایک مسلہ ہے۔۔۔!!!!کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرشے نے کہا

کیا۔۔۔؟؟؟احد نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

آپ بہت لمبے ہیں میری تو گردن ہی آکڑ جائے گی آپکو دیکھتے دیکھتے۔۔۔!!!!فرشے نے نظریں جھکائیں جیسے بہت سیریس اور اہم مسلہ احد کو بتایا ہو

احد جو بہت غور سے سن رہا تھا بے آختیار ہنس دیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو کوئی بات نہیں میں جھک جاؤ گا۔۔۔!!!!احد نے مسکراتے ہوئے گردن جھکانے والے انداز میں کہا

فرشے نم آنکھوں سے مسکرائی

میری بیوی بنانا پسند کریں گئی۔۔۔!!!!احد کا دل ابھی اسی خوف میں اٹکا ہوا تھا

بنو گئی۔۔۔!!!!یہ دو لفظ احد کے جسم میں روح کا کام کر گئے تھے

"بنو گئی...؟"

احد نے آہستہ سے دہرایا،

آواز میں یقین اور بے یقینی ایک ساتھ تھے۔

فرشے نے سر جھکائے رکھا،لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی—

وہ مسکراہٹ جو رو رو کر تھک جانے کے بعد آتی ہے۔

"ہاں..."

اس کی آواز بہت دھیمی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

وہ ایک قدم آگے بڑھا،

جان بوجھ کر ذرا سا جھک کر اس کے سامنے آیا۔

"پھر سن لو،"

وہ نرمی سے بولا،

"احد مرزا زندگی میں بہت سی چیزوں پر اکڑا ہے سخت ہوا——

مگر آپکے سامنے ہمیشہ نرم اور جھکا رہے گا۔"

فرشتے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے،

مگر اس بار وہ بوجھ نہیں تھے——وہ سکون تھے۔

****

آج نکاح کا دن تھا:-

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشے شمو باجی کو بتانا چاہتی تھی لیکن رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا حسام اسمیرہ لوگ اسے جانے نہیں دیں رہے تھے

نکاح کا انتظام پول والے جگہ پر کیا گیا تھا پول والی جگہ کو بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا

پول کے گرد سفید اور ہلکے سبز پھولوں کی آرائش تھی، پانی پر تیرتے پھولوں میں روشنیوں کا عکس ٹوٹ کر بکھر رہا تھا۔

ہلکی سی ہوا چل رہی تھی جو پردوں اور روشنیوں کو آہستہ آہستہ ہلا رہی تھی، جیسے فضا خود بھی گواہ بننے آئی ہو۔

پانی کے کنارے سفید کپڑوں سے چھوٹی چھوٹی پلیں بنا دی گئی تھیں،

ان پلوں پر روشنی کی لہر جیسے پانی میں بھی جھلک رہی تھی۔ ہوا کے ہلکے جھونکے فانوسوں کو ہلا رہے تھے،

جیسے وہ بھی خوشی میں رقص کر رہے ہوں۔

پول کے درمیان ایک چھوٹا سا منڈپ بنایا گیا تھا،

چمکدار پردوں اور پھولوں سے سجا ہوا، جہاں دلہن اور دولہا کے لیے نرم قالین بچھایا گیا تھا

فرشتے کمرے میں آئینے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی،

اسمیرہ اس کے بالوں کو احتیاط سے سنوار رہی تھی۔

فرشتے نے ایک سفید اور ہلکے گلابی رنگ کی خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا،

جس پر نفیس سنہری اور چاندی کے دھاگوں سے باریک کشیدہ کاری کی گئی تھی۔اس کا دوپٹہ ہلکے سے سر اور کندھوں پر ڈالا گیا تھا،

جو نرم روشنی میں جیسے پھولوں کی طرح جھلک رہا تھا۔

چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا چھوٹا سا ہیرے کا ہار، چھوٹے جھمکے، ہاتھوں میں ہلکی چوڑیوں کا

ہونٹوں پر نرم مسکراہٹ، اور گالوں پر ہلکی سی لالی——سب کچھ بہت صاف، نرم اور پرکشش لگ رہا تھا۔

اسمیرہ نے اپنے لیے ہلکا سنہری سا شال اور نرم گلابی لباس منتخب کیا تھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بال کھلے ہوئے تھے، لیکن چند بال نرم لہروں میں گالوں کے ساتھ جھول رہے تھے،

اور گلے میں ایک چھوٹی سی ہیرے کی ہار نے پورے انداز کو سنوار دیا تھا۔

"تم آج سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو، فرشے۔" اسمیرہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

فرشے ہلکہ سا مسکرادی

حسام نے اپنا انداز برقرار رکھتے ہوئے احد کی تیاری شروع کی۔

احد نے سفید کلر کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی، جس کی نرمی اور نفاست اس کے سنجیدہ اور وقار بھرے انداز کو اور بھی ابھار رہی تھی۔ اس کے چہرے پر خاموش اعتماد اور نرم مسکراہٹ تھی، جس سے لگتا تھا کہ وہ دن بھر کی تیاری کے باوجود مکمل پر سکون اور خود اعتماد ہے۔

دوسری طرف حسام آیاز اور احد کمرے میں تھے

حسام ہر چھوٹے سے چھوٹے تفصیل پر توجہ دے رہا تھا۔ ایک ہاتھ سے وہ شیر وانی کی تہہ درست کر رہا تھا، اور دوسرے ہاتھ سے طنزیہ انداز میں احد کی گردن کے زاویے کی ہدایت

دے رہا تھا۔"بس تھوڑا اور جھکاؤ، نہیں نہیں، اب درست، ہاں یہ زیادہ اچھا لگ رہا ہے!"

یار کیا چمک رہے ہو مجھے ڈر لوگ تمہیں دیکھ کر اندھے نہ ہو جائیں"۔۔۔!!! حسام نے ایک آخری بار احد کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا

حسااااااام۔۔۔!!!! احد نے اسکی طرف دیکھا

سڑے ہی رہنا تم ہمشہ۔۔۔!!!! حسام کا موڈ خراب ہوا تھا

وہ لوگ پول ایریا کی طرف آ گئے احد نے ساری سجاوٹ کو دیکھا جو اس نے خود کروائی تھی

نظریں کسی کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہی تھی

تھوڑا صبر کر لے مرزا صاحب کچھ پل میں وہ آپکو ہو جائے گئی۔۔۔۔!!!! حسام اسکی بے صبری دیکھ مسکرایا تھا

احد نا چاہتے ہوئے بھی شرما گیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اؤ....ہمارے مرزا صاحب شرماتے بھی ہے۔۔۔!!!!حسام نے ہاتھوں کے ساتھ نظروں اتارنے والے انداز میں کہا

احد اسکا دیکھتا آگے کی طرف چلا گیا

آگے بڑھتے ہوئے کے قدم بے آختیار رو کے تھے نظر ایک منظر پر ٹھر گئی آس پاس کی ہر شے دو ھندلی پڑ گئی یہاں تک اسے فرشے کے ساتھ آتی ہوئی اسمیرہ بھی نظر نہیں آرہی تھی

احد کو آپنا دل کانوں میں بجتا ہوا سنائی دے رہا تھا

"سبحان اللہ"۔۔۔!!!!الفاظ بے آختیار تھے

فرشے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی نکاح والے آیریا کی طرف چل دی

یہاں بیٹھ جاؤ۔۔۔!!!!اسمیرہ نے اسے صوفے پر بیٹھ دیا

چل بھائی کہی بھا بھی کا ارادہ بدل نہ جائے۔۔۔!!!!آیاز نے احد کے کان میں سرگوشی کی

احد کی روکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی

****

"فرشے ارسلان والدارسلان خان اپکا نکاح "عالیار چوہدری" والد کمال چوہدری کے ساتھ حق مہر ایک سو کڑوڑ اور اپنی پوری زندگی کی حفاظت، وفا فرشے ارسلان کے حقِ مہر میں دیتا ہوں۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

مولوی صاحب نے رضامندی پوچھی

فرشے.....فرشے کو تو عالیار چوہدری نام کے بعد مولوی نے کیا بولا کچھ سنائی ہی نہ دیا وہ تو آنکھوں میں نا سمجھی حیرت بے یقینی لیے سامنے بیٹھے احد کی طرف دیکھ رہی تھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

میں نے شاید.....کچھ غلط سن لیا ہے اسمیرہ۔۔۔۔!!!؛فرشے نے اسمیرہ کی طرف دیکھا

فرشے ارسلان والدارسلان خان اپکا نکاح "عالیار چوہدری" والد کمال چوہدری کے ساتھ حق مہر ایک سو کڑوڑ اور اپنی پوری زندگی کی حفاظت، وفا فرشے ارسلان کے حقِ مہر میں دیتا ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

مولوی صاحب نے دوبارہ دوہریا

فرشے کو تو اپنی سانس تک سنائی نہیں دیر رہی تھی

عالیا....رچوہدری۔۔۔۔!!!!اسے اپنی آواز سنائی تک نہ دی

سامنے بیٹھا شخص احد مرزا نہیں تھا وہ "عالیار چوہدری" تھا سہی سمجھے آپ عالیار چوہدری

وہی عالیار چوہدری جس کی اہٹ تک سے فرشے کو خوف محسوس ہوتا تھا

اج اسکے سامنے بیٹھا تھا

عالیار کو بس اسی دن کا ڈر تھا لیکن وہ خاموش بیٹھا فرشے کو دیکھ رہا تھا

مجھے لگتا ہے بھابھی اٹھ کر بھاگ جائے گئی۔۔۔۔!!!!حسام نے سرگوشی کی

کبھی تو اچھا بول لیا کر۔۔۔!!!آیاز نے اسے کہنی ماری

فرشے۔۔!!!!اسمیرہ نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشتے ارسلان والدارسلان خان اپکا نکاح "عالیار چوہدری" والد کمال چوہدری کے ساتھ حق مہر ایک سو کڑوڑ اور اپنی پوری زندگی کی حفاظت، وفا فرشتے ارسلان کے حقِ مہر میں دیتا ہوں۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

مولوی صاحب نے تیسری بار دوہریا

قبول.....ہے۔۔۔۔!!!!!وہ بول گئی لیکن نظریں سامنے بیٹھے عالیار پر تھی

تین بار پوچھنے پر وہ اپنے حق حقوق عالیار چوہدری کے نام کر گئی تھی

عالیار نے سکھ کا سانس لیا

عالیار چوہدری والد کمال چوہدری اپکا نکاح فرشتے ارسلان والدارسلان خان سر کروایا جاتا ہے کیا یہ نکاح قبول۔۔۔

قبول ہے

دل کی سب سچائیوں کے ساتھ عالیار چوہدری کو فرشتے ارسلان قبول ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دل کی تہہ گہریوں کے ساتھ عالیار چوہدری کو فرشے ارسلان قبول

ہے

!!!!!عالیار نے مولوی صاحب کے جملے بھی مکمل نہ ہونے دیے

سامنے بیٹھی لڑکی ایک پل میں فرشے ارسلان سے

"فرشے عالیار" بن گئی

فرشے دھڑکتے دل کے ساتھ عالیار کو دیکھ رہی تھی

مبارکہ مبارکہ یار۔۔۔!!!حسام اور آیاز نے ایک ساتھ اسے اپنے گلے لگایا

بھابھی جو تیرا حال کریں گئی نہ وہ دیکھنا اللہ ہمیں دیکھنا نصیب فرمائے عالیار چوہدری!!حسام

باز آجائے یہ ناممکن والی بات تھی

امین!!آیاز نے آنکھ ونک کی

خوش رہو۔۔!!!اسمیرہ نے بھی فرشے کو مبارک باد دی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشے بس نرمی سے مسکرادی نظریں تو سامنے بیٹھے عالیار ہے جن میں ایک ساتھ کئی سوال تھے اور دوسری طرف عالیار جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ان سارے سوالات کے جوابوں کے لئے وہ بلکل تیار تھا

کچھ دیر فرشے عالیار کے کمرے میں تھی احد کا ایک چھوٹا سا گھر تھا جہاں عالیار احد بن کر رہتا تھا

فرشے اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی

فرشے ارسلان والدار سلان خان اپکا نکاح "عالیار چوہدری" والد کمال چوہدری کے ساتھ حق مہر ایک سو کڑوڑ اور اپنی پوری زندگی کی حفاظت، وفا فرشے ارسلان کے حقِ مہر میں دیتا ہوں۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

ذہن میں یہی ایک گونج تھی

احد نہیں وہ عالیار۔۔۔۔۔

جملہ ادھورہ رہ گیا جب دار وازہ کھولنے کی آواز آئی

فرشے کی دل دھڑکن بے آختیار تیز ہوئی

عالیار چلتا ہوا بلکل اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا

فرشے نے آئینے میں اس کا عکس دیکھا تو پلکیں ایک دم بھاری ہو گئیں۔دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ جیسے سینے سے باہر آجائے گی۔اس نے بے اختیار نظریں جھکا لیں، جیسے خود کو سمیٹنا چاہتی ہو۔ لیکن خود کو کافی حد سمبھالتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور روک عالیار کی طرف کیا

وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی عالیار کا دل کر رہا تھا کے وہ آپنا وار دیں

لیکن ابھی اسکے سوالوں کے لئے خاموش کھڑا تھا

کمرے میں خاموشی تھی، مگر اس خاموشی میں بھی بہت سی آوازیں تھیں۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔!!!!اس حد تک خاموشی پھیل گئی کے عالیار کو خود وہ خاموشی توڑنی پر گئی

یہی کہ احد یا عالیار مجھے سمجھ نہیں آرہی کس نام سے پکاروٗ۔۔۔!!!!آواز نے ہلکہ سا طنز تھا جو عالیار کو صاف محسوس ہوا تھا

آپکے منہ سے دونوں نام ہی بہت پیارے لگ رہے ہے جس نام سے چاہے پکار لئے جواب میں آپکو "جی" ہی ملے گا_

!!!!!!عالیار کے چہرے پر ایک دم سے معصومیت چھا گئی

فرشتے نے بے اختیار نظریں جھکا لیں

جھوٹ کیوں بولا۔۔۔!!!!آواز بمشکل اس کے ہونٹوں سے نکلی۔

تو کیا کرتا آپ تو میرے نام تک سے ڈر جاتی تھی جیسے میں کوئی جن بھوت ہوں اسے میں آپکو بتاتا کے میں آپ سے پیار کرتا ہوں آپ یقین کر لیتی یہ نا ممکن تھا اس دن جب آپ مہتاب کے کپڑوں میں پیپر دینے جا رہی تھی میرے تھوڑا پاس کھڑے ہونے پر ہی آپکا جسم کیسے کانپ رہا تھا میں نے محسوس کیا تھا

اور میں آپکو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

عالیار نے اپنی بات مکمل کی

پیپر والی بات پر فرشے حیران ہوئی تھی

اس لئے مجھے احد بنانا پڑا تاکہ آپ کے اندر سے لوگوں سے دور بھاگنے کا یہ خوف یہ ڈر دور کر سکو اور کسی حد تک میں کامیاب بھی رہا!!!!

فرشے کی انگلیاں آپس میں الجھ گئیں۔

میرا اما۔۔۔

مجھ سے بہتر اپکا ماضی کون جانتا ہو گا اور ماضی سے مجھے کسی قسم کا کوئی لینا دینا ہے مستقبل میں آپ فرشے عالیار ہے عالیار چوہدری کی بیوی میرے لئے یہ بہت بڑی بات ہے!!!

عالیار کی نگاہ میں نرمی اور گہری ہو گئی۔

لیکن آپ تم مجھ سے نفرت۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کس نے کہا کے میں عالیار چوہدری آپ سے نفرت کرتا ہے میں نے تو آج تک نہیں کہا میں تو نفرت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا پندرہ سالوں کی محبت ہے آپ عالیار چوہدری کی جس محبت کو میں نے ہر اس جگہ مانگا جہاں مجھے لگا کے میری دعا قبول ہو سکتی ہے!!!!!!!

کمرے کی خاموشی میں گھڑی کی ٹک ٹک گونجنے لگی۔

فرشتے نے آئینے سے نظریں ہٹا کر پہلی بار سیدھا اس کی طرف دیکھا۔اسکی آنکھوں میں نمی تیر گئی کوئی اسکو اس حد تک چاہ سکتا ہے اسکو یقین نہیں آرہا تھا

ہمیں ابھی ایک جگہ پر جانا ہے چلے۔۔۔!!!!عالیار نے ماحول کو تھوڑا ہلکا کرنا چاہا

ابھی۔۔۔!!!فرشتے بے ساختہ پوچھا

ہمم ابھی۔۔۔!!!!عالیار نے بہت مظبوط کے ساتھ اسکا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف چل دیا

فرشتے سکون سے اسکے ساتھ چل دی

عالیار نے گاڑی کا دار وازہ کھولا فرشتے اندر بیٹھ گئی اور گاڑی سٹارٹ ہوئی تو سیلّح خانہ جا کر روکی

یہاں۔۔!!!فرشتے حیران ہوئی

اپکی شمو باجی سے ملنا تو بنتا ہے میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں اپکی باجی کو۔۔۔۔!!!!! عالیار نے

گاڑی کا دار وازہ کھول کر ہاتھ آگے بڑھایا فرشے نے ہاتھ مظبوطی سے پکڑ لیا

وہ آہستہ آہستہ سے چلتے ہوئے دار وازہ کے باہر جا کر کھڑے ہو گئے

عالیار نے فرشے کو دیکھتے ہوئے دستک دی

اگلے سیکنڈ میں دار وازہ کھل گیا

سامنے موجود چہروں کو دیکھ کر فرشے حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی

وہ گھر کے اندر داخل ہوئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Hi Bhabhi !!

حسام عرف رانی

آیاز عرف گڈی

اسمیرہ عرف مینا

وہ تینوں باری باری بولے تو فرشے شوکڈ کی کیفیت میں ان تینوں کو دیکھ رہی تھی

سامنے حسام، آیاز اور اسمیرہ موجود تھے

کیا۔۔۔؟؟فرشے کو اپنی آواز تک سنائی نہ دی

ہمارا جھوٹ بولنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا یہ سب اس عالیار نے کہا تھا ہم سے اور ہم معصوم اپنی نوکری بچانے کے لئے اس کی بات منانی پڑی!!!!!! حسام معصومیت بھرے انداز میں بولا

عالیار اسکی نوٹکی پر صرف گھور ہی سکا

تو پھر شمو باجی۔۔۔؟؟فرشے آب وہ نہیں سنانا چاہتی تھی جو اسے بتائے جانے والا تھا

میں۔۔۔!!!!! عالیار فرشے کے کان میں سرگوشی کی

فرشے منہ کھولے اسکی طرف دیکھ رہی تھی جو کھڑا دانت نکال رہا تھا

نئ۔۔!!! فرشے نے نفی میں سر ہلایا

ہاں۔۔!!! عالیار نے اثبات میں سر ہلایا

خلیل رحمان کا پتا ہے۔۔؟؟عالیار نے آہستہ آواز میں کہا

فرشے نے اسکی طرف دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہی بس والا۔۔!!!عالیار نے اسکی ناسمجھی کو دیکھ کر کہا

ہاں وہ بابا جی وہ بہت اچھے۔۔۔۔۔

وہ کہتی کہتی روک گئی اور عالیار کی طرف دیکھا

وہ بابا جی میں تھا مولا خوش رکھے!!!!

فرشتے تو بیہوش ہونے کے در پر تھی

یہ سب۔۔

آپکے دل تک پہنچنے کے لئے میں اور بھی بہت کچھ بن سکتا تھا یہ تو ابھی بہت کم ہے!!!!

عالیار نے نرمی اور آہستہ آواز میں کہا

فرشتے نے نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

چلو ہم چلتے ہے آب آپ ادھر ہو تو ہو سپیٹل میں کام زیادہ ہو گا۔۔۔!!!!اسمیرہ نے کہا

ہمم ملتے ہے۔۔!!!عالیار نے انکی طرف دیکھ کر کہا وہ لوگ وہاں سے چلے گئے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے تو صرف عالیار کی طرف دیکھ رہی تھی عالیار دھمی سا مسکرایا اور دو قدم اسکے نزدیک ہوا اور آہستہ سے کان کے قریب جھکا

عربی کہاوت ہے کہ

"أنتَ أحببتَ الوحيدَ منّي حياتي"

"میری زندگی کا اکلوتا عشق ہیں آپ۔"

فرشتے کی پلکے حیا سے خود ہی سجدہ ریز ہو گئی

نہ کریں بیگم اسے کریں گئی تو بندہ اپنے ہوش کھو بیٹھے گا!!! عالیار کو وہ شرم و حیا اسکے چہرے پر بہت پیاری لگ رہی تھی

اچھا ابھی ہم نے ایک اور جگہ جانا ہے!!!!

فرشتے نے چونک کر پلکیں اٹھائیں۔

"آب کہاں؟"

پتہ چل جائے گا۔۔!!! وہ دونوں اس گھر سے نکلے گاڑی میں بیٹھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گاڑی میں بلکل خاموشی تھی

فرشے خاموش رہی۔

دل ابھی تک اس عربی جملے کی گرمی میں لپٹا ہوا تھا۔

اس نے نظریں جھکالیں، مگر ہونٹوں کے کونے پر ایک بے اختیار مسکراہٹ ٹھہر گئی۔

کچھ دیر:-

جب فرشے کو بڈھ بیر گاؤں کی زمین نظر انے لگی وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

یہ--

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دل نے بے اختیار زور سے دھڑکنا شروع کر دیا۔

یہ...؟

اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی ہوئیں تھیں۔ سامنے پھیلا ہوا منظر اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

پورا گاؤں روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ ہر گلی، ہر موڑ پر رنگین قمقمے جگمگا رہے تھے۔

درختوں پر لائٹیں لپٹی ہوئی تھیں، چھتوں پر چراغوں کی قطاریں تھیں،

اور ہوا میں ڈھول کی ہلکی ہلکی تھاپ گھلی ہوئی تھی۔

دور سے دیکھنے سے محسوس ہو رہا تھا جیسے گاؤں میں کسی جشن کا انتظام کیا گیا ہو

فرشے کے ہاتھ بے اختیار آپس میں جڑ گئے۔اس نے آہستہ سے عالیار کی طرف دیکھا۔

جس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی سکون بھری

گاڑی گاؤں کے آئین باہر اکر رو کی

لوگوں کا ہجوم، آوازیں، شور، موسقی فرشے کے کانوں میں ایک ساتھ کئی آوازیں پڑیں——

عالیار نے آہستہ سے اتر کر فرشے کی سائیڈ کا دار وازہ کھولا اور محبت سے اپنا ہاتھ اسکی طرف

بڑھا دیا

فرشے نے لمحہ بھر توقف کے بعد بہت آپنا ہاتھ عالیار کے ہاتھ میں دیں دیا اور آہستہ سے باہر

آئی

کچھ سیکنڈ خاموشی رہی فرشے کھڑی اسکی گاؤں کو دیکھ رہی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہی گاؤں تھانہ جہاں سے آپکو نکالا گیا تھا۔۔۔؟؟عالیار کی دھمی سی آواز گونجی

فرشتے نے اسکی طرف دیکھا

جائے عالیار چوہدری نے آپکواس گاؤں کی سردارنی بنادیا جس سے چاہیے جیسے چاہے حساب لے سکتی ہے!!!!

فرشتے نے آہستہ سے اس کی طرف دیکھا۔

آنکھوں میں وہ سب تھا جو لفظوں میں کبھی نہ آسکا——

بے عزتی، تنہائی، خوف، اور وہ لمحہ جب اسے بتایا گیا تھا

کہ اب اس کا یہاں کوئی حق نہیں۔

دل کر رہا ہے اس گاؤں کو جلادوں!!!! یہ غصہ نہیں تھا،

یہ برسوں پرانی بے بسی تھی جو لفظ بن کر باہر آرہی تھی۔

عالیار نے اس کے آنسو دیکھے، زخموں کی گہرائی کو محسوس کیا،

اور پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا——

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جلادیں باقی میں دیکھ لوگا!!!

یہ سننا تھا کہ فرشتے کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔

ایک نہیں، کئی آنسو بے آواز اس کے رخساروں پر بہہ نکلے۔

"وہ یہ ہی تو سننا چاہتی تھی کوئی دیکھ لے گا"

وہ گاؤں کے اندر داخل ہوئے ایک ایک کی نظر ان پر اٹھ رہی تھی سرگوشی اور عجیب عجیب سی آوازیں

آسٹیج پر بیٹھی گلنار بیگم ایک دم کھڑی

وہی پر سریہ بیگم، نرمین، روپا اور ایک سائیڈ پر حیدر وہ منہ کھولے یہ منظر دیکھ رہے تھے

وہ دونوں چلتے ہوئے ان کے بیچ سے گزر گئے احد ایک جگہ پر کھڑا ہوا فرشتے اس سے تھوڑا دور روک گئی احد نے مائیک اٹھایا اور ہونٹوں کے پاس لے گیا

تم لوگوں کے چہروں کو دیکھ کر لگ رہا ہے کے تم سب کو ابھی تک کچھ سمجھ نہیں تو ٹھیک ہے میں بتاتا ہوں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاؤں والے اسکی طرف متوجہ تھے

وہ چلتا ہوا فرشتے کے پاس آیا

اس کو تو سب جانتے ہی ہو گئے فرشتے ارسلان

نئ نئ۔۔۔

وہ رو کا پہلے گاؤں والوں کی طرف دیکھا پھر فرشتے کی طرف جو اسے سن رہی تھی

"فرشتے عالیار چوہدری"!!! عالیار نے بہت محبت اور عقیدت کے ساتھ نام لیا

ایک لمحے کو فضا ساکت ہو گئی۔ عالیار کے الفاظ ہوا میں معلق تھے۔۔۔

گلنار بیگم تو بے یقینی کی کیفیت میں عالیار کو دیکھ رہی تھی

نرمین تو آنکھیں پھاڑے فرشتے کی طرف دیکھ رہی تھی

گاؤں والوں کے چہروں پر حیرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔

کسی کی آنکھیں پھیل گئیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے کے لیے تو جیسے وقت وہیں رک گیا تھا۔اس نے پہلی بار اپنا نام کسی کے ہونٹوں سے حق کے ساتھ سنا تھا۔

عالیار نے دوبارہ بولنا شروع کیا،

آواز میں وہی ٹھہراؤ، وہی رعب——

"اس گاؤں کے سردار کی سردارنی فرشے عالیار چوہدری"!!

سب کی نظریں جھک گئی

یہی وہ لڑکی تھی جیسے تم سب نے اس گاؤں سے نکالا تھا آج

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔لوگ لاشعوری طور پر پیچھے ہٹ گئے۔

"آج وہی فرشے میری بیوی ہے۔عالیار چوہدری کی بیوی۔"

یہ الفاظ کسی ہتھوڑی کی طرح گلنار بیگم کے سر پر پڑا۔

فرشے نے نگاہ اٹھا کر عالیار کو دیکھا۔آنکھوں میں آنسو تھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیار نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا فرشتے نے ایک لمحہ توقف کیا،

پھر اپنا ہاتھ

اس کے ہاتھ میں رکھ دیا

وہ لمس صرف ہاتھوں کا نہیں تھا، وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی میں داخل ہونے کا اعلان تھا۔

"سلام سردارنی...!" ایک آواز ابھری،

پھر دوسری، پھر تیسری——

"سلام سردارنی...!"

"سلام سردارانی...!"

لوگ کہتے جاتے اور نظریں جھکاتے جاتے۔

وہی نظریں جو کبھی اسے دیکھ کر تیز ہو جایا کرتی تھیں، آج احترام سے جھک رہی تھیں۔

گلنار بیگم بے حس و حرکت یہ سب دیکھ رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے ایک نظر فرشے پر ڈالی—ایک آخری، تلخ نظر۔

پھر بغیر کچھ کہے وہ مڑی اور حویلی کی طرف بڑھ گئی۔

اس کے قدم بھاری تھے، جیسے ہر قدم کے ساتھ اس کا غرور زمین میں دھنس رہا ہو۔

وہ وہاں سے حویلی کی طرف بڑھ گئی

یہ وہ گاؤں تھا جہاں سے اسے روسوا کر کے ذلیل کر کے نکالا گیا تھا آج.....

آج وہ بحث عالیار چوہدری کی بیوی فرشے عالیار چوہدری اس گاؤں کی سردارنی بنے کھڑی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ تمھیں ان لوگوں کے سامنے پھر کھڑا کریں گا جن کے سامنے تمھیں رسوا کیا گیا"

فرشے کو بے آختیار یہ آیات یاد آئی اور عالیار کی طرف دیکھ کر مسکرا دی

وہ لوگ حویلی کی طرف بڑھ گئے

کچھ سیکنڈ کے بعد وہ حویلی کے دروازہ کے باہر کھڑے تھے

اؤمیری فرشے۔۔!!!! مہتاب بھاگتی ہوئی اسکی طرف آئی اور زور سے اسے گلے لگا لیا

انداز ایسا تھا جیسے وہ سب جانتی ہو

"مہتاب..."

بس اتنا ہی اس کے لبوں سے نکلا، آواز رندھ گئی۔

فرشے کی پلکیں بھیگ گئیں۔

"بس اب،" عالیار کی آواز نرم تھی،

"میری بیوی کو یوں رُلانے کا حق صرف مجھے ہے، اور وہ بھی خوشی میں۔"

مہتاب ہنس پڑی، آنسوؤں کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سردار صاحب، اب یہ ہماری بھابھی بھی ہے۔"

فرشے نے آہستہ سے عالیار کی طرف دیکھا۔

گلنار بیگم سامنے کھڑی تھی کن نظروں کے ساتھ وہ عالیار کے ساتھ کھڑی فرشے کو دیکھ رہی تھی یہ وہی جانتی تھی

یہ سب۔۔!!! گلزار جو مہندی کے جوڑے میں تیار ہو کر بیٹھی تھی نا سمجھی کے ساتھ عالیار کی طرف دیکھ رہی تھی

آجاؤ۔۔!!! مہتاب نے فرشے کا ہاتھ مظبوطی سے پکڑ لیا

وہ میری بیوی ہے میں خود اسکا ہاتھ پکڑ لوگا۔۔۔!!!! عالیار نے کسی چھوٹے بچے کی طرح ان دونوں کے ہاتھوں کو الگ کیا

بھائی۔۔!!! مہتاب منہ کھول کر حیرانگی سے دیکھ رہی تھی

فرشے عالیار کی حرکت پر ہنس دی

"چلو بیگم "!!!

فرشے نے دہلیز پر قدم رکھا آنکھوں کے سامنے وہی دن...

وہی صحن...وہی آوازیں—جو آج بھی اس کے دل پر خنجر کی طرح چلتی تھیں۔

تو اس دن کا سارا منظر آنکھوں کے سامنے کسی خوف ناک فلم کی طرح چلنے لگا

"مانو س ماری میرے بیٹے کو جھوٹا کہتی ہو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گلنار بیگم کی تیز، زہریلی آواز اس کے کانوں میں گونجی

"تجھ جیسی انسانوں کو بیچ رہنے کے قابل ہی نہیں ہے"

ایک ایک کر جملے اسکے کانوں میں گونج رہے تھے

ہر جملہ، ہر لفظ—اس کے وجود پر کوڑے کی طرح برستا گیا۔

اس کے ہاتھ بے اختیار کانپے لیکن عالیار کی مظبوط گرفت نے لڑکھڑانے نہ دیا

اس نے گہری سانس لی۔

پھر اپنا ہاتھ عالیار کے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام لیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیار نے بلند آواز میں کہا، نظریں گلنار بیگم پر تھی

"یہ دہلیز آج گواہ رہے—

جس لڑکی کو یہاں سے ذلت دے کر نکالا گیا تھا،

آج وہ عزت، اختیار اور نام کے ساتھ واپس آئی ہے۔"

گلنار بیگم کے چہرے پر زردی چھا گئی

وہ حویلی کے اندر داخل ہوئی

سڑھیوں سے اترتے دابیر نے یہ منظر حیرت سے دیکھا

جب عالیار کی نظر اس پر پڑی

سڑھیوں سے اترتے ہوئے دابیر کے قدم خود بخود سست پڑ گئے تھے۔نیچے کا منظر اس کی سمجھ سے بالاتر تھا——

فرشے، عالیار کے ساتھ...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بانو!" عالیار کی ایک پکار اور بانو بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی

جی.... صا.... حب! آواز کانپ رہی تھی چہرہ زرد، ہاتھ کانپتے ہوئے۔

عالیار دو قدم آگے بڑھا۔اب وہ بالکل دابیر کے سامنے کھڑا تھا۔

ایک ہاتھ اس نے دابیر کے کندھے پر رکھا—— چھونے میں نرمی نہیں، گرفت میں گرفت تھی۔

اس رات کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟آواز دھیمی تھی،

مگر اس دھیمی آواز میں جو آگ تھی وہ چیخ سے کہیں زیادہ خوفناک تھی۔

لالا۔۔!!دابیر کی سمجھ میں کچھ نہ آیا

اس دن.... چھوٹے صاحب

لالا آپ۔۔۔۔۔

دابیر کے منہ سے بے اختیار نکلا، مگر دماغ بالکل سن ہو چکا تھا۔

شش خاموش۔۔!!!عالیار نے آگ برساتی آنکھوں سے اسے دیکھا دابیر کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے

اس رات..... چھوٹے صاحب نے مجھے..... فرشتے کو آپنے کمرے میں لانے کا کہا تھا۔۔!!!

بانو نے کانپتے ہوئے آپنی بات مکمل کی

بانو کی آواز خاموش ہوئی تو خاموشی نے پوری حویلی کو جکڑ لیا۔

کوئی بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیار کی نظر دابیر پر تھی فرشے نم آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی مہتاب بھی پر سکون کھڑی تھی

"میں نے...

ایک زور تھپڑ دابیر کی گال پر رسید ہوا کے دابیر لڑکھڑاتا ہوئے نیچے گر گیا

عالیار۔۔!! گلنار بیگم نے غصے سے عالیار کی طرف دیکھا

فرشے دابیر کو دیکھ رہی تھی وہ اسی جگہ پر تھا جہاں آٹھ مہینے پہلے وہ تھی

اس لڑکی کے لیے تم آپنے بھائی پر ہاتھ اٹھاؤ گئے اس لڑکی کا کردار۔۔۔۔

اس لڑکی کے کردار کی گواہی عالیار چوہدری خود ہے۔۔!!!! عالیار نے آپنی ماں کی طرف دیکھا اور سختی سے کہا

یہ لفظ

فرشے کے دل پر ایسے اترے جیسے کسی زخم پر مرہم رکھا گیا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم نے عالیار چوہدری کی بیوی پر بہتان لگایا تھا۔۔!!! عالیار نے دابیر کو گربان سے پکڑ کر کھڑا کیا

ہر لفظ حویلی کی دیواروں سے ٹکرا کر لوٹ رہا تھا

دابیر کی آنکھوں میں خوف تیر رہا تھا۔

وہ بولنا چاہتا تھا، مگر ہونٹ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

گلنار بیگم ایک قدم آگے بڑھیں، مگر عالیار کی نظر نے انہیں وہیں روک دیا۔

عالیار نے دابیر کو جھٹکے سے چھوڑ دیا۔وہ گھٹنوں کے بل فرشے کے پاؤں میں گرا

فرشے دو قدم دور ہوئی

مجھے معاف کر دوں۔۔۔!!! آواز اب گڑگڑاہٹ میں بدل چکی تھی

فرشے نے بے اختیار اپنی مٹھی بھینچ لی

اور اس منظر کو پوری حویلی نے دیکھا تھا ہر ایک دیوار نے باہر کھڑے لوگوں نے یہاں تک سریہ بیگم، نرمین، روپا اور حیدر نے بھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھے سے غلطی ہو گئی!! وہ اٹھ کر کھڑا ہوا

تم سے گناہ ہوا ہے دابیر چوہدری!!! آواز مہتاب چوہدری کی تھی

اسی لمحے

دروازے کے باہر بریک کی تیز آواز گونجی۔اگلے ہی چند سیکنڈ میں

پولیس حویلی کے صحن میں موجود تھی۔

عالیار نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا

تم معافی کے قابل بلکل بھی نہیں ہو!!!!

قانون اب اپنا کام کرے گا۔"ا

ہتھکڑیوں کی کھنک حویلی میں گونج گئی۔دابیر کو لے جایا جا رہا تھا،

اور گلنار بیگم ـــــ وہ وہیں کھڑی تھی،ساکت،خاموش،

عالیار نے دوبارہ بانو کی طرف دیکھا۔

"تم نے جو کیا،وہ بھی کم جرم نہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بانو روتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی۔

"معاف کر دیں سردار صاحب...میں مجبور تھی..."

"مجبوری کبھی کسی کی عزت پامال کرنے کا جواز نہیں بنتی۔"

عالیار نے سرد لہجے میں کہا۔

اور بانو کو اس حویلی سے نکال دیا گیا

تم ان سب کو چھوڑواؤ تمھیں لالا کا روم دیکھاتی ہوں۔۔!!! مہتاب نے شرارت کے ساتھ سرگوشی کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے کا چہرہ ایک دم لال پڑ گیا

اور وہ دونوں وہاں سر چلی گئی

تم جانتے ہو آج تمہاری مہندی تھی عالیار۔۔!!! گلنار بیگم غصے بھڑکی

عالیار نے ایک نظر آپنی اور پھر پیچھے کھڑی گلزار کو دیکھا

ابھی تو بتایا میری شادی ہو چکی ہے تو منہدی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔!!! عالیار نے اطمینان بھرے انداز میں کہا

بیٹا۔!! جب عالیار کو اپنے پیچھے سے یہ نم آواز سنائی دی اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہاں سریہ بیگم کھڑی تھی

میری بیٹی۔۔

لفظ ابھی مکمل بھی نہ ہوا تھا

وہ اپکی بیٹی نہیں ہے انٹی جی وہ میری بیوی ہے اپکی بیٹی ہوتی تو ان سب سے نہ گزرنا پڑتا۔۔!!! عالیار دوٹوک بولا

سریہ بیگم نے بے اختیار نظریں جھکالیں۔دل میں ایک عجیب سا درد تھا

خوش رکھنا اسے۔۔!!! سریہ بیگم نم آنکھوں سے مسکرائی

بے فکر رہے آپنی بیوی کو رولانا عالیار چوہدری کی فطرت نہیں

حویلی خاموش تھی۔مگر اس خاموشی میں فرشے کی تقدیر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نئے سرے سے لکھی جا چکی تھی۔

****

یہ ہے عالیار چوہدری کا خوبصورت کمرہ!! مہتاب نے دار وازہ کھولا فرشے کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اس نے حویلی کا ایک ایک کونہ دیکھا سوائے اس کمرے کے

فرشے نے نظریں اٹھا کر کمرے کی طرف دیکھا

کمرہ—ہر چیز اُس کی شخصیت کی عکاسی کر رہی تھی۔

دیواروں پر ہلکی سنہری رنگت کے پردے لٹکے ہوئے تھے، جو شام کی روشنی میں نرم روشنی بکھیر رہے تھے۔

فرشے نے آہستہ سے کمرے کے ایک طرف رکھی کتابوں کی الماری دیکھی، جہاں ایک منظم انداز میں کتابیں اور کچھ یادگار اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔

بیڈ پر سفید اور سنہری رنگ کا کمبل خوبصورتی سے سجا ہوا تھا، اور ایک چھوٹا سا کرسٹل لیمپ رات کی روشنی میں ہلکی چمک بکھیر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہتاب نے دروازہ بند کیا،اور فرشے کا دل ایک عجیب سا سکون اور خوف کے ملے جلے جذبات سے بھر گیا۔

فرشے نے آہستہ سے قدم بڑھائے،ہر چیز کو غور سے دیکھا

بیڈ کے بلکل پیچھے عالیار کی ایک خوبصورت بڑی ساری فریم تصویر لگی ہوئی تھی

کمرے میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی اسکی تصویریں لگی ہوئی تھی

مہتاب دار وازہ کے پاس ہی کھڑی تھی

بہت پیارا اور خوبصورت کمرہ ہے۔!!!فرشے تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی

بلکل بھائی کی طرح۔۔!!!مہتاب نے شرارت سے کہا

چپ کرو تم۔۔!!!فرشے نے اسے گھورا

اچھا ایک بات بتاؤ۔۔!!!فرشے ایک دم سنجیدہ ہوئی

ہمم پوچھوں۔۔!!!مہتاب نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

تم جانتی تھی عالیار احد ہے۔۔!!!فرشے نے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد پوچھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں!!!اور میں یہ بھی جانتی تھی کے شمو باجی ہی بھائی ہے۔۔!!!مہتاب نے قدرے نرمی سے کہا

جانتی ہو اس رات جب تمھیں حویلی سے نکالا گیا اس رات عالیار بھائی نے آپنے اور تمہارے رشتے کی بات مورے سے کی تھی جس وجہ سے مورے نے تمھیں حویلی سے نکلا۔۔!!!

مہتاب نے قدم آگے بڑھایا

فرشے تو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

جانتی ہو تمہارا نام میں نے نہیں بلکے بھائی نے رکھا تھا!!!مہتاب بتا رہی تھی اور فرشے سن رہی تھی بغیر سانس لیے

اس حویلی میں تمہاری حفاظت کی ذمہ داری بھائی نے مجھے دی تھی جو شاید اچھے سے نہیں نبھا سکی۔۔۔!!!آخر میں مہتاب کی نظریں جھک گئ

ایسا نہیں ہے مہتاب!!!!اُس نے نرم مگر پختہ لہجے میں کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا چھوڑو یہ سب یہ بتاؤ تمھیں میرے بھائی کیسے لگتے ہے۔۔؟ مہتاب واپس اپنے پائنٹ پر آئی

وہ....

فرشتے کو سمجھ نہیں آیا کے وہ کیا بولے

اچھا یہ بتاؤ تمھیں وہ سب سے اچھے کب لگتے ہے۔۔؟؟؟ مہتاب ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا

فرشتے کچھ سیکنڈ خاموش رہی جیسے لفظوں کو ترتیب دے رہی ہو

جب وہ برف جیسی ٹھنڈی زمین پر آپنے پاؤں سے جوتے اتار کر میرے پاؤں کے آگے رکھ دیتے ہیں بغیر اپنی پروا کیے!!!

آواز نرم تھی جیسے لفظ خود بہ خود پھسل رہے ہوں۔

ہائے اللہ!!! مہتاب نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اسکی نظر اتاری

جب دار وازے پر ہلکی سی دستک ہوئی جو فرشتے کی دھڑکنے بے ترتیب کر گئی

لگتا ہے بھائی آ گئے۔۔!!! مہتاب دار وازے کی طرف بڑھی

Hello bro !!!

مہتاب نے شرارت سے ایک آنکھ ونک کی

Hi !!

عالیار نے بھی اسی کے انداز میں کہا

کہاں؟؟ عالیار جیسے ہی اندر جانے لگا مہتاب پورے دار وازے کے آگے پھیل کر کھڑی ہو گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپنے کمرے میں اور کہاں؟؟ عالیار نے کہا

اسے کیسے۔۔!!! مہتاب نے مسکراتے ہوئے کہا

یہ لو۔۔!!! عالیار نے ایک لفافہ نکال کر مہتاب کی طرف آیا

کس نے کہا مجھے پیسے چاہیے۔۔!!! مہتاب نے وہ لفافہ انکو واپس کیا

پھر۔۔؟؟ عالیار نے نا سمجھی کے ساتھ اسکی طرف دیکھا

مجھے تو آپکا ٹائم چاہے پورے آٹھ مہینے بعد واپس آئیں ہے چلے تھوڑا سا تھ ٹائم سپینڈ کر لیتے ہے۔۔۔!!! مہتاب نے عالیار کو بازو سے پکڑا

کیا؟؟ عالیار بے آختیار بولا

مطلب بھائی بہن کا ٹائم۔۔!! مہتاب بلکل سنجیدہ کھڑی تھی

ابھی بہت رات ہو گئی ہے صبح!!! عالیار نے آپنا بازو چھوڑوایا

ارے نئ ابھی مطلب ابھی چلو ایک کام کرتے ہے بھابھی سے پوچھ لیتے ہے۔۔!!! مہتاب نے فرشے کی طرف اشارہ

بتاؤ بیگم۔۔!!! عالیار نے مسکرانے کی ناکام سی کوشش کی

فرشے کے دل میں بھی شرارت سوجھ رہی تھی

مجھے لگتا ہے کافی رات ہو گئی ہے صبح۔۔!!! فرشے کی بات پر عالیار نے آپنا کلر سیدھا کیا جو پہلے ہی سیدھا تھا

واہ پارٹی بدل لی۔۔!!! مہتاب نے فرشے کی طرف دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف فرشے کی وجہ سے۔۔!!! مہتاب ان دونوں کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی عالیار سکھ کا سانس لیتا کمرے میں داخل ہوا

یار آج کتنا تھک گیا میں !!!! وہ ایک دم صوفے پر بیٹھ گیا

فرشے بیڈ کے کنارے پر بیٹھی ہوئی تھی

عالیار آہستہ سے قدم لیتا ہوا اسکے پاس آیا

فرشے نے ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسے نہ دیکھا

عالیار بھی خاموش رہا جیسے اسکے بولنے کا انتظار کر رہا ہو لیکن فرشے کا دل کر رہا تھا وہ وہاں سے بھاگ جائے

آپ بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔!!! جب عالیار کو کچھ سمجھ نہ آیا آغاز یہی سے کیا

فرشے ویسے ہی نظریں جھکائیں بیٹھی تھی

کمرے میں خاموشی چھا گئی ایک طویل خاموشی جیسے پھر عالیار کی آواز نے توڑا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پتا ہے میں نے کیا کیا سوچا تھا یہ بات کرو گا وہ بات کرو گا لیکن..... لیکن ابھی کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا کیا بولو۔۔!!!اسے واقع ہی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے

ہمم۔۔!!!فرشے نے سر ہلا دیا

عالیار نے اسکی طرف دیکھا اور گہری سانس لی

I love you !!

عالیار نے اسکا ہاتھ پکڑا

Thanks !!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرشے بے آختیار بولی

جی۔؟؟عالیار نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا

مطلب شکریہ۔!!!فرشے منہ میں جو آرہا تھا بول رہی تھی

جی ی ی ی۔۔۔۔؟عالیار نے "جی" لفظ کو لمبا کیا

وہ.... میرا مطلب۔۔۔

فرشے خاموش ہو گئی

ہہہ چلے چھوڑے مطلب میں کیار کھا ہے!!!!عالیار نے ایک گہری سانس لی

ایک سیکنڈ۔۔!!!!عالیار اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گیا

ایک دو منٹ بعد واپس آیا

یہ آپ کے لیے۔۔!!!عالیار نے ایک خوبصورت اور نایاب رینگ ایک ڈبی سے نکال کر آپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا

فرشے نے بھی نرمی سے آپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا

عالیار نے وہ آنگوٹھی اسے پہنائی

بہت پیاری لگ رہی ہے آپکے ہاتھ میں۔۔!!!عالیار ہاتھ اور آنگوٹھی کو دیکھ رہا تھا

فرشے نے نظریں اٹھا کر ایک لمحے کے لیے عالیار کو دیکھا، پھر دوبارہ جھکا لیں۔

اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، مگر آنکھوں میں بھی جھجک تھی

آپ بھی کچھ بولے۔۔!!!عالیار کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فرشتے نے عالیار کی طرف دیکھا

آپ مجھے چھوڑے گئے تو نہیں!!!!فرشتے نے ہلکی سی آواز میں پوچھا

عالیار اسکی طرف دیکھا پھر گہرا مسکرایا

نہیں ہوتا میں آپ سے جدا بھروسہ رکھنا

یہ نکاح عشق ہے آپکا حق مہر میری سانسیں ہیں

!!!!عالیار نے بہت محبت عقیدت سے اسکی طرف دیکھ کر کہا فرشتے کے گالوں پر ہلکی سی سرخی پھیل گئی۔

اپکی آج مہندی تھی!!!!فرشتے آہستہ آواز میں بولی

ہمم!!!عالیار چاہتا تھا وہ بولے جو سوال ہے اس سے کریں تاکہ پھر انکے بیچ کوئی سوال نہ ہو

وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہے ویسے۔۔

میرے لئے کوئی بھی شخص آپ جیسا نہیں۔۔!!!عالیار نے اسکی بات کاٹی

فرشتے کا چہرہ کھل سا گیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آپکو پسند کرتی ہے۔۔

اور میں آپکو۔۔!!!عالیار اس کی بات کاٹ گیا

پتہ نہیں میری کون سی نیکی اللہّ کو پسند آئی جو اللہّ نے آپ سے نوازہ!!!!فرشے کا انداز کھویا ہوا تھا

میرے خیال میں اس عورت کو جوتے دینے والی نیکی کام آگئی بیگم۔۔!!!عالیار ہنستے ہوئے بولا

فرشے نم آنکھوں سے مسکرادی

خوش ہے آپ۔۔!!!عالیار نے اسکے آنسو صاف کیے

خوش۔۔

!!!وہ گہرا مسکرائی

آپ میری زندگی کے سارے دکھوں کے بعد ملنے والی پہلی خوشی ہے!!!!!!

فرشے نے آپنا جملہ مکمل کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ان انشاءاللہ آخری خوشی بھی میں ہی ہوں گا" عالیار نے بہت پیار سے اسکے ہاتھوں کو آپنے ہونٹوں سے لگایا

آپ مجھ سے نکاح کیوں کرنا چاہتے تھے۔۔؟ جو جو دل میں آرہا تھا وہ پوچھ رہی تھی

آہہ۔۔!!! عالیار نے گہری سانس ہوا میں خراج کی

مجھے بچپن سے ہی خطروں سے کھلنے کا شوق تھا بیگم۔۔!!!! عالیار نے نفی میں سر ہلانے والے انداز میں کہا

فرشے نے گھور کر اسکی طرف دیکھا

مطلب آپ مجھے خطرہ کہہ رہے ہے۔۔!!! فرشے نے ایک آبرو اٹھا کر عالیار کی طرف دیکھا

بیگم بھی تو کہا وہ تو سنا نہیں۔۔!!! عالیار بڑبڑایا

یہ یہ کیا بولا آپ نے۔۔!؟؟ فرشے گھورتی ہوئی بولی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بیگم کچھ بھی نہیں میری اتنی مجال کہ میں کچھ بولو۔۔!!!عالیار نے چہرے پر معصومیت سجائے کہا

آپ سچ میں مجھ سے پیار کرتے ہے۔۔!!!فرشے نے اسکی طرف پر کھتی ہوئی نظروں سے دیکھا

ہاں بیگم اس لئے تو نکاح کیا۔۔!!!عالیار جلدی سے بولا

کمرے میں پھر خاموشی چھا گئی،

چپ کیوں ہو گئی بولو۔۔۔!!!!!کچھ دیر کی خاموشی کو عالیار کی آواز نے توڑا

میں کیا بولو۔۔؟؟فرشے نظریں جھکائے کہا

کچھ بھی میں سنانا چاہتا ہوں اچھا لگ رہا ہے مجھے۔۔!!!!عالیار نے اسکے ہاتھوں کو آپنے ہاتھوں میں مظبوطی سے پکڑا

فرشے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

کیا ہوا۔۔؟؟؟عالیار جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ۔۔۔۔آواز آنسو میں بدل گئی

آپ۔۔میں نے کچھ غلط کہا سوری اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو۔۔!!!!!عالیار نے اسکے آنسو صاف کیے

نہیں آج تک مجھ سے کسی نے نہیں کہا کے وہ مجھے سنانا چاہتا ہے یا چاہتی ہے سب نے ہمشہ مجھے میری باتوں کو نظرانداز ہی کیا۔۔۔!!!!!!فرشتے نم آواز میں بولی

سب پاگل تھے جو میری بیگم کو نظرانداز کرتے تھے سبکو چھوڑو اور میری طرف دیکھو ۔۔۔!!!!عالیار نے اسکا چہرہ آپنے ہاتھوں میں لیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیار نے اسکی طرف دیکھا

میں آپکو سنو گا آپ مجھ سے بات کرنا کسی سے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔!!!!عالیار نے اسے آپنے ساتھ لگا لیا

فرشتے اسکے کندھے پر سر رکھ گئی

(ختم شدہ)

"صبر کا پھل واقع مٹھا ہوتا ہے یقین نہ آئے تو فرشے ارسلان کو دیکھ لینا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842